اس کتاب میں آپ پڑھیں گے

- سیاہ خضاب کی حرمت پر قرآن و احادیث کی نصوص اور اقوال علما
- مجوزین کے دلائل کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ
- سیاہ خضاب کے متعلق سوال و جواب
- بالوں کو سفید رکھنا بہتر ہے یا کلر کرنا؟
- کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا؟
- جو امام یا پیر سیاہ خضاب لگائے اس کی امامت و بیعت کا حکم

مصنف
ابو احمد مولانا محمد انس رضا قادری
متخصص فی الفقہ الاسلامی، الشہادۃ العالمیہ
ایم اے اسلامیات، ایم اے پنجابی، ایم اے اردو

مکتبہ اشاعۃ الاسلام
0301-7104143-0310-4085638

سیاہ خضاب کی شرعی حیثیت

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے:

★ سیاہ خضاب کی حرمت پر قرآن واحادیث کی نصوص اور اقوالِ علماء

★ مجوزین کے دلائل کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

★ سیاہ خضاب کے متعلق سوال وجواب

مُصَنِّف

ابو احمد محمد انس رضا قادری

المتخصص فی الفقہ السلامی، الشہادۃ العالمیۃ

ایم اے اسلامیات، ایم اے اردو، ایم اے پنجابی

مکتبہ اشاعۃ الاسلام، لاہور

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب	:	**سیاہ خضاب کی شرعی حیثیت**
مصنف	:	ابو احمد مولانا محمد انس رضا قادری بن محمد منیر
پروف ریڈنگ و نظر ثانی	:	مولانا محمد شاہد اقبال عطاری المدنی
تعداد	:	1100
قیمت	:	
اشاعت اول	:	25صفر المظفر1442ھ/13اکتوبر2020ء
فون نمبر	:	03017104143

مکتبہ اِشاعۃُ الاسلام، لاہور

ملنے کے پتے

☆میلاد پبلیشرز، داتادربار لاہور

☆مکتبہ اعلی حضرت دربار مارکیٹ، لاہور

☆کرمانوالہ بک شاپ، داتادربار مارکیٹ، لاہور

☆دارالعلم داتادربار مارکیٹ، لاہور

☆مکتبہ قادریہ، داتادربار مارکیٹ، لاہور

☆ مسلم کتابوی داتادربار مارکیٹ، لاہور

☆شبیر برادرز، اردوبازار لاہور

☆مکتبہ شمس و قمر، بھاٹی چوک، لاہور

☆فرید بک سٹال، اردوبازار، لاہور

☆رضاورائٹی، داتادرمارکیٹ، لاہور

☆المعارف کتب خانہ، داتادربار مارکیٹ

☆مکتبہ علامہ فضل حق، داتادربار مارکیٹ

☆والضحی پبلی کیشنز، داتادربار، مارکیٹ، لاہور

☆ضیاءالقرآن پبلی کیشنز، داتادربار مارکیٹ، لاہور

فہرست

...مقدمہ...

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

پیش لفظ

شریعتِ اسلامیہ میں خضاب کے متعلق دو احکام ہیں:

1۔ سیاہ خضاب کے علاوہ کسی رنگ کا خضاب لگانا بہتر ہے یا سفید بال ہی رکھنا بہتر ہے؟

2۔ سیاہ خضاب لگانا کیسا ہے؟

اسلاف میں سے صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس میں اختلاف ہے کہ خضاب لگانا افضل ہے یا بالوں کو سفید رکھنا بہتر ہے۔ دونوں کے پاس دلائل ہیں۔ خضاب نہ لگانے والوں کی ایک دلیل یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے خضاب نہیں لگایا اور سفید بالوں کو تبدیل کرنے سے منع کیا ہے اور سفید بالوں کی فضیلت موجود ہے چنانچہ حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضیٰ سمیت دیگر کئی بزرگوں دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کسی قسم کا خضاب نہ لگانا ثابت ہے۔

دوسری طرف صحابہ و تابعین کی ایک جماعت سے خضاب لگانا ثابت ہے اور احادیث میں اس کی ترغیب بھی موجود ہے۔

المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج میں ابو زکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی676ھ) فرماتے ہیں" وقال القاضی اختلف السلف من الصحابة والتابعين فى الخضاب وفى جنسه فقال بعضهم ترك الخضاب أفضل ورووا حديثا عن النبى صلى الله عليه وسلم فى النهى عن تغيير الشيب لأنه صلى الله عليه وسلم لم يغير شيبه روى هذا عن عمر وعلى وأبي وآخرين رضى الله عنهم وقال آخرون الخضاب أفضل وخضب جماعة من الصحابة والتابعين ومن بعدهم للأحاديث التى ذكرها مسلم وغيره "ترجمہ: امام قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسلاف میں سے صحابہ و تابعین نے خضاب لگانے اور اس کے رنگ میں اختلاف کیا۔ بعض نے فرمایا کہ خضاب نہ لگانا افضل ہے اور انہوں نے یہ حدیث روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے سفیدی کو تبدیل کرنے سے منع کیا ہے اور خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سفید بالوں کو رنگا نہیں۔ یہ حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابی سمیت دیگر بزرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔ دوسرے گروہ نے کہا کہ خضاب لگانا افضل ہے اور ایک جماعت صحابہ و تابعین اور ان کے بعد والوں نے خضاب لگایا ان احادیث کے پیش نظر جو مسلم اور دیگر کتب میں مذکور ہیں۔

(المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، كتاب اللباس والزينة، باب استحباب خضاب الشيب بفصرة أو حمرة وتحريمه بالسواد، جلد14، صفحه80، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

شرح مشکل الآثار میں ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 321ھ) روایت کرتے ہیں "كَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَيْفٍ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْعَجْلَانِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُغَيِّرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَرَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يُغَيِّرُ شَيْبَهُ بِشَيْءٍ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَلَا أُحِبُّ أَنْ أُغَيِّرَ شَيْبِي" ترجمہ: حضرت ابو عامر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے بالوں کو مہندی اور کتم سے رنگتے تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ بالوں کو کسی چیز کے ساتھ نہیں رنگتے تھے اور حضرت عمر فاروق نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ جو اسلام میں بوڑھا ہو تو یہ سفیدی اس کے لیے قیامت والے دن نور ہو گی۔ اس لیے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے سفید بالوں کو رنگوں۔

(شرح مشكل الآثار،باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخضاب للشعر من كراهة ومن إباحة، جلد9، صفحه303، حديث3692، مؤسسة الرسالة، بيروت)

خضاب لگانے والوں کی طرف سے اس حدیث کی تاویل یہ ہے کہ سفیدی کے نور کی فضیلت اس کے لیے نہیں ہے جو داڑھی یا سر کے بالوں کو کالے رنگ کا خضاب لگائے۔ **روح البیان** میں اسماعیل حقی بن مصطفی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1127ھ)

"﴿قال من شاب شیبة فی الإسلام کانت له نورا یوم القیامة ما لم یخضبها او ینتفها﴾ والمراد الخضاب بالسواد فانه حرام لغیر الغزاة وحلال لهم لیکونوا اهیب فی عین العدو واما الخضاب بالحمرة والصفرة فمستحب "ترجمہ: حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو اسلام میں بوڑھا ہوا تو یہ بڑھاپا قیامت والے دن اس کے لیے نور ہو گا جبکہ وہ اس کو نہ رنگے اور نہ ہی اکھاڑے۔ اس فرمان سے مراد سیاہ خضاب لگانا ہے کیونکہ وہ غیر مجاہد کے لیے حرام ہے، لیکن مجاہدین کے لیے حلال ہے تاکہ دشمنوں کی آنکھوں میں ان کا رعب ہو۔ باقی سرخ اور زرد رنگ کا خضاب لگانا مستحب ہے۔

(روح البیان، سورۃ الروم، سورۃ 30، آیت 54، جلد 7، صفحہ 57، دار الفکر، بیروت)

مسند أبي داود الطيالسي میں ابو داود سلیمان بن داود الطیالسی البصری رحمة الله علیه (المتوفی 204ھ) روایت کرتے ہیں "حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ أَوْ قَالَ: فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا لَمْ يَخْضِبْهَا أَوْ يَنْتِفْهَا قُلْتُ لِشَهْرٍ: إِنَّهُمْ يُصَفِّرُونَ وَيَخْضِبُونَ بِالْحِنَّاءِ؟ قَالَ: أَجَلْ قَالَ: كَأَنَّهُ يَعْنِي السَّوَادَ "ترجمہ: حضرت عمرو بن عبسہ سُلمی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے بال اسلام میں یا یہ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں سفید ہو جاتے ہیں، اس کے بال قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوں گے بشرطیکہ وہ ان کو رنگے نہ اُکھیڑے۔ (راوی حدیث عبد

الجلیل بن عطیہ کہتے ہیں:) میں نے شہر (بن حوشب) سے پوچھا: مسلمان سفید بالوں کو زرد اور مہندی لگاتے تھے؟ کہا: جی ہاں۔ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سیاہ خضاب ہو۔

(مسند أبي داود الطيالسي، وحديث عمرو بن عبسة السلمي ،جلد2،صفحه469، حديث1248،دارهجر،مصر)

اشعة اللمعات میں شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1052ھ) فرماتے ہیں "پیری نورالٰھی ست وتغییر نورالٰھی بظلمت مکروہ، ووعید درباب خضاب سیاہ شدید آمدہ اہ ملخصاً" ترجمہ: بالوں کی سفیدی اللہ تعالی کا نور ہے اور خدا تعالی کے نور کو سیاہی سے بدل دینا شرعاً مکروہ ہے اور سیاہ خضاب کے استعمال کرنے والوں کے لیے سخت وعید ہے۔

(اشعة اللمعات شرح مشكوة ،كتاب اللباس ،باب الترجل،جلد3،صفحه570،مكتبه نوريه رضويه،سكهر)

کثیر احادیث میں خضاب لگانے کی فضیلت اور حضور علیہ السلام کی ترغیب ثابت ہے چنانچہ **صحیح بخاری وصحیح مسلم** میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "«إِنَّ اليَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ، فَخَالِفُوهُمْ»" ترجمہ: یہود ونصاریٰ خضاب نہیں لگاتے، تم ان کی مخالفت کرو۔ (یعنی خضاب لگاؤ۔)

(صحيح البخارى، كتاب اللباس،باب الخضاب،جلد7،صفحه161،حديث5899،دار طوق النجاة،مصر)

کنزُ العُمّال میں علامہ علی متقی علاء الدین علی بن حسام الدین القادری الشاذلی الہندی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی975ھ)چند احادیث نقل کرتے ہیں"اختضبوا بالحناء فإن الملائكة تستبشر بخضاب المؤمن. عد عن ابن عباس.

17314: شوبوا شيبكم بالحناء فإنه أسرى لوجوهكم وأطيب لأفواهكم وأكثر لجماعكم، الحناء سيد ريحان الجنة، الحناء يفصل ما بين الكفر والإيمان. ابن عساكر عن أنس.

17315: الصفرة خضاب المؤمن والحمرة خضاب المسلم، والسواد خضاب الكافر. طب ك عن ابن عمر"

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مہندی لگاؤ کہ بے شک ملائکہ خضاب لگانے والے مسلمان کو بشارت دیتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے بوڑھے مہندی لگائیں کہ یہ خوبصورتی کے اعتبار سے اچھی اور خوشبو کے اعتبار سے زیادہ پاک اور کثرت جماع کے لیے بہتر ہے۔ مہندی جنت کی خوشبو کی سردار ہے اور یہ ایمان اور کفر کے درمیان فرق کرتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ زرد مومن کا خضاب ہے اور سرخ مسلم کا اور سیاہ خضاب کافر کے لیے ہے۔

(كنز العمال، حرف الزاي، الخضاب، جلد6، صفحه668۔۔، مؤسسة الرسالة، بيروت)

سنن أبي داود میں **ابو داود سلیمان بن الاشعث** رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی275ھ) روایت کرتے ہیں ”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَّبَ بِالْحِنَّاءِ، فَقَالَ: «مَا أَحْسَنَ هَذَا» قَالَ: فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَّبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ، فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا»، قَالَ: فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَّبَ بِالصُّفْرَةِ، فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ» “ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص مہندی کا خضاب لگا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے سے گزرا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ہی اچھا خضاب ہے۔ پھر دوسرا آدمی گزرا جو مہندی اور کَتَم (ایک نباتات) کا خضاب لگائے ہوئے تھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس سے زیادہ اچھا ہے۔ پھر ایک تیسرا آدمی گزرا جو پیلا خضاب لگائے ہوئے تھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ ان سب خضابوں سے زیادہ اچھا خضاب ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب الترجل، باب ما جاء فی خضاب الصفرة، جلد4، صفحہ86، حدیث 4211، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور میں **عبد الرحمن بن ابی بکر، جلال الدین السیوطی** رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی911ھ) لکھتے ہیں ”أورد إِبْنِ الْجَوْزِيّ فِي الموضوعات من حَدِيث أنس مَرْفُوعا مَا مَاتَ مخضوب وَدخل الْقَبْر إِلَّا ومنكر وَنَكِير لَا يسألانه يَقُول مُنكر يَا نَكِير سائله يَقُول كَيفَ أسائله وَنور الْإِسْلَام عَلَيْهِ “ترجمہ: امام

ابن جوزی نے موضوعات میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا حدیث پاک روایت کی: جو شخص داڑھی میں خضاب (کالے خضاب کے علاوہ مثلًا لال یا زرد مہندی کا) لگاتا ہو۔ انتقال کے بعد مُنکَر نکِیر اُس سے سُوال نہ کریں گے۔ مُنکَر کہے گا: اے نکِیر! اس سے سوال کر۔ وہ کہے گا میں اُس سے کیونکر سُوال کروں جس کے چہرے پر اسلام کا نور چمک رہا ہے۔

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، جلد1، صفحہ153، دار المعرفۃ، بیروت)

المنہیات میں محمد بن علی بن الحسن بن بشر الحکیم الترمذی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی نحو 320ھ) روایت کرتے ہیں "عن عقبة بن عامر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ﴿عليكم بالحناء؛ فإنه خضاب الإسلام، يزيد في العقل، ويجلي البصر، ويذهب بالصداع، ويزيد في الجماع، ويزين المؤمن. وعليكم بالصفرة؛ فإنها خضاب الإيمان"

ترجمہ: حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مہندی سے خضاب کرو، یہ اسلام کا خضاب ہے، عقل میں اضافہ کرتا ہے، نظر کو جِلا بخشتا ہے، دردِ سر دور کرتا ہے، جماع میں کثرت کا باعث اور مومن کو زینت دیتا ہے۔ تمہیں چاہیے کہ زرد رنگ (کا خضاب) اختیار کرو کہ یہ ایمان کا خضاب ہے۔ (المنہیات، الخضاب بالسواد، صفحہ199، مکتبۃ القرآن، مصر)

ان روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے علمائے کرام نے خضاب لگانے کو ہی افضل و مستحب کہا ہے۔ بلکہ بعض نے اسے سنت بھی کہا ہے چنانچہ **مرقاۃ المفاتیح شرح**

مشکاۃ المصابیح میں علی بن (سلطان) محمد الملا الھروی القاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی1014ھ) لکھتے ہیں" وَفِي الشِّرْعَةِ: الْخِضَابُ سُنَّةٌ ثَبَتَ قَوْلًا وَفِعْلًا "ترجمہ: شرعہ میں ہے کہ خضاب سنت ہے جو قولا اور فعلا ثابت ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس،باب الترجل،جلد7،صفحه2817، دار الفکر،بیروت)

بعض علماء نے یہ فرمایا ہے کہ جس علاقہ میں لوگ خضاب نہ لگاتے ہوں وہاں خضاب نہ لگانا بہتر ہے اور جہاں لگاتے ہوں وہاں لگانا بہتر ہے چنانچہ **فتح الباری شرح صحیح البخاری** میں احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی852ھ) فرماتے ہیں" الخضاب مطلقا أولى لأنه فيه امتثال الأمر في مخالفة أهل الكتاب وفيه صيانة للشعر عن تعلق الغبار وغيره به إلا إن كان من عادة أهل البلد ترك الصبغ وأن الذي ينفرد بدونهم بذلك يصير في مقام الشهرة فالترك في حقه أولى "ترجمہ: مطلقاً خضاب لگانا ہی بہتر ہے کیونکہ اس میں اہل کتاب کی مخالفت ہے اور بالوں کی گردو غبار سے حفاظت ہے ،سوائے یہ کہ اگر اس شہر میں لوگوں نے خضاب لگانا ترک کیا ہو تو وہاں خضاب لگانا منفرد ہونا ہے اور یہ مقام شہرت کی طرف لے جائے تو ایسے مقام پر خضاب نہ لگانا اولیٰ ہے۔

(فتح الباري شرح صحيح البخاري، باب الخضاب، جلد10، صفحه355، دار المعرفة، بيروت)

مرأۃ المناجیح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1391ھ) فرماتے ہیں:" سفید ریش والے مؤمن کے لیے قیامت میں نور ہو گا کہ اس کی سفید داڑھی نورانی

ہو گی یا نور کا باعث ہو گی، اس دن سوائے ابراہیم علیہ السلام کے داڑھی کسی کے نہ ہو گی مگر یہ سفید ڈاڑھی چہرہ کے نور کا باعث ہو گی۔ ان دونوں حدیثوں کی بناء پر حضرت علی، سلمہ ابن اکوع، ابی ابن کعب اور بہت صحابہ کرام نے کبھی خضاب نہ لگایا اپنی داڑھی اور سر سفید رکھے، وہ فرماتے تھے کہ چٹی داڑھی نور اور درجات کا باعث ہو گی۔ بعض صحابہ کرام اور حضرت حسن و حسین نے خضاب لگایا گزشتہ احادیث کی بنا پر لہذا دونوں عمل جائز ہیں۔ علماء فرماتے ہیں کہ اگر اپنے شہر میں خضاب کا رواج عام ہو تو خضاب کرنا بہتر ہے، اگر سفید داڑھی کا رواج عام ہو تو سفید رکھنا بہتر اور جہاد کے موقع پر خضاب افضل۔ یوں ہی اگر ہمارے شہر یا ملک میں یہودی سکھ عام ہوں جو خضاب نہیں کرتے تو خضاب کرنا افضل ہے۔" (مراۃ المناجیح، جلد6، صفحہ169، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

سیاہ رنگ کے علاوہ اگرچہ کسی بھی رنگ کا خضاب، مہندی وغیرہ لگانا جائز ہے لیکن اس میں یہ دیکھ لیا جائے کہ ایسا رنگ نہ لگایا جائے جو عجیب ہو لوگوں میں رائج نہ ہو۔ اسی طرح فاسقہ عورتیں اپنے بالوں کو جو کلر لگاتی ہوں اور اس میں معروف ہوں تو عام عورتوں کو اس رنگ سے بھی بچنا ہو گا۔

مختصر یہ ہے کہ عمومی حکم یہی ہے کہ سر اور داڑھی کے بالوں کو کالے رنگ کے علاوہ دوسرے رنگوں سے رنگنا ہی بہتر ہے۔ **المبسوط** میں محمد بن احمد بن ابی سھل السرخسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی483ھ) فرماتے ہیں "وَأَمَّا الْخِضَابُ فَهُوَ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَتَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ» وَكَانَ أَبُو

بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَخْتَضِبُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ "ترجمہ: خضاب مسلمانوں کی علامات میں سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بڑھاپے کو تبدیل کرو اور یہود کی مشابہت نہ کرو۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہندی اور کتم سے خضاب کرتے تھے۔ (المبسوط، کتاب التحری، جلد10، صفحہ199، دار المعرفۃ، بیروت)

کَتَم ایک نباتاتی شے ہے جس کا رنگ سیاہ نہیں بلکہ سرخ ہوتا ہے۔ **التیسیر بشرح الجامع الصغیر** میں **زین الدین محمد عبد الرؤوف المناوی** رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1031ھ) لکھتے ہیں "(الكتم) بِفتْحَتَيْنِ نبت فِيهِ حمرَة يخلط بِالْحِنَّاءِ أَو الوسمة فيختضب بِهِ "ترجمہ: کتم ک اور ت کی زبر کے ساتھ ہے یہ ایک نباتاتی شے ہے، جس کی رنگت سُرخ ہوتی ہے۔ اس کو مہندی یا وسمہ میں ملا کر خضاب کیا جاتا ہے۔

(التیسیر شرح الجامع الصغیر ، حدیث اول من خضب بالحناء والکتم الخ، جلد1، صفحہ392، مکتبۃ الامام الشافعی، الریاض)

رد المحتار علی الدر المختار میں **ابن عابدین محمد امین بن عمر الدمشقی الحنفی** رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1252ھ) فرماتے ہیں "مذهبنا أن الصبغ بالحناء والوسمة حسن كما في الخانية "ترجمہ: ہمارا مذہب (یعنی احناف کا) ہے کہ مہندی اور وسمہ لگانا اچھا ہے جیسا کہ خانیہ میں ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار، مسائل شتی، جلد6، صفحہ756، دار الفکر، بیروت)

مہندی کا رنگ سرخ ہوتا ہے وسمہ کا رنگ سبز۔اگر وسمہ مہندی کے ساتھ آدھوں آدھ یا زیادہ ملایا جائے تب سیاہ رنگ دیتا ہے اور اگر کم ملایا جائے تو پختہ سرخ کرتا ہے، سیاہ نہیں کرتا، سرخ مائل بہ سبز رنگ ہوجاتا ہے، وہ ہی یہاں مراد ہے۔

یہ تو ثابت ہوگیا کہ بالوں کو رنگنا ہی افضل ہے۔اب دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ سیاہ خضاب لگانا کیسا ہے۔اس بارے میں شرعی حکم یہی ہے کہ یہ جائز نہیں ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی1340ھ) فرماتے ہیں:"سیاہ خضاب خواہ مازو وہلیلہ و نیل کا ہو خواہ نیل وحنا مخلوط خواہ کسی چیز کا سوا مجاہدین کے سب کو مطلقا حرام ہے۔اور صرف مہندی کا سرخ خضاب یا اس میں نیل کی کچھ پتیاں اتنی ملا کر جس سے سرخی میں پختگی آجائے اور رنگ سیاہ نہ ہونے پائے سنت مستحبہ ہے۔

شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ الشریف اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں" خضاب بسواد حرام ست وصحابہ وغیرہم خضاب سرخ می کردند گاہے زرد نیز اھ ملخصا "سیاہ خضاب لگانا حرام ہے صحابہ اور دوسرے بزرگوں سے سرخ خضاب کا استعمال منقول ہے اور کبھی کبھار زرد رنگ کا خضاب بھی۔ ملخصا۔

حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں" الصفرۃ خضاب المؤمن والحمرۃ خضاب المسلم والسواد خضاب الکافر، رواہ الطبرانی فی

الکبیر والحاکم فی المستدرك عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما" زرد خضاب ایمان والوں کا ہے اور سرخ اسلام والوں کا اور سیاہ خضاب کافروں کا۔ (طبرانی نے کبیر میں اور حاکم نے مستدرک میں حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے اسے روایت کیا ہے۔)

محیط پھر منح الغفار پھر ردالمحتار میں ہے" اما الحمرة فهو سنة الرجال وسیما المسلمین " رہی سرخی کی بات تو یہ مردوں کے لئے خصوصا مسلمانوں کے لئے سنت ہے۔

قاضی خاں پھر شرح مشارق پھر شامی میں ہے" مذهبنا ان الصبغ بالحناء والوسمة حسن" ہمارا مذہب یہ ہے کہ مہندی اور وسمہ لگانا اچھا ہے۔

احادیث میں سیاہ خضاب پر سخت سخت وعیدیں اور مہندی کے خضاب کی ترغیبیں بکثرت وارد ہیں۔" وقد حققنا مسألة تحریم السواد مطلقا فی فتاوٰینا فیه شفاء۔ والله تعالیٰ اعلم" ہم نے اپنے فتاویٰ میں علی الاطلاق سیاہ خضاب کے حرام ہونے کی ایسے انداز میں تحقیق کی ہے کہ جس میں بیمار طبائع کے لئے شفا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 23، صفحہ 485، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

موضوع کی ضرورت

فی زمانہ بعض مسائل ایسے ہیں جن میں عام عوام سمیت خواص بھی اپنی مرضی کے فتویٰ پر عمل کرتے ہیں جیسے ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے، اب بعض اِدھر اُدھر

کے باتیں سن کر ایک مٹھی سے کم داڑھی رکھنے کو ہی شریعت سمجھتے ہیں اور کثیر احادیث و آثار کی مخالفت کرتے ہیں۔ پھر اگر یہ ائمہ حضرات ہوں تو اپنے مقتدیوں کی نمازیں بھی خراب کر رہے ہوتے ہیں۔

انہی مسائل میں سے ایک مسئلہ سیاہ خضاب کا ہے کہ اس کی حرمت پر صریح احادیث وآثار، محدثین وفقہائے کرام کے اقوال موجود ہیں، اس کے باوجود ایک ضعیف حدیث اور ایک مجروح قول کو لے کر کئی اہل علم حضرات اور ائمہ حضرات داڑھیاں کالی کرتے ہیں۔ ہمارے پاس کئی نمازی حضرات آکر جب سیاہ خضاب کی شرعی حیثیت پوچھتے ہیں تو پریشان ہو کر عرض کرتے ہیں کہ ہماری مسجد کے امام صاحب یہ لگاتے ہیں اور اسے جائز سمجھتے ہیں، انتظامیہ بھی امام صاحب کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے، اب ہم کیا کریں؟

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ مستند دلائل سے سیاہ خضاب کی حرمت کو ثابت کیا جائے کیونکہ رفتہ رفتہ سیاہ خضاب کا استعمال زیادہ ہوتا جارہا ہے اور بعض اہل علم بھی اس میں ملوث نظر آرہے ہیں۔ لوگوں کی نمازیں بچانے کے لے اس موضوع پر لکھا گیا ہے۔

موضوع کی اہمیت

اس کتاب میں بالترتیب، قرآن، حدیث، آثار، اقوالِ محدثین وفقہاء اور صوفیاء سے سیاہ خضاب کی حرمت کو ثابت کیا ہے۔ جو حضرات سیاہ خضاب کو جائز کہتے ہیں اور اس پر جو دلائل دیتے ہیں ان کے بھی جوابات دیے گئے ہیں۔

اس کتاب میں احسن انداز میں دلائل کے ساتھ افہام و تفہیم والے انداز میں مسلمانوں کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ سیاہ خضاب کا استعمال جائز نہیں ہے۔

ائمہ حضرات کے ساتھ ساتھ انتظامیہ کو بھی احسن انداز میں سمجھایا گیا ہے کہ اگر آپ کی مسجد کے امام صاحب سیاہ خضاب لگاتے ہیں اور آپ ان کو منع نہیں کرتے تو آپ بھی لوگوں کی نمازیں خراب کرنے کی وجہ سے سخت گناہ گار ہیں۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے اس کتاب کو میرے لیے ذریعہ نجات بنائے اور قارئین کو صحیح طرح پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو احمد محمد انس رضا قادری

25 صفر المظفر 1442ھ 13 اکتوبر 2020ء

...باب اول: سیاہ خضاب کی حرمت پر دلائل...

سر اور داڑھی کے بالوں کو سیاہ خضاب لگانا ناجائز و حرام ہے۔ یونہی ڈارک براؤن رنگ یا کسی قسم کا کوئی کیمیکل لگانا جس سے بال سیاہ ہوں یہ جائز نہیں ہے، اس میں عورت ہو یا مرد، عمر چاہے چھوٹی ہو یا بڑی، ہر ایک کے لیے یہ ممانعت ہے۔

سیاہ خضاب کی حرمت قرآن و حدیث، محدثین و صوفیائے کرام اور فقہائے عظام سے ثابت ہے۔ اس باب میں بالترتیب دلائل کے ساتھ اس مؤقف کو ثابت کیا جاتا ہے۔

...فصل اول...

قرآن وتفاسیر سے ممانعت کا ثبوت

سیاہ خضاب لگانا اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنا ہے

تفسیر السمعانی میں ابو المظفر منصور بن محمد المروزی السمعانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی489ھ) فرماتے ہیں" {ولآمرنهم فليغيرن خلق الله} ۔۔۔ع أَن يكون الْمُرَاد بِهِ: الخضاب بِالسَّوَادِ، وَهُوَ مَنْهِيّ عَنهُ، وَإِنَّمَا الخضاب الْمُبَاح بالحمرة، والصفرة"

ترجمہ: اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔ (قرآن پاک کی اس آیت سے) مراد سیاہ خضاب ہے کیونکہ وہ ممنوع ہے، سرخ اور زرد رنگ کا خضاب مباح ہے۔

(تفسیر السمعانی، سورۃ النساء، آیت 119، صفحہ 481، دار الوطن، الریاض)

البحر المحیط في التفسیر میں ابو حیان محمد بن یوسف اثیر الدین الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 745ھ) قرآن پاک کی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں جس میں شیطان نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کہا تھا ﴿وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔ ”وَقِیلَ: خِضَابُ الشَّیْبِ بِالسَّوَادِ“ ترجمہ: اور کہا گیا کہ اس سے مراد سفیدی کو سیاہ خضاب سے بدلنا ہے۔

(البحر المحیط في التفسیر، سورۃ النساء، آیت 119، جلد 4، صفحہ 72، دار الفکر، بیروت)

ڈرسنانے والا آئے اور بندہ اسے بدل دے

قرآن پاک کی آیت ہے ﴿وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ڈر سنانے والا تمہارے پاس تشریف لایا تھا۔ اس آیت کا ایک مطلب یہ لیا گیا ہے کہ سفید بال انسان کے پاس ڈر سنانے والے ہیں جسے انسان سیاہ خضاب میں بدل کر اس خبر دینے والے کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ **الاستذکار** میں ابو عمر یوسف بن عبد اللہ النمری القرطبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 463ھ) لکھتے ہیں ”کان ھشیم یخضب بالسواد فأتاہ رجل فسألہ عن قول اللہ عز وجل ﴿وجاءکم النذیر﴾ فاطر 37 فقال لہ قد قیل لہ إنہ الشیب فقال لہ السائل فما تقول فی من جاءہ نذیر من ربہ فسود وجھہ فترک ھشیم الخضاب بالسواد“ ترجمہ: ہشیم (نام کا ایک شخص) سیاہ خضاب لگاتا تھا، اس کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے متعلق سوال پوچھا: اور ڈر سنانے والا تمہارے پاس تشریف

لایا تھا۔ ہشیم نے جواب دیا کہ کہا گیا ہے کہ اس سے مراد بڑھاپا ہے۔ سائل نے کہا کہ آپ اس بارے میں کیا کہو گے کہ اللہ عزوجل کی طرف سے ڈر سنانے والا آئے (یعنی بڑھاپا آئے) اور بندہ اپنے چہرے کو سیاہی سے بدل لے (یعنی سفید بالوں کو سیاہ خضاب سے بدل دے۔) ہشیم نے اس کے بعد سیاہ خضاب لگانا چھوڑ دیا۔

(الاستذکار، باب ما جاء في صبغ الشعر، جلد8، صفحہ442، دار الکتب العلمیة، بیروت)

سیاہ خضاب سب سے پہلے کس نے لگایا؟

روح البیان میں اسماعیل حقی بن مصطفی الاستانبولی الحنفی الخلوتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی1127ھ) فرماتے ہیں "حکی ان اللہ تعالی اوحی الی موسی علیہ السلام قل لفرعون ان آمنت باللہ وحدہ عمرك فی ملکك وردك شابا طریا فمنعه هامان وقال له انا اردك شابا طریا فاتاه بالوسمة فخضب لحیته بها وهو أول من خضب بالسواد ولذا کان الخضاب بالسواد حراما" ترجمہ: حکایت کی گئی کہ اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ فرعون سے کہو کہ اگر تم اللہ جو کہ ایک ہے اس پر ایمان لے آئے تو ساری زندگی بادشاہ رہے گا اور تمہیں تمہاری جوانی لٹادی جائے گی۔ ہامان نے فرعون کو اس سے منع کیا اور کہا میں تمہیں دوبارہ جوان کروں گا چنانچہ وہ وسمہ لایا اور اس نے فرعون کی داڑھی کو لگایا۔ فرعون وہ پہلا شخص تھا، جس نے سیاہ خضاب لگایا، اسی لیے شریعت نے سیاہ خضاب کو حرام قرار دیا ہے۔

(روح البیان، سورۃ ھود، سورۃ11، آیات2تا3، جلد4، صفحہ92، دار الفکر، بیروت)

سفید بال اکھاڑنا اور اسے سیاہی میں تبدیل کرنا

تفسیر القرطبی میں ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 671ھ) فرماتے ہیں ''یُکْرَہُ نَتْفُهُ کَذٰلِكَ یُکْرَہُ تَغْیِیرُہُ بِالسَّوَادِ'' ترجمہ: سفید بالوں کو اکھاڑنا مکروہ ہے یونہی سفیدی کو سیاہی میں تبدیل کرنا مکروہ ہے۔

(تفسير القرطبي، جلد2، صفحه 106، دار الكتب المصرية، القاهرة)

... فصل دوم ...
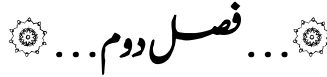
سیاہ خضاب کی حرمت کا احادیث سے ثبوت

سفیدی کو بدل دو لیکن سیاہ رنگ سے بچو

صحیح مسلم، سنن ابی داؤد اور سنن النسائی کی حدیث پاک ہے

''حَدَّثَنِی أَبُو الطَّاهِرِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أُتِیَ بِأَبِی قُحَافَةَ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْیَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَیَاضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «غَیِّرُوا هَذَا بِشَیْءٍ، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ»'' ترجمہ: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ والے دن (سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والدِ گرامی سیدنا) ابو قُحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے۔ ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ (ثغامہ ایک گھاس کا نام ہے جو بہت سفید ہوتی ہے) کی طرح سفید تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سفیدی کو کوئی بھی رنگ دے دو، البتہ سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب في صبغ الشعر وتغییر الشیب جلد3، صفحه1663، حدیث2102، دار إحیاء التراث العربي، بیروت)

ایک دوسری سند کے ساتھ اَلْمُعجَمُ الکبیر میں امام طَبَرانی سلیمان بن احمد بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی360ھ) **روایت کرتے ہیں "حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ حَمْزَةَ الْمُقْرِئُ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَأَنَّهَا ثَغَامَةٌ فَقَالَ: «غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ»" ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی بارگاہ میں لائے گئے، ان کا سر اور داڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھی، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سفیدی کو کسی شے سے تبدیل کردو لیکن سیاہ رنگ سے بچو۔**

(المعجم الصغیر، باب السین، من اسمه سلمة، جلد1، صفحه292، حدیث483، المکتب الإسلامي، دار عمار، بیروت)

ایک اور سند کے ساتھ شرح السنة میں ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی516ھ) **روایت کرتے ہیں " أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعَذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ كَأَنَّ رَأْسَهُ ثَغَامَةٌ بَيْضَاءُ، فَقَالَ**

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «غَيِّرُوهُ وَجَنِّبُوا السَّوَادَ». هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ "ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو قحافہ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لائے گئے، ان کا سر ثغامہ کی طرح سفید تھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سفیدی کو تبدیل کر دو لیکن سیاہ رنگ سے بچو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

(شرح السنة، كتاب اللباس، باب كراهية الخضاب بالسواد، ومن رخص فيه، وما يستحب أن يخضب به، جلد 12، صفحه 88، حديث 3179، المكتب الإسلامي، بيروت)

سیاہ خضاب لگانے والا جنت کی خوشبو نہ پائے گا

سنن ابو داؤد اور سنن النسائی کی حدیث پاک ہے " حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ، كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ، لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ» "ترجمہ: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم ایسی ہو گی جو کبوتر کے پوٹے کی طرح سیاہ خضاب لگائے گی۔ یہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔

(سنن أبي داود، كتاب الترجل، باب ما جاء في خضاب السواد، جلد 4، صفحه 87، حديث 4212، المكتبة العصرية، بيروت)

اس حدیث کی صحت پر محدثین نے درج ذیل کلام کیا ہے:

سير أعلام النبلاء میں شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی748ھ) اس حدیث پاک کے متعلق فرماتے ہیں "هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ"

ترجمہ: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(سير أعلام النبلاء، سعيد بن جبير بن هشام الوالبي مولاهم، جلد4، صفحه339، مؤسسة الرسالة، بيروت)

تخريج أحاديث إحياء علوم الدين میں علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی752ھ) نے اس کی سند کو "جید" کہا ہے۔

(تخريج أحاديث إحياء علوم الدين، جلد1، صفحه314، دار العاصمة، الرياض)

فتح الباري شرح صحيح البخاري میں احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی852ھ) نے اس کی سند کو "قوی" قرار دیا ہے۔

(فتح الباری، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، جلد6، صفحه499، دار المعرفة، بيروت)

اس حدیث کے راوی عبد الکریم جزری کو حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے عبد الکریم بن ابو المخارق سمجھ کر اس پر جرح کی ہے۔ حالانکہ اس حدیث کی بعض "صحیح" سندوں میں عبد الکریم کے جزری ہونے کی صراحت موجود ہے۔

مِرأةُ المَناجیح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی1391ھ) اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: "یعنی اپنے سر اور داڑھی کے بال خالص سیاہ کیا کریں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے خالص سیاہ ہوتے ہیں۔ حواصل جمع ہے حوصلہ کی بمعنی معدہ یہاں سینہ مراد ہے بعض کبوتروں کے سینے سیاہ ہوتے ہیں۔

حالانکہ جنت کی مہک پانچ سو سال کی راہ سے محسوس ہوتی ہے یعنی سیاہ خضاب کرنے والے جنت میں جانا تو کیا اس کے قریب بھی نہ پہنچیں گے یعنی اولًا بعد میں معافی ہو کر پہنچ جاویں گے تو دوسری بات ہے۔(مرقات)یا یہ مطلب ہے کہ میدان محشر میں جنت کی خوشبو آتی ہو گی جو مسلمانوں کو محسوس ہو گی اس مہک سے مست ہو کر محشر کی شدت بھول جائیں گے مگر یہ سیاہ خصاب کرنے والے محشر میں یہ خوشبو محسوس نہ کر سکیں گے اور وہاں کی تکلیف محسوس کریں گے جیسے حوض کوثر کی ایک نہر محشر میں ہو گی جس سے مؤمن پانی پیتے رہیں گے منافق روک دیئے جائیں گے۔(اشعۃ اللمعات)اس حدیث سے صراحۃً معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب حرام ہے خواہ سر میں لگائے یا داڑھی میں مرد لگائے یا عورت اس سے معذوری کی حالت مستثنٰی ہے، علاج کے لیے یا غزوہ کے لیے سیاہ خضاب جائز ہے۔(مرقات)بعض لوگ مطلقًا سیاہ خضاب جائز کہتے ہیں، بعض لوگ عورتوں کے لیے جائز کہتے ہیں، بعض مردوں کے سر کے لیے جائز کہتے ہیں، داڑھی کے لیے ممنوع مانتے ہیں، بعض لوگ اسے مکروہ تنزیہی کہتے ہیں یہ کل ضعیف ہیں۔ صحیح وہ ہی ہے کہ سیاہ خضاب مطلقًا مکروہ تحریمی ہے۔ مرد وعورت، سر داڑھی سب اسی ممانعت میں داخل ہیں۔(مرقات)ہاتھ پاؤں میں مہندی وغیرہ سے خضاب عورتوں کو جائز مردوں کے لیے ممنوع الا بالعذر۔" (مراۃ المناجیح، جلد6، صفحہ165، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

اپنے بالوں کو رنگو اور سیاہ سے بچو

المعجم الأوسط میں سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 360ھ) روایت کرتے ہیں" حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ الْيَهُودُ، فَرَآهُمْ بِيضَ اللِّحَى، فَقَالَ: «مَا لَكُمْ لَا تُغَيِّرُونَ؟» فَقِيلَ: إِنَّهُمْ يَكْرَهُونَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَكِنَّكُمْ غَيِّرُوا، وَإِيَّايَ وَالسَّوَادَ» "ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ کے پاس یہود حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی داڑھیاں سفید دیکھیں تو فرمایا: تمھیں کیا ہے کہ انھیں رنگتے نہیں؟ حضور علیہ السلام کو بتایا گیا کہ یہود بال رنگنے کو پسند نہیں کرتے۔ اس پر آپ علیہ السلام نے (اپنی امت کو) فرمایا: لیکن تم بالوں کو رنگو اور سیاہ رنگ سے بچو۔

(المعجم الأوسط، من اسمہ احمد، جلد1، صفحہ51، حدیث142، دار الحرمین، القاھرۃ)

اس حدیث کے تحت **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد** میں ابو الحسن نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 807ھ) لکھتے ہیں" رواہ الطبرانی فی الأوسط، وفیہ ابن لھیعۃ، وبقیۃ رجالہ ثقات وھو حدیث حسن" ترجمہ: اسے امام طبرانی نے

اوسط میں روایت کیا اور اس میں ابن لہیعہ ہیں اور بقیہ راوی ثقہ ہیں اور ان کی حدیث حسن ہے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،باب ما جاء في الشيب والخضاب،جلد5،صفحه160، حديث8789،مكتبة القدسي، القاهرة)

یہود کی مشابہت نہ کرو

السنن الکبری میں احمد بن الحسین بن علی ابو بکر البیہقی رحمة الله عليه (المتوفی458ھ) روایت کرتے ہیں ''أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْحَافِظُ، نا الْحَسَنُ بْنُ هَارُونَ، ثنا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ'' ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سفیدی کو بدلو اور یہود کی مشابہت نہ کرو اور سیاہ رنگ سے بچو۔

(السنن الكبرى،باب ما يصبغ به،جلد7،صفحه507،حديث14823،دار الكتب العلمية، بيروت)

سیاہ رنگ کے قریب نہ جاؤ

مسند الإمام أحمد بن حنبل میں ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی رحمة الله عليه (المتوفی 241ھ) روایت کرتے ہیں ''حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوا الشَّيْبَ، وَلَا تُقَرِّبُوهُ السَّوَادَ" ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سفیدی کو بدل دو اور سیاہ رنگ کے قریب نہ جاؤ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند المكثرين من الصحابة، مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه، جلد21، صفحہ210، حدیث13588، مؤسسة الرسالة، بيروت)

مہندی کا حکم دیا اور سیاہ خضاب سے منع کیا

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد میں ابو الحسن نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی807ھ) لکھتے ہیں "وعن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم «أمرنا بالحناء ونهى عن السواد». رواه البزار وفيه يوسف بن خالد السمتي وهو ضعيف" حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں مہندی لگانے کا حکم دیا اور سیاہ خضاب سے منع کیا۔ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا۔ اس میں یوسف بن خالد سمتی راوی ضعیف ہے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، باب ما جاء في الشيب والخضاب، جلد5، صفحہ160، حدیث8783، مكتبة القدسي، القاهرة)

سیاہ خضاب والے کا چہرہ سیاہ

ترتیب الأمالي الخميسية للشجري میں یحیی بن الحسین الحسنی الشجری الجرجانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی499ھ) لکھتے ہیں "أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ رِيذَةَ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبَرَانِيُّ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ

لَهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَاحِبُ ابْنُ أَرْكِينَ الْفَرْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ الْجَزْرِيُّ رَجَعَ السَّيِّدُ قَالَ: وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ الْبُنْدَارِ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَرْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ، فِي دَارِ ابْنِ طَرِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ بْنُ مَنِيعٍ الْحَرَشِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَطِينِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ جُنَادَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ خَضَّبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَ اللهُ وَجْهَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»'' ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو سیاہ خضاب لگائے گا، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کا منہ کالا کرے گا۔

(ترتیب الأمالي الخميسية للشجري، في ذكر المشيب , والعمر ولطف الله تعالى , بالمعمر وما يتصل بذلک، جلد2، صفحہ346، حدیث2708، دار الکتب العلمیة، بیروت)

تین بندوں کا نور بجھا دیا جاتا ہے

ترتیب الأمالي الخميسية للشجري میں ہے ''أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ التَّنُوخِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ سَهْلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدِّيبَاجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ أَبُو عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

جَدِّهِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ يُطْفِئْنَ نُورَ الْعَبْدِ: مَنْ قَطَعَ وِدَّ أَبِيهِ، وَغَيَّرَ شَيْبَهُ بِسَوَادٍ، وَوَضَعَ بَصَرَهُ فِي الْحُجُرَاتِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ "ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین بندوں کا نور بجھا دیا جاتا ہے: جو باپ کے دوستوں سے قطع تعلق کرے، جو بڑھاپے کو سیاہی سے بدلے اور جو اپنی نگاہ کو بغیر اجازت کے دوسرے کے گھروں میں رکھے۔

(ترتیب الأمالي الخمیسیة للشجري، في ذکر المشیب , والعمر ولطف الله تعالی , بالمعمر وما یتصل بذلک، جلد2، صفحہ346، حدیث2709، دار الکتب العلمیة، بیروت)

اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہ فرمائے گا

المعجم الأوسط میں **سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی** رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی360ھ) روایت کرتے ہیں "حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ: نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَوِّدُونَ أَشْعَارَهُمْ، لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» "ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آخری زمانہ میں لوگ اپنے بالوں کو سیاہ خضاب لگائیں گے، اللہ عزوجل ان کی طرف قیامت والے دن نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

(المعجم الأوسط، من اسمہ علی، جلد4، صفحہ136، حدیث3803، دار الحرمین، القاهرة)

جب زمین میں دھنسا دیا جائے

الفتن لنعیم میں ابو عبد اللہ نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 228ھ) روایت کرتے ہیں " قَالَ حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: «إِذَا خُسِفَ بِأَرْضِ كَذَا وَكَذَا ظَهَرَ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ بِالسَّوَادِ، لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ» "
ترجمہ: حضرت قبیصہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب زمین میں ایسے ایسے دھنسا دیا جائے تو ایک قوم ظاہر ہو گی جو سیاہ خضاب لگائے گی، اللہ عزوجل ان کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔
(الفتن لنعیم ، الخسف والزلازل والرجفة والمسخ ،جلد2،صفحہ615، حدیث1712،مکتبة التوحید،القاهرة)

تو شیطان ہے

الطبقات الکبری میں ابو عبد اللہ محمد بن سعد البغدادی المعروف ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 230ھ) روایت کرتے ہیں " أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، أَخْبَرَنَا نَاهِضُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ دِينَارٍ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صلّى الله عليه وسلم رَجُلًا أَسْوَدَ الشَّعْرِ قَدْ رَآهُ بِالْأَمْسِ أَبْيَضَ الشَّعْرِ قَالَ: «مَنْ أَنْتَ» قَالَ: أَنَا فُلَانٌ قَالَ: «بَلْ أَنْتَ شَيْطَانٌ» "ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے سیاہ بال دیکھے جبکہ اس سے پہلے

دن وہ بال سفید تھے۔ آپ نے فرمایا: تو کون ہے؟ اس نے عرض کی میں فلاں ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلکہ تو شیطان ہے۔

(الطبقات الکبری، جلد1، صفحہ441، دار صادر، بیروت)

توریت شریف میں سیاہ داڑھی کرنے والے کے لیے وعید

الطبقات الکبری میں ہے" أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَاشِدٌ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِيُّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: مَلْعُونٌ مَنْ غَيَّرَهَا بِالسَّوَادِ يَعْنِي اللِّحْيَةَ "ترجمہ: امام زہری سے روایت ہے کہ توریت شریف میں ہے: ملعون ہے جو داڑھی کو سیاہ کرے۔

(الطبقات الکبری، جلد1، صفحہ441، دار صادر، بیروت)

بوڑھا کوّا دشمنِ خدا

ابن عدی **کامل** میں اور امام دیلمی **مسند الفردوس** میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" ان اللہ تعالیٰ یبغض الشیخ الغربیب "ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھے کوّے کو۔

(الفردوس بما ثور الخطاب، باب الالف، جلد1، صفحہ153، حدیث560، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

تعلیقات علامہ حفنی میں ہے" الغربیب ای الذی یسود شیبہ "ترجمہ: الغربیب وہ ہوتا ہے جو بڑھاپے (کے روپ) کو بدل ڈالے۔

(تعلیقات علامہ حفنی علی ہامش السراج المنیر تحت حدیث ان اللہ یبغض الخ،جلد1، صفحہ379، مطبعۃ الازہریۃ،المصریہ)

السراج المنیر میں ہے"**الغربیب الذی لایشیب او الذی یسود شیبہ بالخضاب**" ترجمہ: الغربیب وہ ہوتا ہے جو بوڑھا نہ دکھائی دے یا وہ جو اپنے بڑھاپے (کی علامت) یعنی سفید بالوں کو خضاب سے سیاہ کر دے۔

(السراج المنیر، تحت حدیث ان اللہ یبغض الشیخ الغربیب ،جلد1،صفحہ379، مطبعۃ الازہریۃ، المصریہ)

اسلام کا نور زائل کیا

الضعفاء الکبیر میں ابو جعفر محمد بن عمرو العقیلی المکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی322ھ) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں" «الشَّيْبَةُ نُورٌ مَنْ خَلَعَ الشَّيْبَةَ فَقَدْ خَلَعَ نُورَ الْإِسْلَامِ» "ترجمہ: سفیدی نور ہے جس نے اسے چھپایا اس نے اسلام کا نور زائل کیا۔

(الضعفاء الکبیر للعقیلی،الولید بن موسی الدمشقی،جلد4،صفحہ321، دارالکتب العلمیہ ، بیروت)

علامہ محمد حفنی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں"**خلع الشیب ای ازالہ وسترہ بان خضبہ بالسواد فی غیر جہاد**"ترجمہ: خلع الشیب کا مفہوم یہ ہے کہ اس نے بڑھاپے کو زائل کیا اور اسے بغیر جہاد کے سیاہ خضاب لگا کر چھپایا۔

(تعلیقات الحفنی علی ہامش السراج المنیر ،تحت حدیث الشیب نور من خلع الخ،جلد2، صفحہ352، المطبعۃ الازہریہ، مصر)

بالوں کی ہیئت بگاڑنے والے کا کچھ حصہ نہیں

المعجم الکبیر میں سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی360ھ) روایت کرتے ہیں "حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ التُّسْتَرِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ الْوَرَّاقُ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ، فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ خَلَاقٌ» " ترجمہ: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، طاوس، عن ابن عباس، جلد11، صفحہ41، حدیث10977، مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاھرۃ)

علماء فرماتے ہیں کہ داڑھی منڈوانا یا سیاہ خضاب لگانا ہیئت بگاڑنا ہے۔ **التیسیر بشرح الجامع الصغیر** میں زین الدین محمد عبد الرؤوف المناوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی1031ھ) فرماتے ہیں "أی صیرہ مثلۃ بالضم بأن نتفہ أو حلقہ من الخدود أو غیرہ بسواد۔۔۔۔ واسنادہ حسن "یعنی بالوں کا مثلہ کرے لفظ مثلہ حروف میم کے پیش کے ساتھ (مفہوم یہ ہے کہ بالوں کی شکل و رنگت کو بدل ڈالے) بالوں کی ہیئت بگاڑنا یہ ہے کہ سفید بال اکھاڑے جائیں یا انھیں رخساروں سے مونڈ دیا جائے یا انھیں سفید نہ رہنے دے اور سیاہ کر ڈالے۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔

(التیسیر شرح الجامع الصغیر،حرف المیم،تحت حدیث من مثل بالشعر الخ،جلد2، صفحہ444،مکتبۃ الامام الشافعی،الریاض)

بدتر وہ بوڑھے جو جوانوں کی مشابہت کریں

مسند ابویعلی،المعجم الکبیر للطبرانی میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور **شعب الایمان** میں حضرت انس بن مالک وعبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور **الکامل لابن عدی** میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں"«خَيْرُ شَبَابِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِكُهُولِكُمْ، وَشَرُّ كُهُولِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِكُمْ»"ترجمہ:تمہارے جوانوں میں بہتر وہ ہے جو بوڑھوں کی مشابہت کرے اور تمہارے بوڑھوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی،من اسمہ :محمد،جلد6،صفحہ94،حدیث5904، دار الحرمین، القاھرۃ)

یہ جوانوں کی صورت بنانے سے مراد سیاہ خضاب لگانا ہے۔**احیاء علوم الدین** میں ابو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی505ھ) فرماتے ہیں "الخضاب بالسواد منھی عنہ لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر شبابکم من تشبہ بشیوخکم وشر شیوخکم من تشبہ بشبابکم "ترجمہ: بالوں کا سیاہ خضاب لگانا ممنوع ہے اس لئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمھارے بہترین جو

ان وہی ہیں جو بوڑھوں جیسی شکل و صورت بنائیں اور تمھارے بدترین بوڑھے وہ ہیں جو تمھارے جوانوں کی سی شکل و صورت اختیار کریں۔

(إحياء علوم الدين، كتاب أسرار الطهارة ، النوع الثاني فيما يحدث في البدن من الأجزاء ،جلد1، صفحہ143، دار المعرفة، بيروت)

حضور علیہ السلام کے دور کا خضاب سیاہ نہ تھا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور مبارک میں سیاہ خضاب لگانا رائج نہ تھا۔ **مستخرج أبي عوانة** میں ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق النیسابوری الاسفرینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی316ھ) روایت کرتے ہیں "حَدَّثَنِي أَبُو شَيْبَةَ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: ثَنَا بَكْرُ بْنُ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «كَانَ خِضَابُنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْوَرْسَ، وَالزَّعْفَرَانَ» "

ترجمہ: حضرت ابومالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور کا خضاب وَرس (ورس عرب کی ایک مشہور گھاس ہے، اس کا رنگ پیلا ہوتا ہے) اور زعفران تھا۔

(مستخرج أبي عوانة، بيان النهي، عن التزعفر، والأمر بخضاب اللحية، وصبغها، وحظر الخضاب بالسواد، جلد5، صفحہ271، حديث8718، دار المعرفة، بيروت)

صحابہ کرام سیاہ خضاب نہیں لگاتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ میں ابو بکر بن ابي شيبة العبسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی235ھ) روایت کرتے ہیں "حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ

الْمَلِكِ، قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ، فَقَالَ: هُوَ مِمَّا أَحْدَثَ النَّاسُ: «قَدْ رَأَيْتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يَخْتَضِبُ بِالْوَسْمَةِ، مَا كَانُوا يَخْضِبُونَ إِلَّا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ، وَهَذِهِ الصُّفْرَةِ»" ترجمہ: عبد الملک فرماتے ہیں حضرت عطاء سے وسمہ خضاب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ لوگوں کی جدید ایجاد ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک جماعت کو دیکھا، جن میں سے کسی کو بھی وسمہ خضاب لگاتے نہیں دیکھا۔ وہ مہندی اور کتم ہی لگاتے اور یہ زرد رنگ ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب اللباس والزینۃ، من کرہ الخضاب بالسواد، جلد5، صفحہ184، حدیث25027، مکتبۃ الرشد، الریاض)

کَتَم اور وَسمہ کی تعریف

کَتَم نیل کا نام نہیں بلکہ وہ ایک پتی ہے جو رنگ میں سرخی رکھتی ہے شکل میں برگِ زیتون سے مشابہ ہوتی ہے جسے لوگ حنا یا نیل یا وسمہ سے ملا کر خضاب بناتے ہیں۔

وَسمَہ ایک پتوں والی نباتات ہے جس کی پتی سکھا کر پیس کر مہندی میں ملاتے ہیں۔ خالص وسمہ سبز رنگ دیتا ہے مگر مہندی سے ملکر تو پکا لال رنگ دیتا ہے اور اگر مہندی سے غالب ہو سیاہ رنگ دیتا ہے۔ مذکورہ روایت اور آئندہ آنے والی روایات میں جہاں وسمہ کو مکروہ کہا گیا ہے، اس سے مراد یہی ہے کہ وسمہ کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سے داڑھی اور سر کے بال سیاہ ہو جائیں۔

معلوم ہوا کہ کتم اور وسمہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔یوں بھی کہا جاتا ہے کہ کتم ایک قسم کی گھاس جس کو مہندی میں ملا کر وسمہ اور اس کی جڑ پکا کر سیاہ روشنائی بناتے ہیں۔

حضرت مجاہد سیاہ خضاب مکروہ جانتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے " حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: «أَنَّهُ كَرِهَ الْخِضَابَ بِالسَّوَادِ»" ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ سیاہ خضاب کو مکروہ جانتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب اللباس والزینۃ،من کرہ الخضاب بالسواد،جلد5،صفحہ184، حدیث25029،مکتبۃ الرشد،الریاض)

ایک روایت میں ہے " حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ كَرِهَ الْخِضَابَ بِالسَّوَادِ، وَقَالَ: «أَوَّلُ مَنْ خَضَبَ بِهِ فِرْعَوْنُ»" ترجمہ: حضرت مجاہد سیاہ خضاب کو مکروہ جانتے تھے اور فرمایا: جس نے سب سے پہلے سیاہ خضاب لگایا وہ فرعون تھا۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب اللباس والزینۃ،من کرہ الخضاب بالسواد،جلد5،صفحہ184، حدیث25028،مکتبۃ الرشد،الریاض)

حضرت مکحول مکروہ جانتے تھے

مصنف ابن شیبہ میں ہے" حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ: أَنَّهُ كَرِهَ الْخِضَابَ بِالْوَسْمَةِ، وَقَالَ: «خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ، وَالْكَتَمِ» " ترجمہ: حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسمہ کو مکروہ جانتے تھے اور فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مہندی اور کتم لگایا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب اللباس والزینۃ، من کرہ الخضاب بالسواد، جلد5، صفحہ184، حدیث25030، مکتبۃ الرشد، الریاض)

امام شعبی کا مؤقف

ایک روایت میں ہے" حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَكَرِهَهُ "ترجمہ: حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وسمہ خضاب کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے اسے مکروہ کہا۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب اللباس والزینۃ، من کرہ الخضاب بالسواد، جلد5، صفحہ184، حدیث25030، مکتبۃ الرشد، الریاض)

حضرت عطاء کے نزدیک سیاہ خضاب بدعت

ایک روایت میں ہے" حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ: فِي الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ، فَقَالَ: هُوَ مُحْدَثٌ "ترجمہ: حضرت عطاء سے وسمہ خضاب کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ بدعت ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب اللباس والزینۃ، من کرہ الخضاب بالسواد، جلد5، صفحہ184، حدیث25033، مکتبۃ الرشد، الریاض)

... فصل سوئم ...

سیاہ خضاب کی حرمت پر محدثین کے اقوال

سیاہ رنگ کی ممانعت کر کے بقیہ کی اجازت دی

صحیح ابن حبان میں محمد بن حبان بن احمد بن حبان الدارمی البُستی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی354ھ) فرماتے ہیں " قَالَ أَبُو حَاتِم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:» قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «غَيِّرُوهُمَا» لَفْظَةُ أَمْرٍ بِشَيْءٍ، وَالْمَأْمُورُ فِي وَصْفِهِ مُخَيَّرٌ أَنْ يُغَيِّرَهُمَا بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَشْيَاءِ، ثُمَّ اسْتَثْنَى السَّوَادَ مِنْ بَيْنِهَا، فَنَهَى عَنْهُ، وَبَقِيَ سَائِرُ الْأَشْيَاءِ عَلَى حَالَتِهَا "

ترجمہ: حضرت ابو حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کہ سر اور داڑھی کے بالوں کی سفیدی کو بدل دو۔ یہ حکم ہے اور بندہ مختار ہے کہ جس شے سے چاہے اس سفیدی کو بدلے، پھر سیاہ خضاب کی استثناء کر دیا اور اس سے منع کر دیا، بقیہ رنگ اپنی حالت پر قائم رہے۔

(صحیح ابن حبان، کتاب الزینۃ والتطییب، ذکر الزجر عن اختضاب المرء السواد، جلد12، صفحہ285، حدیث5472، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

مکروہ ہونے پر اجماع

المسالِک في شرح مُوَطَّأ مالک میں القاضی محمد بن عبد اللہ الاشبیلی المالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی543ھ) فرماتے ہیں " فی خِضاب اللِّحیة بالسّواد کلھافھو علی الکراھیة عند الفقھاء أجمع، إِلَّا لأھل الحروب غلظةً علی العدوِّ وظھورًا "

ترجمہ: داڑھی کو سیاہ خضاب لگانا فقہائے کرام کے نزدیک مکروہ ہے اور اس پر اجماع ہے، سوائے جہاد کہ دشمنوں پر رعب ظاہر کرنے کے لیے۔
(المسالِک في شرح مُوَطَّأ مالک،باب ماجاء في صبغ الشعر،جلد7،صفحہ489،دَار الغَرب الإسلامي)

سیاہ خضاب مکروہ تنزیہی نہیں تحریمی ہے

شرح النووی علی مسلم میں امام نووی ابوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی676ھ) فرماتے ہیں "یحرم خضابه بالسواد علی الأصح وقیل یکرہ کراهة تنزیه والمختار التحریم لقوله صلی اللہ علیہ وسلم واجتنبوا السواد هذا مذهبنا" ترجمہ: سیاہ خضاب لگانا حرام ہے، زیادہ صحیح قول کے مطابق۔ کہا گیا کہ اس مکروہ سے مراد مکروہ تنزیہی ہے اور مختار یہ ہے کہ مکروہ تحریمی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے سبب کہ سیاہ خضاب سے بچو اور یہ ہمارا مذہب ہے۔
(شرح النووی علی مسلم، کتاب اللباس والزینة،باب استحباب خضاب الشیب بفصرة أو حمرة وتحریمه بالسواد، جلد14، صفحہ79، دار إحیاء التراث العربي، بیروت)

التوضیح لشرح الجامع الصحیح میں ابن الملقن سراج الدین ابو حفص عمر بن علی الشافعی المصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی804ھ) فرماتے ہیں "الخضاب بالسواد یحرم علی الأصح لا کراهة تنزیه" ترجمہ: سیاہ خضاب حرام ہے زیادہ صحیح قول کے مطابق نہ کہ مکروہ تنزیہی ہے۔
(التوضیح لشرح الجامع الصحیح، کتاب اللباس، باب الخضاب، جلد28، صفحہ136، دار النوادر، دمشق)

مکروہ ہونے کی وجہ دھوکہ ہے

المفاتيح في شرح المصابيح میں الحسین بن محمود بن الحسن المُظْهِري رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی727ھ) فرماتے ہیں" وتغيير الشيب؛ يعني: خِضاب الشعر الأبيض بالسواد مكروه؛ لأنه كِتمان الشيب وتخييل الناس أنه شابٌّ "ترجمہ: سفیدی کو بدلنا یعنی سفید بالوں کو سیاہ خضاب سے بدلنا مکروہ ہے۔ اس لیے کہ اس میں سفیدی کو چھپانا ہے اور لوگوں کو یہ ظاہر کرنا ہے کہ وہ جوان ہے۔

(المفاتيح في شرح المصابيح، كتاب اللباس، باب الخاتم، جلد5، صفحه31، دار النوادر، الكويتية)

سیاہ خضاب پر مشتمل وعیدیں

عمدة القاري شرح صحيح البخاری میں ابو محمد محمود بن احمد بدر الدین العینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی855ھ) فرماتے ہیں" فالجمهور على أَن الخضاب بالحمرة والصفرة دون السوَاد، لما رُوِيَ فِيهِ من الْأَخْبَار الْمُشْتَمِلَة على الْوَعيد "ترجمہ: جمہور علماء اس پر ہیں کہ خضاب سرخ اور زرد لگایا جائے سیاہ کے علاوہ، اس لیے کہ سیاہ خضاب کی وعید پر کئی روایات مروی ہیں۔

(عمدة القاري شرح صحيح البخاري، باب الخضاب، جلد22، صفحه51، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري میں احمد بن محمد بن ابی بکر القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی923ھ) فرماتے ہیں" وأما الصبغ بالأسود البحت فممنوع لما ورد في

الحديث من الوعيد عليه ''ترجمہ: سیاہ خضاب ممنوع ہے کہ اس کی وعید پر احادیث موجود ہیں۔

(إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري،باب الخضاب،جلد8،صفحہ466،المطبعة الكبرى الأميرية،مصر)

زیادہ ظاہر حرام ہے

ذخيرة العقبى في شرح المجتبى میں محمد بن علی بن آدم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی543ھ) فرماتے ہیں'' وأما الخضب بالسواد، فتحريمه أظهر؛ كما سيأتي في الباب التالي، إن شاء الله تعالى''ترجمہ: سیاہ خضاب حرام ہے یہ زیادہ ظاہر ہے جیسا کہ عنقریب آنے والے باب میں ان شاءاللہ عزوجل آئے گا۔

(ذخيرة العقبى في شرح المجتبى،الاذن بالخضاب،جلد38،صفحہ59،دار المعراج الدولية للنشر)

ایک طرف بعض صحابہ کا عمل اور دوسری طرف احادیث

مزید فرماتے ہیں''وأما الخضاب بالسواد، فكرهه جماعة منْ أهل العلم، وهو الصواب بلا ريب؛ لما تقدّم، وقيل للإمام أحمد: تكره الخضاب بالسواد؟ قَالَ: إي والله. وهذه المسألة منْ المسائل التي حلف عليها۔۔۔

ورخّص فيه آخرون، منهم أصحاب أبي حنيفة، وروى ذلك عن الحسن، والحسين، وسعد بن أبي وقاص، وعبد الله بن جعفر، وعقبة بن عامر، وفي ثبوته عنهم نظر، ولو ثبت فلا قول لأحد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم،وسنّته أحقّ

بالاتّباع ‘‘ترجمہ: سیاہ خضاب کو اہل علم کی ایک جماعت نے مکروہ قرار دیا ہے اور بلاشک یہی صحیح ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔ امام احمد بن حنبل سے عرض کیا گیا کہ سیاہ خضاب مکروہ ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کی قسم ہاں۔ یہ ان مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے جس پر انہوں نے قسم کھائی ہے۔ بعد والوں نے اس میں رخصت دی ہے جن میں امام ابوحنفیہ کے اصحاب میں سے کچھ ہیں اور امام حسن و حسین، سعد بن ابی وقاص، عبد اللہ بن جعفر، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سیاہ خضاب لگانا مروی ہے اور ان سے جو ثابت ہے اس میں کلام ہے۔ اگر ان ہستیوں سے سیاہ خضاب لگانا ثابت ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی ایک قول اس کے جواز پر نہیں تو سنت کی اتباع زیادہ حق رکھتی ہے۔

(ذخیرة العقبی في شرح المجتبی، النهی عن الخضاب بالسواد، جلد38، صفحه69، دار المعراج الدولية للنشر)

سیاہ خضاب سے بچنے کا حکم وجوبی ہے

دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين میں محمد علی بن محمد البکری الصدیقی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1057ھ) فرماتے ہیں ”﴿عن خضاب شعرهما بسواد﴾ والنهی للتحریم، ولا یباح کما سبق إلا للجهاد وإرهاب العدو ﴿واجتنبوا السواد﴾ وجوباً ولا تخضبوا به ‘‘ترجمہ: سر اور داڑھی کے بالوں کو سیاہ خضاب سے رنگنے پر ممانعت حرام کی ہے اور یہ مباح نہیں جیسا کہ گزر چکا، سوائے جہاد کے اور دشمنوں پر رعب کے

لیے۔ "سیاہ خضاب سے بچو" یہ حکم وجوبی ہے جس کی وجہ سے سیاہ خضاب نہیں لگایا جائے گا۔

(دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين، كتاب الأمور المنهي عنها،باب في نهي الرجل والمرأة عن خضاب شعرهما بسواد، جلد8، صفحه 475، دار المعرفة، بيروت)

جہاد میں جائز ہے تاکہ دشمنوں پر رعب ہو

حاشية السندي على سنن ابن ماجه میں محمد بن عبد الهادي التتوی نور الدین السندی رحمة الله عليه (التوفی1138ھ) فرماتے ہیں "﴿وجنبوه السواد﴾ لعل المراد الخالص وفيه أن الخضاب بالسواد حرام، أو مكروه وللعلماء فيه كلام فقد مال بعض إلى جوازه للغزاة ليكون أهيب فى عين العدو "ترجمہ: سیاہ خضاب سے بچو، شاید اس میں خاص مراد ہے اوراس میں ہے کہ سیاہ خضاب حرام ہے یا مکروہ ہے۔ علماء کو اس میں کلام ہے۔ بعض اس طرف مائل ہیں کہ جہاد کے لیے یہ جائز ہے تاکہ دشمنوں کی نظر میں رعب ہو۔

(حاشية السندي على سنن ابن ماجه،باب الخضاب بالسواد،جلد2،صفحه382،دار الجيل، بيروت)

جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں

التنوير شرح الجامع الصغير میں محمد بن اسماعیل بن صلاح بن محمد الحسنی (التوفی1182ھ) لکھتے ہیں "﴿إن الله تعالى لا ينظرإلى من يخضب شعره بالسواد﴾ بخلاف الصفرة ونحوها فإنه سنة كما تقدم: اخضبوا بالحناء، وأما الخضاب بالسواد ففيه

تغریر وإیهام الشباب والغش وقال: لیس منا من غش "ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو اپنے بالوں کو سیاہ خضاب لگائے۔ بخلاف زرد اور دوسرے رنگوں کے کہ یہ سنت ہیں جیسا کہ پہلے بیان ہوا کہ مہندی لگاؤ۔ باقی سیاہ خضاب میں دھوکہ اور خود کو جوان ظاہر کرنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو دھوکہ دے۔

(التنویر شرح الجامع الصغیر، حرف الهمزة، جلد3، صفحه364، مکتبة دار السلام، الریاض)

مزید لکھتے ہیں "﴿من خضب﴾ شعره ﴿بالسواد﴾ فی غیر لقاء العدو للحرب. ﴿سود الله وجهه﴾ دعاء علیه أو إخبار ﴿یوم القیامة﴾ وهذا الوعید یفید تحریم الخضاب بالسواد وإلیه مالت الشافعیة لغیر الجهاد ورجحه النووی وهو عام للمرأة والرجل" ترجمہ: جو اپنے بالوں کو سیاہ خضاب لگائے بغیر جنگ میں دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے تو اللہ عزوجل اس کا چہرہ قیامت والے دن سیاہ کرے گا۔ اس پر دعا ہے یا خبر ہے۔ یہ وعید مفید ہے کہ سیاہ خضاب حرام ہے اور اسی طرف شافعیہ مائل ہیں کہ بغیر جہاد کے یہ جائز نہیں۔ امام نووی نے اسے ہی راجح قرار دیا ہے اور یہ حرمت کا حکم مرد اور عورت دونوں کے لیے عام ہے۔

(التنویر شرح الجامع الصغیر، حرف المیم، جلد10، صفحه213، مکتبة دار السلام، الریاض)

بعض مجاہد صحابہ سیاہ خضاب لگاتے تھے

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں علی بن (سلطان) محمد الملا القاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1014ھ) فرماتے ہیں "﴿وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ﴾ : قَالَ ابْنُ الْمَلَكِ: قِيلَ هَذَا فِي حَقِّ غَيْرِ الْغُزَاةِ، وَأَمَّا مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنَ الْغُزَاةِ لِيَكُونَ أَهْيَبَ فِي عَيْنِ الْعَدُوِّ لَا لِلتَّزْيِينِ فَلَا بَأْسَ لَهُ، رُوِيَ أَنَّ عُثْمَانَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ خَضَبُوا لِحَاهُمْ بِالسَّوَادِ لِلْمَهَابَةِ" ترجمہ: سیاہ سے بچو۔ ابن ملک نے فرمایا: کہا گیا کہ یہ ممانعت غازی کے علاوہ کے لیے ہے۔ باقی جو جہاد میں لگائے تاکہ دشمنوں کی نظروں میں رعب ہو نہ کہ زینت کے لیے تو اس میں حرج نہیں۔ مروی ہے کہ حضرت عثمان، حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی داڑھیوں کو جہاد کی وجہ سے خضاب لگاتے تھے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الترجل، جلد7، صفحہ2816، دار الفکر، بیروت)

مزید ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "قَالَ مِيرَكُ: ذَهَبَ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ إِلَى كَرَاهَةِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ، وَجَنَحَ النَّوَوِيُّ إِلَى أَنَّهَا كَرَاهَةُ تَحْرِيمٍ، وَأَنَّ مِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ رَخَّصَ فِيهِ فِي الْجِهَادِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ فَرَّقَ فِي ذَلِكَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ ; فَأَجَازَهُ لَهَا دُونَ الرَّجُلِ، وَاخْتَارَهُ الْحَلِيمِيُّ. وَأَمَّا خَضْبُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ، فَيُسْتَحَبُّ فِي حَقِّ النِّسَاءِ وَيَحْرُمُ فِي حَقِّ الرِّجَالِ إِلَّا لِلتَّدَاوِي" ترجمہ: میرک نے کہا کہ اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ سیاہ خضاب مکروہ ہے اور امام نووی کا رجحان اس طرف ہے کہ یہ مکروہ

تحریمی ہے۔ علماء میں سے بعض نے جہاد میں رخصت دی اس کے علاوہ کے لیے نہیں۔ اور بعض نے مرد و عورت کے اعتبار سے فرق کیا ہے اور عورتوں کے لیے رخصت دی ہے مردوں کے لیے نہیں اور اسے حلیمی نے اختیار کیا ہے۔ باقی ہاتھوں اور پاؤں کا رنگنا تو یہ عورتوں کے حق میں مستحب ہے اور مردوں کے حق میں حرام ہے سوائے علاج کے لیے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الترجل، جلد7، صفحہ2828، دار الفکر، بیروت)

سیاہ خضاب سے بچنے کا حکم ہے

الکوکب الوهاج شرح صحیح مسلم میں محمد الامین بن عبد اللہ الأُرَمی العَلَوی الهَرَری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1348ھ) فرماتے ہیں "﴿واجتنبوا﴾ فی تغییره ﴿السواد﴾ أی عن السواد أی عن الخضاب الأسود. وهذا أمر باجتناب السواد" ترجمہ: سفیدی کو سیاہی میں بدلنے سے اجتناب کرو یعنی سیاہ خضاب لگانے سے بچو اور یہ حکم سیاہ خضاب سے اجتناب کے لیے ہے۔

(الکوکب الوهاج شرح صحیح مسلم، باب نهي الرجل عن التزعفر واستحباب خضاب الشيب بحمرة أو صفرة وتحريمه بسواد، جلد21، صفحہ427، دار طوق النجاۃ)

علامہ مناوی کا مؤقف کہ جہاد کے علاوہ حرام ہے

فیض القدیر شرح الجامع الصغیر میں زین الدین محمد عبد الرؤوف بن تاج العارفین المناوی القاھری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1031ھ) فرماتے ہیں "أما الخضاب بالسواد فی غیر الجهاد فحرام" ترجمہ: باقی سیاہ خضاب جہاد کے علاوہ حرام ہے۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف الهمزة، جلد1، صفحه216، المکتبة التجاریة الکبری، مصر)

التیسیر بشرح الجامع الصغیر میں علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''للخضاب فَوَائِد كَثِيرَة مِنْهَا تنظيف الشّعْر مِمَّا يتَعَلَّق بِهِ من نَحْو غُبَار ودخان وَمِنْهَا استبشار الْمَلَائِكَة بِهِ وَغير ذَلِك لَكِن هَذَا فِي الخضاب بِغَيْر سَواد أما بِهِ فَإِنَّهُ حرَام عِنْد الشَّافِعِيَّة مَكْرُوه عِنْد الْمَالِكِيَّة لقَوْله فِي حَدِيث مُسلم وَاجْتَنبُوا السوَاد''
ترجمہ: خضاب کے کثیر فوائد ہیں جن میں سے بالوں کا گردوغبار سے صاف رہنا اور ملائکہ کا خوشخبری دینا وغیرہ ہے۔ لیکن یہ سیاہ خضاب کے علاوہ ہے باقی سیاہ خضاب شافعیہ کے نزدیک حرام ہے مالکیہ کے نزدیک مکروہ ہے حدیث پاک کے اس قول کے مطابق: سیاہ خضاب سے بچو۔

(التیسیر بشرح الجامع الصغیر، حرف الهمزة، جلد1، صفحه49، مکتبة الإمام الشافعي، الریاض)

ممانعت تحریمی ہے

دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین میں محمد علي بن محمد بن علان البکری الصدیقی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1057ھ) فرماتے ہیں ''﴿أما السواد﴾ أي: الخضاب ﴿فمنهي عنه﴾ على سبيل التحريم، إلا في الجهاد لإرهاب العدو'' ترجمہ: باقی سیاہ خضاب سے منع کیا گیا ہے تحریمی طور پر مگر یہ کہ جہاد میں دشمنوں پر ہیبت ڈالنے کے لیے منع نہیں۔

(دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين،باب في النهي عن التشبه بالشيطان والكفار،جلد8، صفحه474، دار المعرفة،بيروت)

علامہ سندی کا موقف

حاشية السندي على سنن ابن ماجه میں محمد بن عبد الهادي التتوی نور الدین السندی رحمة الله عليه(المتوفی1138ھ) فرماتے ہیں" أَنَّ الْخِضَابَ بِالسَّوَادِ حَرَامٌ، أَوْ مَكْرُوهٌ وَلِلْعُلَمَاءِ فِيهِ كَلَامٌ فَقَدْ مَالَ بَعْضٌ إِلَى جَوَازِهِ لِلْغُزَاةِ لِيَكُونَ أَهْيَبَ فِي عَيْنِ الْعَدُوِّ "ترجمہ: سیاہ خضاب حرام یا مکروہ ہے۔ علماء کو اس میں کلام ہے۔ بعض اس طرف مائل ہیں کہ مجاہد کے لیے جائز ہے کہ دشمنوں کی نظر میں ہیبت ہو۔

(حاشية السندي على سنن ابن ماجه،باب الخضاب بالسواد،جلد2،صفحه382،دار الجيل، بيروت)

علامہ قاضی عیاض کے نزدیک ممانعت کی وجہ

شرح صحيح مسلم للقاضى عياض میں عیاض بن موسی بن عیاض بن عمرون الیحصبی السبتی رحمة الله عليه(المتوفی544ھ) فرماتے ہیں"قال عبد الوهاب: يكره السواد، لأن فيه تدليساً على النساء، فيوهم الشباب فتدخل المرأة عليه "ترجمہ: عبد الوہاب نے فرمایا: سیاہ خضاب مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں عورتوں کو دھوکہ دینا ہے اور جوان ہونے کا وہم دینا ہے تاکہ عورت اس کی طرف رغبت کرے۔

(شَرْحُ صَحِيح مُسْلِمِ لِلقَاضِى عِيَاض المُسَمَّى إِكمَالُ المُعْلِمِ بفَوَائِدِ مُسْلِم،باب استحباب خضاب الشيب بصفرة أو حمرة، وتحريمه بالسواد، جلد6، صفحه624، دار الوفاء، مصر)

مہندی اور کتم کو جمع کرنا

شرح مسند أبي حنيفة میں علی بن (سلطان) محمد الملا الہروی القاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1014ھ) فرماتے ہیں "﴿عن أبي الأسود، عن أبي ذر، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: إنَّ أَحسَن ما غَيَّرتُم به الشَّيبَ، وفي رواية: هذا الشيب الحناء﴾ بكسر الحاء وتشديد النون، ممدوداً ويقصر ﴿والكتم﴾ بفتح الكاف والتاء المخففة، وقد يشدد وهو الوسمة. والأظهر أن الواو بمعنى أو لأن الجمع بينهما يورث السواد، وهو منهي عنه" ترجمہ: ابوالاسود نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس سے تم اپنی سفیدی بدلتے ہو اور ایک روایت میں ہے اس سفیدی کو وہ مہندی اور کتم ہے۔ زیادہ ظاہر یہ ہے کہ واو بمعنی او ہے اس لیے کہ مہندی اور کتم کو جمع کرنے سے سیاہ رنگ ہو جائے گا جس سے منع کیا گیا ہے۔

(شرح مسند أبي حنيفة، الخضاب بالسواد منهي عنه، صفحہ 507، دار الكتب العلمية، بيروت)

احادیث سیاہ خضاب کی حرمت پر ہیں

شرح سنن ابن ماجه میں محمد عبد الغنی المجددی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1296ھ) فرماتے ہیں "قَالَ القَاضِي اختلف السّلف من الصَّحَابَة وَالتَّابِعين فِي الخضاب وَفِي جنسه فَقَالَ بَعضهم ترك الخضاب أفضل وَرووا حَدِيثا من النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْي عَن تغير الشيب وَلِأَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم يُغير شَيبه روى هَذَا عَن عمر وَعلى وَأبي وَآخَرين وَقَالَ آخَرُونَ الخضاب أفضل وخضب جمَاعَة من

الصَّحَابَة وَالتَّابِعِينَ لاحاديث الْبَاب ثمَّ اخْتلف هَؤُلَاءِ فَكَانَ أَكْثَرهم يخضب بالصفرة مِنْهُم بن عمر وَأَبُو هُرَيْرَة وَآخَرُونَ و روى ذَلِك عَن عَليّ وخضب مِنْهُم بِالْحِنَّاءِ والكتم وَبَعْضهمْ بالزعفران وخضب جمَاعَة بِالسَّوَادِ روى ذَلِك عَن عُثْمَان وَالْحسن وَالْحُسَيْن وَعقبَة بن عَامر وَابْن سِيرِين وَأبي بردة وَآخَرين انْتهى قلت وَأَكْثر الْأَحَادِيث تدل على تَحْرِيم الخضاب بِالسَّوَادِ ‘‘ترجمہ: قاضی نے فرمایا کہ اسلاف میں سے صحابہ و تابعین میں خضاب اور اس کی جنس میں اختلاف ہے۔ بعض نے خضاب کے ترک کو افضل کہا اور اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ حدیث روایت کی کہ آپ نے سفید کو بدلنے سے منع کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سفید بالوں کو خضاب سے تبدیل نہ کیا۔ یہ حضرت عمر، حضرت علی اور ابو اور بعد والوں سے روایت ہے۔ اور دوسروں نے کہا کہ خضاب لگانا افضل ہے اور صحابہ کرام و تابعین کی ایک جماعت نے خضاب لگایا ہے احادیث کی روشنی میں۔ پھر ان کا اختلاف ہے اور اکثر نے زرد رنگ کا خضاب لگایا ہے، ان میں سے ابن عمر، ابو ہریرہ اور بعد والے رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسا مروی ہے۔ صحابہ و تابعین میں سے بعض نے مہندی، کتم کو لگایا اور بعض نے زعفران۔ اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب لگایا اور یہ حضرت عثمان، حسن و حسین، عقبہ بن عامر، ابن سیرین، ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر لوگوں سے مروی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اکثر احادیث سیاہ خضاب کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں۔

(إنجاح الحاجة شرح سنن ابن ماجه، صفحه 258، قديمي كتب خانة، كراچى)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا مؤقف

اشعۃ اللمعات میں شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''پیری نور الٰہی ست و تغییر نور الٰہی بظلمت مکروہ، ووعید درباب خضاب سیاہ شدید آمدہ اھ ملخصاً'' ترجمہ: بالوں کی سفیدی اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور خدا تعالیٰ کے نور کو سیاہی سے بدل دینا شرعاً مکروہ ہے اور سیاہ خضاب کے استعمال کرنے والوں کے لیے سخت وعید ہے۔

(اشعة اللمعات شرح مشكوٰة, كتاب اللباس, باب الترجل, جلد3, صفحه570, مكتبه نوريه رضويه, سكهر)

اسی میں ہے'' خضاب بسواد حرام ست وصحابہ وغیرہم خضاب سرخ می کردند وگاہے زرد نیز ملخصاً'' ترجمہ: سیاہ خضاب کا استعمال حرام ہے، صحابہ کرام اور ان کے علاوہ دیگر حضرات سرخ خضاب کیا کرتے تھے اور کبھی زرد بھی۔

(اشعة اللمعات شرح مشكوٰة, كتاب اللباس, باب الترجل, جلد3, صفحه569, مكتبه نوريه رضويه, سكهر)

... فصل چہارم ...

صوفیائے کرام کے نزدیک سیاہ خضاب کی حرمت

حضرت عمر فاروق کے دور میں ایک دھوکہ سے ہوا نکاح

قوت القلوب في معاملة المحبوب میں محمد بن علی بن عطیہ الحارثی ابو طالب المکی رحمة الله علیه (المتوفی 386ھ) فرماتے ہیں "نھی علیه السلام عن الخضاب بالسواد قال: ھو خضاب أھل النار، وفي لفظ آخر: الخضاب بالسواد خضاب الكفّار، وأمر صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أبا بكر أن يغير شيب أبيه، وقال: جنبه السواد وقال: ھو خضاب أھل النار، وتزوج رجل على عھد عمر رضي الله عنه وكان يخضب بالسواد فنصل خضابه وظھرت شيبته فرفعه أھل المرأة إلى عمر فردّ نكاحه وأوجعه ضرباً، وقال: غررت القوم بالشباب ودلست عليھم شيبتك" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع کیا ہے اور یہ جہنمیوں کا خضاب ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ سیاہ خضاب کفار کا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد محترم کو حکم دیا کہ سفیدی کو بدل دیں اور فرمایا کہ سیاہ خضاب سے بچو۔ اور فرمایا: یہ جہنمیوں کا خضاب ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ کے دور میں ایک شخص نے جو سیاہ خضاب لگاتا تھا نکاح کیا، جب وہ سیاہ رنگ اترا اور سفیدی ظاہر ہوئی تو عورت کے گھر والوں نے یہ مسئلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ

میں پیش کیا تو آپ نے اس کا نکاح ختم کر دیا اور مرد کو خوب مارا اور فرمایا: تم نے لڑکی کی قوم کو جوان بن کر دھوکہ دیا ہے اور بڑھاپے کو چھپایا ہے۔

(قوت القلوب في معاملة المحبوب ووصف طريق المريد إلى مقام التوحيد،الفصل السادس والثلاثون،ذكر ما في اللحية من المعاصي والبدع المحدثة، جلد2، صفحہ242، دار الكتب العلمية ، بيروت)

سیاہ خضاب جہنمیوں کا ہے

إحياء علوم الدين میں **ابو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی** رحمة الله عليه (المتوفی505ھ) فرماتے ہیں "**الخضاب بالسواد فهو منهي عنه لقوله صلى الله عليه وسلم خير شبابكم من تشبه بشيوخكم وشر شيوخكم من تشبه بشبابكم والمراد بالتشبه بالشيوخ في الوقار لا في تبييض الشعر ونهي عن الخضاب بالسواد وقال هو خضاب أهل النار وفي لفظ آخر الخضاب بالسواد خضاب الكفار**"ترجمہ: سیاہ خضاب لگانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منع ہے، حضور علیہ السلام کے اس فرمان کے سبب: "تم میں سے بہترین نوجوان وہ ہیں جو تمہارے بوڑھوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں اور تم میں سے بُرے بوڑھے وہ ہیں جو تمہارے نوجوانوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں۔" بوڑھوں سے مشابہت اختیار کرنے کا مطلب وقار میں مشابہت اختیار کرنا ہے نہ کہ بالوں کو سفید کرنے میں۔ نیز سیاہ خضاب سے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ جہنمیوں کا خضاب ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیاہ خضاب کفار کا خضاب ہے۔

(إحياء علوم الدين، كتاب أسرار الطهارة،النوع الثاني فيما يحدث في البدن من الأجزاء،جلد1،

صفحہ 143، دار المعرفة، بیروت)

سیاہ خضاب لگانے والی خبر صحیح نہیں

الآداب الشرعیة و المنح المرعیة میں محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج الحنبلی

رحمة الله علیه (المتوفی 763ھ) فرماتے ہیں " وَيُكْرَهُ بِالسَّوَادِ نَصَّ عَلَيْهِ ۔۔۔۔ وَقَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ» إسْنَادُهُ جَيِّدٌ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ هُوَ ابْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ، وَالْكَرَاهَةُ فِي كَلَامِ أَحْمَدَ هَلْ هِيَ لِلتَّحْرِيمِ، أَوْ التَّنْزِيهِ عَلَى وَجْهَيْنِ وَرَخَّصَ فِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهُوَيْهِ لِلْمَرْأَةِ تَتَزَيَّنُ بِهِ لِزَوْجِهَا. وَذَكَرَ فِي الْمُسْتَوْعِبِ أَنَّهُ لَا يُكْرَهُ لِلْحَرْبِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اخْضِبُوا بِالسَّوَادِ فَإِنَّهُ آنَسُ لِلزَّوْجَةِ وَمَكِيدَةٌ لِلْعَدُوِّ» وَهَذَا خَبَرٌ لَا يَصِحُّ." ترجمہ: سیاہ خضاب مکروہ ہے اور اس پر نص موجود ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایک قوم آئے گی جو کبوتر کے پوٹے کی طرح سیاہ خضاب لگائے گی۔ یہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔ اس کی سند جید ہے اور عبد الکریم ابن مالک جزری ہے اور اسے احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام احمد کے کلام میں کراہت سے مراد تحریمی یا تنزیہی دو وجوہات کی بنا پر ہے۔ اسحاق بن راہویہ نے عورت کے لیے رخصت دی ہے کہ وہ مرد کے تزئین کرے۔ مستوعب میں ذکر کیا کہ

جہاد میں مکروہ نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سیاہ خضاب لگاؤ کہ یہ زوجہ کے لیے مانوس اور دشمن کے لیے فریب ہے۔ یہ خبر صحیح نہیں ہے۔

(الآداب الشرعية والمنح المرعية، فصل في كون تغيير الشيب بصبغه سنة، جلد3، صفحه337، عالم الکتب)

صاحبِ نزہۃ المجالس کا مؤقف

نزهة المجالس ومنتخب النفائس میں عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی894ھ) فرماتے ہیں "قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من خضب السواد سود اللہ وجهه یوم القیامة قال فی شرح المهذب عن الغزالی والبغوی أن الخضاب بالسواد مکروه ثم قال بل الدواب أنه حرام إلا أن یکون فی الجهاد" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو سیاہ خضاب لگائے اللہ عزوجل اس کا قیامت والے دن چہرہ سیاہ کرے گا۔ شرح مہذب میں امام غزالی، بغوی سے روایت ہے کہ سیاہ خضاب مکروہ ہے، پھر فرمایا کہ یہ حرام ہے سوائے جہاد میں۔

(نزهة المجالس ومنتخب النفائس، فصل في الخضاب والتسريح، جلد2، صفحه59، المطبعه الكاستلية، مصر)

سیاہ خضاب جائز نہیں

بريقة محمودية في شرح طريقة محمدية میں محمد بن محمد بن مصطفی بن عثمان ابو سعید الخادمی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی1156ھ) فرماتے ہیں "وَأَمَّا خِضَابُ اللِّحْيَةِ فَإِنْ بِالسَّوَادِ لَيْسَ بِجَائِزٍ لِوَعِيدٍ عَظِيمٍ ۔۔۔۔ فِی التتارخانية إنَّ لِلْغُزَاةِ لِهَيْبَةِ

الْعَدُوِّ فَمَحْمُودٌ وَإِنْ لِتَزْيِينِ نَفْسِهِ لِلنِّسَاءِ فَمَكْرُوهٌ عِنْدَ عَامَّةِ الْمَشَايِخِ" ترجمہ: داڑھی کو سیاہ خضاب لگانا جائز نہیں کہ اس پر بہت بڑی وعید موجود ہے۔ تتارخانیہ میں ہے کہ مجاہد کے لیے دشمن پر ہیبت ڈالنے کے لیے لگانا محمود ہے اور زینت کے طور پر عورت کے لیے لگانا مکروہ ہے اور اسی پر عام مشائخ ہیں۔

(بريقة محمودية في شرح طريقة محمدية، الباب الثاني في الأمور المهمة في الشريعة المحمدية، من آفات اليد إهلاك المال أو نقصه، جلد4، صفحه83، مطبعة الحلب)

غوث پاک کا فرمان

غنیۃ الطالبین میں غوث پاک شیخ عبد القادر بن موسی ابو محمد محیي الدین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 561ھ) فرماتے ہیں "ویکرہ الخضاب بالسواد لما روی الحسن رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی قوم یغیرون البیاض بالسواد: «یسود اللہ تعالی وجوھھم یوم القیامة».

وفی حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما: أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیھم: «لا یریحون رائحة الجنة».

وأما الاخبار التی رویت فی الرخصة فی الخضاب بالسواد من أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: «اختضبوا بالسواد فإنه آنس للزوجة ومكيدة للعدو» فمحمول لأجل الحرب، وذكر الزوجة فيه تبعًا لا قصدًا. فإذا ثبت كراهية السواد فالمستحب أن يخضب الرأس بالحناء والكتم، وقد خضب الإمام أحمد رحمه الله

رأسه وله ثلاث وثلاثون سنة، فقال له: عجلت، فقال له: هذه سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ’’ترجمہ: سیاہ خضاب مکروہ ہے اس لیے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اس قوم کے متعلق فرمایا جو سفیدی کو سیاہی سے بدلے گی کہ قیامت والے دن اللہ عزوجل ان کے چہروں کو سیاہ کرے گا۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ جنت کی خوشبو نہ پائیں گے۔ باقی وہ روایات جن میں سیاہ خضاب کی رخصت ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سیاہ خضاب لگاؤ کہ اس میں زوجہ کے لیے مانوسیت اور دشمن کے لیے چال ہے تو یہ جہاد پر محمول ہے اور زوجہ کا ذکر ضمناً ہے نہ کہ قصداً۔ جب سیاہ خضاب مکروہ ہے تو مستحب ہے کہ مہندی و کتم کو لگایا جائے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے تنتیس سال کی عمر میں سر پر خضاب لگایا تو ان سے کہا گیا کہ آپ نے جلدی کی ہے تو فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

(الغنية لطالبي طريق الحق عز وجل، كتاب الآداب، (فصل: ويكره الخضاب بالسواد)، جلد1، صفحہ48، دار الكتب العلمية، بيروت)

... فصل پنجم ...

ائمہ اربعہ کے نزدیک سیاہ خضاب کی حیثیت

فقہ حنفی

فقہ حنفی کے مطابق سیاہ خضاب غیر مجاہد کو جائز نہیں ہے۔ایک قول جواز پر ہے لیکن وہ مرجوح ہے جس پر عمل درست نہیں۔

المحیط البرھانی میں ابو المعالی برھان الدین محمود بن احمد الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی616ھ) فرماتے ہیں"وأما الخضاب بالسواد: فمن فعل ذلك من الغزاة ليكون أهيب في عين العدو فهو محمود منه، اتفق عليه المشايخ، ومن فعل ذلك ليزين نفسه للنساء، وليحبب نفسه إليهن فذلك مكروه عليه عامة المشايخ. وبنحوه ورد الأثر عن عمر رضي الله عنه"ترجمہ: سیاہ خضاب اگر جہاد میں لگایا تاکہ دشمنوں پر رعب ہو تو یہ اچھا عمل ہے اس پر مشائخ کا اتفاق ہے اور اگر عورتوں کے لیے زینت کے طور پر لگایا تاکہ عورتیں اس کی طرف مائل ہوں تو یہ عامہ مشائخ کے نزدیک مکروہ ہے کہ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اثر مروی ہے۔

(المحيط البرهاني، كتاب الاستحسان والكراهية،الفصل الحادي والعشرون في الزينة، واتخاذ الخادم للخدمة، جلد5،صفحہ377،دار الكتب العلمية، بيروت)

غمز عيون البصائر في شرح الأشباه والنظائر میں احمد بن محمد مکی الحموی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی1098ھ)فرماتے ہیں"وَقَالَ عَامَّةُ الْمَشَايِخِ: الْخِضَابُ

بِالسَّوَادِ مَكْرُوهٌ وَبَعْضُهُمْ جَوَّزَهُ وَهُوَ مَرْوِيٌّ عَنْ أَبِي يُوسُف "ترجمہ: عامہ مشائخ نے فرمایا کہ سیاہ خضاب مکروہ ہے اور بعض نے جائز کہا اور وہ حضرت ابو یوسف سے مروی ہے۔
(غمز عیون البصائر في شرح الأشباه والنظائر، أَحْكَامُ الْأُنْثَى، جلد3، صفحہ388، دار الكتب العلمية، بیروت)

الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار میں محمد بن علی بن محمد الحِصْنی علاء الدین الحصکفی الحنفی رحمة الله علیه (المتوفی1088ھ) فرماتے ہیں "یستحب للرجل خضاب شعره ولحیته ولو فی غیر حرب فی الاصح، والاصح أنه علیه الصلاة والسلام لم یفعله، ویکره بالسواد، وقیل لا "ترجمہ: مرد کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنی داڑھی اور سر کے بالوں کو رنگے اگرچہ بغیر جہاد کے یہ عمل کرے، زیادہ صحیح قول کے مطابق۔ زیادہ صحیح یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے خضاب نہیں لگایا۔ سیاہ خضاب کا استعمال مکروہ ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ مکروہ نہیں ہے۔
(الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار، باب الاستبراء وغیره، صفحہ668، دار الكتب العلمية، بیروت)

رد المحتار علی الدر المختار میں ابن عابدین محمد امین بن عمر بن عبد العزیز الدمشقی الحنفی رحمة الله علیه (المتوفی1252ھ) فرماتے ہیں "الخضاب بالسواد قال عامة المشایخ: إنه مکروه "ترجمہ: عامہ مشائخ نے سیاہ خضاب کے متعلق فرمایا کہ وہ مکروہ ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، مسائل شتی، جلد6، صفحہ756، دار الفکر، بیروت)

جب اکثر مشائخ کا یہی مؤقف ہے کہ سیاہ خضاب مکروہ ہے تو اسی پر عمل کیا جائے گا۔**رد المحتار** میں ہے"أن القاعدة العمل بما عليه الأكثر"ترجمہ: قاعدہ یہ ہے کہ اکثر کے قول پر عمل کیا جائے گا۔

(ردالمحتار، صلاۃ المریض، جلد2، صفحہ100، دار الفکر، بیروت)

ان تینوں عبارتوں کا یہی حاصل کہ عامہ مشائخ کرام وجمہور ائمہ اعلام کے نزدیک سیاہ خضاب منع ہے، علماء جب کراہت بولتے ہیں اس سے کراہت تحریم مراد لیتے ہیں جس کا مرتکب گناہگار و مستحق عذاب ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔**منحة الخالق** میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"مطلق الكراهة للتحريم"ترجمہ: مطلقاً لفظ کراہت تحریم کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(منحة الخالق حاشية على البحر الرائق،باب رجوع فی الھبۃ،جلد7، صفحہ490،دارالکتاب الاسلامی)

بريقة محمودية في شرح طريقة محمدية میں محمد بن محمد بن مصطفی بن عثمان ابو سعید الخادمی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی1156ھ) فرماتے ہیں"وَأَمَّا خِضَابُ اللِّحْيَةِ فَإِنْ بِالسَّوَادِ لَيْسَ بِجَائِزٍ لِوَعِيدٍ عَظِيمٍ"ترجمہ: داڑھی کو سیاہ خضاب لگانا جائز نہیں کہ اس پر بہت بڑی وعید موجود ہے۔

(بريقة محمودية في شرح طريقة محمدية،الباب الثاني في الأمور المهمة في الشريعة المحمدية،من آفات اليد إهلاک المال أو نقصه، جلد4، صفحه83، مطبعة الحلب)

قرہ عین الأخیار لتکملة رد المحتار میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "قَالَ الْحَمَوِيُّ: وَهَذَا فِي حَقِّ غَيْرِ الْغُزَاةِ، وَلَا يحرم فِي حقهم لِلْإِرْهَابِ، وَلَعَلَّهُ مَحْمَلُ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْ الصَّحَابَةِ "ترجمہ: امام حموی نے فرمایا یہ غیر غازی کے حق میں ہے غازیوں کے لئے سیاہ خضاب حرام نہیں۔شاید یہی محمل ہے ان صحابہ کا جنھوں نے سیاہ خضاب لگایا۔(یعنی وہ صحابہ مجاہد تھے اس لیے ان کو یہ لگانے کی اجازت تھی۔)

(قرہ عین الأخیار لتکملة رد المحتار، کتاب الخنثی، جلد7، صفحہ347، دار الفکر، بیروت)

اس جزئیہ کا مفہوم مخالف واضح ہے کہ غیر مجاہد کے لیے سیاہ خضاب حرام ہے۔**البحر الرائق شرح کنز الدقائق** میں زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم المصری رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی940ھ)فرماتے ہیں"أَنَّ مَفْهُومَ الْمُخَالَفَةِ مُعْتَبَرٌ عِنْدَنَا أَيْضًا فِي الرِّوَايَاتِ كَمَا صَرَّحُوا بِهِ "ترجمہ: فقہانے یہ تصریح کی ہے کہ ہمارے نزدیک روایات میں بھی مفہوم مخالف معتبر ہے۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الجنایات، باب مایوجب القصاص و ما لا یوجبه، جلد8، صفحہ340، دار الکتاب الإسلامي)

فقہ مالکی

المعونة علی مذهب عالم المدينة میں ابو محمد عبد الوھاب بن علی البغدادی المالکی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی422ھ)فرماتے ہیں"الخضاب جائز وترکه واسع إلا بالسواد فإنه يكره۔۔۔قال مالك كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يخضب قال يدل على ذلك أن عائشة رضى الله عنها سئلت وقالت: كان أبو بكر يخضب فلو كان

رسول يخضب لذكرته لأنه لا يجوز أن يخفى ذلك عليها وإنما كره السواد لأن ذلك تدليسا على النساء وإيهاما أنه خلقة وأنه باق على الشباب فتدخل المرآة على ذلك ولو عرفت أنه خضاب لم تدخل عليه "ترجمہ: خضاب لگانا جائز ہے اور اس کو چھوڑنے کی بھی گنجائش ہے، لیکن سیاہ خضاب مکروہ ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خضاب نہیں لگاتے تھے اور اس پر یہ دلیل ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خضاب لگاتے تھے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خضاب لگاتے ہوتے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ضرور اس کا بھی ذکر کرتیں، کیونکہ یہ جائز نہیں کہ اسے چھپایا جاتا۔ سیاہ خضاب مکروہ ہے کہ اس میں عورتوں کو دھوکہ ہے اور یہ شبہ ڈالنا ہے کہ وہ قدرتی طور پر سیاہ بالوں والا ہے اور اس کی جوانی باقی ہے اور عورتیں اس کی طرف راغب ہوں کیونکہ اگر عورتیں جان جائیں کہ یہ سیاہ کے علاوہ خضاب لگاتا ہے تو اس کی طرف رغبت نہ کریں گی۔

(المعونة على مذهب عالم المدينة، كتاب الجامع، فصل فى الخضاب، جلد1، صفحه1725، المكتبة التجارية، مكة المكرمة)

فقہ شافعی

الحاوي الكبير في فقه مذهب الإمام الشافعي میں ابو الحسن علی بن محمد بن محمد البصری البغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 450ھ) فرماتے ہیں "وَأَمَّا خِضَابُ الشَّعْرِ فَمُبَاحٌ

بِالْحِنَّاءِ، وَالْكَتَمِ ومحظور السواد إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي جِهَادِ الْعَدُوِّ؛ وَلِرِوَايَةِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ وَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مُبْغِضٌ لِلشَّيْخِ الْغِرْبِيبِ أَلَا لَا تُغَيِّرُوا هَذَا الشَّيْبَ، فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ، فَمَنْ كَانَ لا محالة فاعلاً فبالحناء والكتم ''ترجمہ: بالوں کو مہندی اور کتم سے رنگنا مباح ہے اور سیاہ منع ہے، مگر یہ کہ جہاد میں دشمنوں کے ساتھ لڑتے ہوئے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کہ سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع کیا ہے اور فرمایا: بے شک اللہ عزوجل بوڑھے کوّے کو مبغوض رکھتا ہے۔ آگاہ رہو کہ اس سفید کو نہ بدلو کہ یہ مسلمان کا نور ہے اور اگر لامحالہ رنگنا ہو تو مہندی اور کتم سے رنگے۔

(الحاوي الكبير في فقه مذهب الإمام الشافعي وهو شرح مختصر المزني، باب الصلاة بالنجاسة ومواضع الصلاة من مسجد وغيره، جلد1، صفحہ257، دار الكتب العلمية، بيروت)

المجموع شرح المهذب میں ابو زکریا محي الدين يحيى بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی676ھ) فرماتے ہیں ''اتَّفَقُوا عَلَى ذَمِّ خِضَابِ الرَّأْسِ أَوْ اللِّحْيَةِ بِالسَّوَادِ، ثُمَّ قَالَ الْغَزَالِيُّ فِي الْإِحْيَاءِ وَالْبَغَوِيُّ فِي التَّهْذِيبِ وَآخَرُونَ مِنْ الْأَصْحَابِ هُوَ مَكْرُوهٌ: وَظَاهِرُ عِبَارَاتِهِمْ أَنَّهُ كَرَاهَةُ تَنْزِيهٍ: وَالصَّحِيحُ بَلْ الصَّوَابُ أَنَّهُ حَرَامٌ: وَمِمَّنْ صَرَّحَ بِتَحْرِيمِهِ صَاحِبُ الْحَاوِي فِي بَابِ الصَّلَاةِ بِالنَّجَاسَةِ: قَالَ إلَّا أَنْ يَكُونَ فِي الْجِهَادِ۔۔۔ وَلَا فَرْقَ فِي الْمَنْعِ مِنْ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ بَيْنَ الرجل والمرأة: هذا مذهبنا''ترجمہ: داڑھی اور سر کے بالوں کو سیاہ خضاب لگانے کے گناہ ہونے پر اتفاق

ہے۔ پھر امام غزالی احیاء العلوم میں اور امام بغوی نے تہذیب اور دیگر اصحابہ نے فرمایا کہ یہ مکروہ ہے اور ان کی عبارت کا ظاہر یہ ہے کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے۔ صحیح اور حق یہ ہے کہ حرام ہے۔ جنہوں نے حرام ہونے کی صراحت کی وہ صاحب حاوی ہیں جنہوں نے صلوٰۃ کے باب نجاست میں اس کا ذکر کیا ہے، کہا کہ جہاد میں اس کی رخصت ہے۔ سیاہ خضاب کے منع ہونے میں مرد اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں اور یہ ہمارا مذہب ہے۔

(المجموع شرح المهذب ((مع تكملة السبكي والمطيعي))، كتاب الطهارة، باب السواك، صفحه 294، دار الفكر، بيروت)

فتح الرحمن بشرح زبد ابن رسلان میں شہاب الدین ابو العباس احمد بن احمد بن حمزہ الرملی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 957ھ) فرماتے ہیں "أن الأئمة حرموا خضاب شعر أبيض من رأس رجل أو امرأة أو لحية رجل بالسواد" ترجمہ: بے شک ائمہ نے سفید بالوں کو سیاہ کرنے کو مرد و عورت دونوں ے لیے حرام کیا ہے۔ مرد کے لیے داڑھی کو کالا کرنا حرام ہے۔

(فتح الرحمن بشرح زبد ابن رسلان، كتاب الطهارة، حكم خضاب الشعر بالسواد، صفحه 160، دار المنهاج، بيروت)

فقہ حنبلی

الشرح الكبير على متن المقنع میں عبد الرحمن بن محمد المقدسی الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 682ھ) اور **المغني لابن قدامة** میں ابو محمد موفق الدین عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 620ھ) فرماتے ہیں "يُكْرَهُ الْخِضَابُ بِالسَّوَادِ. قِيلَ

لِأَبِي عَبْدِ اللهِ: تَكْرَهُ الْخِضَابَ بِالسَّوَادِ؟قَالَ: إِی وَاللهِ" ترجمہ: سیاہ خضاب مکروہ ہے۔ حضرت ابو عبد اللہ سے عرض کی گئی کہ کیا سیاہ خضاب مکروہ ہے ؟ تو آپ نے فرمایا: جی ہاں اللہ عزوجل کی قسم۔

(المغني لابن قدامة، كتاب الطهارة، فصل خضاب الشيب، جلد1، صفحه69، مكتبة القاهرة)

غذاء الألباب في شرح منظومة الآداب میں شمس الدین ابو العون محمد بن احمد بن سالم السفارینی الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی1188ھ) فرماتے ہیں "وَأَمَّا بِالسَّوَادِ فَمَكْرُوهٌ۔۔۔قَالَ فِي الْآدَابِ الْكُبْرَى: وَالْكَرَاهَةُ فِي كَلَامِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ لِلتَّحْرِيمِ أَوْ لِلتَّنْزِيهِ عَلَى وَجْهَيْنِ. وَقَالَ فِي الْفُرُوعِ: وَيُكْرَهُ بِالسَّوَادِ اتِّفَاقًا نَصَّ عَلَيْهِ وَفِي الْمُسْتَوْعِبِ وَالتَّلْخِيصِ وَالْغُنْيَةِ فِي غَيْرِ حَرْبٍ وَلَا يَحْرُمُ.وَظَاهِرُ كَلَامِ أَبِي الْمَعَالِي يَحْرُمُ وَهُوَ مُتَّجَهٌ" ترجمہ: سیاہ خضاب مکروہ ہے۔ آداب کبری میں فرمایا کہ امام احمد بن حنبل کے نزیک کراہت تحریمی یا تنزیہی دو صورتوں پر ہے۔ فروع میں فرمایا کہ سیاہ خضاب بالاتفاق مکروہ ہے اور مستوعب، تلخیص اور غنیہ میں نص فرمائی کہ بغیر جہاد کے مکروہ ہے اور جہاد میں مکروہ نہیں۔ ابو معالی کا ظاہر کلام یہ ہے کہ سیاہ خضاب حرام ہے اور یہ قابل توجہ ہے۔

(غذاء الألباب في شرح منظومة الآداب، مطلب: في الخضاب وفوائد الحناء، جلد1، صفحه418، مؤسسة قرطبة، مصر)

الموسوعۃ الفقہیہ

الموسوعة الفقهية الكويتيه میں ہے "ذَهَبَ الْحَنَفِيَّةُ وَالْمَالِكِيَّةُ وَالْحَنَابِلَةُ إِلَى أَنَّ خِضَابَ الرَّجُل بِالسَّوَادِ مَكْرُوهٌ فِي غَيْرِ الْجِهَادِ فِي الْجُمْلَةِ.وَلِلْحَنَفِيَّةِ

وَالْمَالِكِيَّةِ فِي ذَلِكَ تَفْصِيلٌ: قَالَ ابْنُ عَابِدِينَ: يُكْرَهُ الْخِضَابُ بِالسَّوَادِ أَيْ لِغَيْرِ الْحَرْبِ، قَالَ فِي الذَّخِيرَةِ: أَمَّا الْخِضَابُ بِالسَّوَادِ لِلْغَزْوِ لِيَكُونَ أَهْيَبَ فِي عَيْنِ الْعَدُوِّ فَهُوَ مَحْمُودٌ بِالاتِّفَاقِ. وَإِنْ كَانَ لِيُزَيِّنَ نَفْسَهُ لِلنِّسَاءِ فَمَكْرُوهٌ، وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْمَشَايِخِ. وَبَعْضُهُمْ جَوَّزَهُ بِلاَ كَرَاهَةٍ. رُوِيَ عَنْ أَبِي يُوسُفَ أَنَّهُ قَالَ: كَمَا يُعْجِبُنِي أَنْ تَتَزَيَّنَ لِي يُعْجِبُهَا أَنْ أَتَزَيَّنَ لَهَا.

وَقَالَ الْمَالِكِيَّةُ: الْخِضَابُ بِالسَّوَادِ إِذَا كَانَ لِلتَّغْرِيرِ فَهُوَ حَرَامٌ. كَمَنْ أَرَادَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ فَصَبَغَ شَعْرَ لِحْيَتِهِ الأَبْيَضَ، بِالسَّوَادِ. وَإِنْ كَانَ لِلْجِهَادِ حَتَّى يُوهِمَ الْعَدُوَّ الشَّبَابَ نُدِبَ. وَإِنْ كَانَ لِلتَّشَابِّ كُرِهَ. وَإِنْ كَانَ مُطْلَقًا فَقَوْلاَنِ: بِالْكَرَاهَةِ وَالْجَوَازِ.

وَقَالَ الشَّافِعِيَّةُ: إِنَّ الْخِضَابَ بِالسَّوَادِ حَرَامٌ فِي الْجُمْلَةِ، وَلَهُمْ فِي ذَلِكَ تَفْصِيلٌ وَخِلاَفٌ. قَالَ النَّوَوِيُّ فِي الْمَجْمُوعِ: اتَّفَقُوا عَلَى ذَمِّ خِضَابِ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ بِالسَّوَادِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ: الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ، وَالْبَغَوِيُّ فِي التَّهْذِيبِ، وَآخَرُونَ مِنَ الأَصْحَابِ: هُوَ مَكْرُوهٌ. وَظَاهِرُ عِبَارَتِهِمْ أَنَّهُ مَكْرُوهٌ كَرَاهَةَ تَنْزِيهٍ، وَالصَّحِيحُ بَلِ الصَّوَابُ أَنَّهُ حَرَامٌ. وَمِمَّنْ صَرَّحَ بِتَحْرِيمِهِ صَاحِبُ الْحَاوِي فِي بَابِ الصَّلاَةِ بِالنَّجَاسَةِ، قَالَ: إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي الْجِهَادِ۔۔۔وَلاَ فَرْقَ فِي الْمَنْعِ مِنَ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ. هَذَا مَذْهَبُنَا" ترجمہ: حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کا موقف ہے کہ غیر مجاہد کے لیے مطلقا سیاہ خضاب لگانا مکروہ ہے۔ حنفیہ اور مالکیہ کی اس مسئلہ میں کچھ تفصیل ہے: ابن عابدین نے فرمایا کہ سیاہ خضاب مجاہد کے لیے تاکہ دشمنوں پر رعب ہو تو یہ بالاتفاق محمود ہے۔ اگر عورتوں کے

لیے زینت کے طور پر لگائے تو مکروہ ہے اور اسی پر عامہ مشائخ ہیں اور بعض نے بلا کراہت جائز کہا ہے۔ امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس طرح مجھے پسند ہے کہ عورت میرے لیے زینت کرے اسی طرح اسے پسند ہے کہ میں اس کے لیے زینت کروں۔

مالکیہ نے کہا کہ سیاہ خضاب اگر دھوکے کے لیے ہو تو حرام ہے جیسے عورت سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہے اور اپنی سفید داڑھی کو سیاہ کرلے تو یہ حرام ہے۔ اگر جہاد کے لیے سیاہ خضاب لگائے تاکہ دشمنوں کو جوان ہونے کا وہم ہو تو یہ مستحب ہے۔ اگر جوان دکھنے کے لیے لگائے تو مکروہ ہے۔ اگر مطلقا لگائے تو اس بارے میں دو قول ہیں: ایک کراہت کا اور ایک جواز کا۔

شافعیہ نے کہا کہ سیاہ خضاب فی الجملہ حرام ہے۔ ان کے نزدیک اس میں کچھ تفصیل و خلاف ہے۔ امام نووی نے مجموع میں فرمایا: اس پر اتفاق ہے کہ داڑھی اور سر کے بالوں کو سیاہ کرنا گناہ ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ امام غزالی نے احیاء میں اور امام بغوی نے تہذیب میں فرمایا ہے۔ دوسرے گروہ نے اسے مکروہ کہا ہے اور ان کی عبارتوں کا ظاہر یہ ہے کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح و حق یہ ہے کہ یہ حرام ہے۔ جنہوں حرام ہونے کی صراحت کی ان میں سے صاحب حاوی ہیں جنہوں نے نماز کے باب نجاست میں ذکر کیا ہے کہ مجاہد کے علاوہ حرام ہے۔ سیاہ خضاب کے منع ہونے میں مرد و عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں (یعنی دونوں کے لیے منع ہے۔)

(الموسوعة الفقهية الكويتية، جلد 11، صفحہ 350، دار السلاسل، الكويت)

چاروں مذاہب کی فقہ

الفقه على المذاهب الأربعة میں عبد الرحمن بن محمد عوض الجزیری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1360ھ) فرماتے ہیں "المالكية: قالوا: يكره تنزيهاً للرجل صباغة شيبه بالسواد، ومحل الكراهة إذا لم يكن ذلك لغرض شرعي كإرهاب عدو فإنه لا حرج فيه، بل يثاب عليه، وأما إذا كان لغرض فاسد كأن يغش امرأة يريد زواجها فإنه يحرم۔

الحنفية: قالوا: يستحب للرجل أن يخضب لحيته ورأسه، ويكره له أن يخضب يديه ورجليه لما فيه من التشبه بالنساء، وكذا يكره له صباغة شعره بالسواد لغير غرض شرعي، فإن كان لغرض شرعي كأن يكون أهيب في نظر العدو فإنه محمود، فإن فعل للتزين للنساء فقيل: مكروه، وقيل: لا. وقال أبويوسف: كما يعجبها أن أتزين لها.

الحنابلة: قالوا: يسن الخضاب الحناء ونحوها كالزعفران، أما الصباغة بالسواد فإنه مكروه ما لم يكن لغرض شرعي فإنه لا يكره، أما إذا كان لغرض فاسد كالتدليس على امرأة يريد زواجها فإنه يحرم.

الشافعية: قالوا: يكره صباغة اللحية والشعر بالسواد، إلا الخضاب بالصفرة والحمرة فإنه جائز إذا كان لغرض شرعي كالظهور بمظهر الشجاع أمام الأعداء في الغزو ونحوه. فإذا كان لغرض فاسد كالتشبه بأهل الدين فهو مذموم، وكذلك يكره

صبغها بالبياض كى يظهر بمظهر الشيب ليتوصل بذلك إلى الأغراض المذمومة" ترجمہ: مالکیہ نے کہا کہ مرد کا سفید بالوں کو سیاہی میں بدلنا مکروہ تنزیہی ہے اور محل کراہت تب ہے جب کوئی غرض شرعی نہ ہو جیسے دشمنوں پر رعب ڈالنا کہ اس صورت میں حرج نہیں بلکہ ثواب ہے۔ اگر غرض بُری ہے جیسے عورتوں کو دھوکہ دینا تاکہ وہ اس سے نکاح کرلے تو یہ حرام ہے۔

حنفیہ نے کہا کہ مرد کے لیے داڑھی اور بالوں کو خضاب لگانا مستحب ہے اور مرد کے لے ہاتھوں اور پاؤں کو رنگنا مکروہ ہے کہ اس میں عورتوں سے مشابہت ہے یونہی سیاہ خضاب سے بالوں کو بغیر کسی شرعی غرض کے رنگنا مکروہ ہے۔ اگر صحیح غرض ہو جیسے دشمنوں پر رعب ڈالنا تو یہ محمود ہے۔ اگر عورتوں کے لیے زینت کرے تو مکروہ ہے اور کہا گیا کہ مکروہ نہیں۔ امام ابو یوسف نے فرمایا کہ یونہی وہ پسند کرتی ہے کہ میں اس کے لیے زینت کروں۔

حنابلہ نے کہا کہ مہندی، زعفران وغیرہ کا خضاب لگانا سنت ہے۔ باقی سیاہ خضاب لگانا مکروہ ہے جبکہ غرض شرعی نہ ہو ورنہ مکروہ نہیں۔ اگر فاسد غرض ہے جیسے عوروں کو جوان ہونے کا دھوکہ دینے کے لیے لگانا تاکہ وہ شادی کرلے یہ حرام ہے۔

شافعیہ نے کہا کہ سر اور داڑھی کے بالوں کو سیاہ کرنا مکروہ ہے اور زرد اور سرخ خضاب جائز ہے۔ جب غرض شرعی ہو جیسے دشمنوں کے سامنے بہادری و شجاعت کو ظاہر کرنا جہاد وغیرہ میں۔ اگر غرض فاسد ہو جیسے اہل دین کی تشبہ تو یہ مذموم ہے۔ یونہی مکروہ

ہے کہ بالوں کو سفید خضاب لگایا جائے تاکہ بزرگی ظاہر اور مذموم مقاصد پورے کر سکے۔

(الفقه على المذاهب الأربعة، جلد2، صفحه45، دار الكتب العلمية، بيروت)

... فصل ششم ...

برصغیر پاک و ہند کے مفتیان کرام کے فتاویٰ

فتاویٰ رضویہ

فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1340ھ) فرماتے ہیں: "صحیح مذہب میں سیاہ خضاب حالتِ جہاد کے سوا مطلقاً حرام ہے جس کی حرمت پر احادیث صحیحہ و معتبرہ ناطق۔"

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ497، رضا فاونڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت

بہار شریعت میں صدرُ الشَّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1376ھ) فرماتے ہیں: "مرد کو داڑھی اور سر وغیرہ کے بالوں میں خضاب لگانا جائز بلکہ مستحب ہے مگر سیاہ خضاب لگانا منع ہے۔ ہاں مجاہد کو سیاہ خضاب بھی جائز ہے کہ دشمن کی نظر میں اس کی وجہ سے ہیبت بیٹھے گی۔" (بہار شریعت، حصہ16، صفحہ597، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی صاحب کا مؤقف

جہنم کے خطرات میں عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1410ھ) فرماتے ہیں: "بالوں میں کالا خضاب لگانا گناہ اور ناجائز ہے۔ اس بارے میں نیچے لکھی ہوئی چند حدیثیں شاہد عدل ہیں۔" (جہنم کے خطرات، صفحہ148، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وقار الفتاویٰ

وقار الفتاویٰ میں مفتی وقار الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی1993ھ)فرماتے ہیں:"حدیث اور فقہ کی روشنی میں سیاہ خضاب کی ممانعت ثابت ہے۔ یہی عامۃ المشائخ کا مذہب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ فقہاء جب مکروہ لفظ بلاقید بولتے ہیں تو مکروہ تحریمی مراد ہوتا ہے اور مکروہ تحریمی حکم میں حرام کی طرح ہے۔"

(وقارالفتاوی، جلد2، صفحہ174، بزم وقارالدین، کراچی)

فتاویٰ اجملیہ

فتاویٰ اجملیہ میں مفتی محمد اجمل سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی1383ھ)فرماتے ہیں:"سیاہ خضاب حرام ہے، اس کی ممانعت قولِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔"

(فتاوی اجملیہ، جلد4، صفحہ115، شبیر برادرز، لاہور)

فتاویٰ خلیلیہ

فتاویٰ خلیلیہ میں مفتی خلیل برکاتی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی1405ھ)فرماتے ہیں:"صحیح مذہب میں سیاہ خضاب، حالب جہاد کے سوا مطلقاً حرام ہے جس کی حرمت پر احادیث صحیحہ و معتبرہ گواہ ہیں۔"

(فتاوی خلیلیہ، باب الامامۃ، جلد1، صفحہ329، ضیاء القران پبلی کیشنز، لاہور)

فتاویٰ بحر العلوم

فتاوی بحر العلوم میں **مفتی عبد المنان اعظمی** رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی2012ء) فرماتے ہیں: "سیاہ رنگ کا خضاب منع ہے۔"

(فتاوی بحر العلوم، کتاب الصلوۃ، جلد1، صفحہ312، شبیر برادرز، لاہور)

فتاویٰ بریلی

فتاویٰ بریلی میں ہے: "سیاہ خضاب یا ایسی مہندی جس سے بال کالے ہو جائیں لگانا جائز نہیں ہے، سیاہ خضاب جہاد کے سوا مطلقاً حرام ہے جس کی حرمت پر احادیث صحیحہ معتبرہ ہیں۔" (فتاوی بریلی شریف، صفحہ68، شبیر برادرز، لاہور)

انوار الفتاویٰ

انوار الفتاوی میں مفتی اسماعیل نورانی صاحب فرماتے ہیں: "ان تمام احادیث سے واضح ہو گیا کہ کالا خضاب لگانا جائز نہیں ہے۔ باقی دیگر رنگوں کے خضاب لگانا جائز اور احادیث میں چونکہ مطلقاً کالے رنگ کے استعمال سے منع فرمایا ہے اس لیے وہ چیز جس کے لگانے سے سر یا داڑھی میں کالا رنگ آئے وہ ممنوع ہو گی، خواہ وہ سیاہ مہندی ہو کالا کولا ہو یا کچھ اور ہو۔" (انوار الفتاوی، جلد1، صفحہ499، فرید بک سٹال لاہور)

فتاویٰ یورپ

فتاوی یورپ میں **مفتی عبدالواجد قادری** رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی2018ء)فرماتے ہیں:"الاخضاب بالسواد جائز للمجاهدين فقط ولغيرهم حرام كما ثبت مع صحة الحديث بتحريمه لغير اهل الجهاد"ترجمہ:سیاہ خضاب فقط مجاہدین کے لیے جائز ہے ان کے علاوہ کے لیے حرام ہے جیسے کہ صحیح حدیث میں مجاہدین کے علاوہ کے لیے سیاہ خضاب کی حرمت ثابت ہے۔ (فتاوی یورپ، صفحہ255،شبیر برادرز، لاہور)

فتاویٰ نعیمیہ

العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ میں ہے:"قانون شریعت کے مطابق متفقہ طور پر تمام آئمہ اربعہ مجتہدین کے نزدیک مسلمانوں کو اپنے سر اور داڑھی شریف کے بالوں کو بالکل سیاہ خضاب لگانا قطعاً حرام ہے جو دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔"
(العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ، جلد4، صفحہ6،ضیاء القران پبلی کیشنز، لاہور)

اسی میں ہے:"مجاہدین کو بحالت جہاد کالے خضاب کی اجازت فقہائے کرام نے ایک حدیث سے استنباط کر کے دی ہے۔۔۔ جہاد سے واپس آ کر مجاہد کے لیے بھی کالا خضاب حرام ہے۔"
(العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ، جلد4، صفحہ18-19،ضیاء القران پبلی کیشنز، لاہور)

فتاویٰ فریدیہ

فتاوی فریدیہ میں ہے:" سیاہ رنگ کسی بھی چیز کا ہو اکثر اہل علم کی تحقیق کے مطابق حرام ہے لیکن مجاہدین کے لیے اس کا استعمال بھی جائز ہے۔"

(فتاوی فریدیہ، صفحہ 804، ضیاء القران پبلی کیشنز، لاہور)

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کا موقف

شرح صحیح مسلم میں علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 2016ء) فرماتے ہیں:" صحیح یہی ہے کہ غیر حالت جنگ میں سیاہ خضاب لگانا مکروہ تحریمی ہے۔"

(شرح صحیح مسلم، جلد 6، صفحہ 423، فرید بک سٹال، لاہور)

اس پورے باب کا خلاصہ یہ نکلا کہ سیاہ خضاب قرآن و حدیث کی روشنی میں اور اقوالِ صحابہ کرام و علمائے عظام کے تحت مجاہد کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔ اس کے ناجائز ہونے کی بڑی وجہ یہی ہے کہ اس میں لوگوں کو دھوکہ دینا پایا جاتا ہے کہ بوڑھا ہونے کے باوجود یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ میں جوان ہوں اور دھوکہ دہی اسلام میں سخت مذموم ہے۔

باب دوم: مجوزین کے دلائل کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

بعض علماء سیاہ خضاب کو جائز کہتے ہیں اور اس پر بعض صحابہ کرام و تابعین عظام کا عمل بطور دلیل پیش کرتے ہیں اور جو سیاہ خضاب کی حرمت پر دلائل ہیں اس پر بھی کلام کرتے ہیں۔

اس باب کی پہلی فصل میں مُجَوِّزِین (جائز کہنے والوں) کے دلائل کا جائزہ لیا گیا ہے اور دوسری فصل میں سیاہ خضاب کی حرمت پر جو احادیث و آثار ہیں ان کی صحت پر جو جرح کی جاتی ہے اس کا جواب دیا ہے تاکہ یہ کتاب مکمل طور پر سیاہ خضاب لگانے والوں اور اسے جائز کہنے والوں پر حجت ہو جائے۔

... فصل اول ...

سیاہ خضاب کے جواز پر دلائل

حدیث میں بہترین خضاب سیاہ قرار دیا گیا ہے

دلیل: سنن ابن ماجہ کی حدیث پاک ہے "حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الصَّيْرَفِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بْنِ زَكَرِيَّا الرَّاسِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَفَّاعُ بْنُ دَغْفَلٍ السَّدُوسِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبِ الْخَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا اخْتَضَبْتُمْ بِهِ لَهٰذَا السَّوَادُ، أَرْغَبُ لِنِسَائِكُمْ فِيكُمْ، وَأَهْيَبُ لَكُمْ فِي صُدُورِ عَدُوِّكُمْ»" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً تم جن چیزوں کے ساتھ خضاب لگاتے ہو، ان میں سے سب سے

بہترین یہ سیاہ رنگ ہے۔ یہ تمہاری بیویوں کو تم میں رغبت دلانے والا، اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھانے والا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، جلد2، صفحہ 1197، حدیث 3625، دار إحیاء الکتب العربیۃ، الحلبی)

جواب: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس حدیث کی سند میں موجود راوی ''دَفَّاعُ بْنُ دَغْفَلٍ السَّدُوسِيُّ'' کے متعلق **تهذيب الكمال في اسماء الرجال** میں یوسف بن عبد الرحمن بن یوسف الکلبی المزی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 742ھ) فرماتے ہیں ''قال أَبُو حاتم ضعيف الحديث'' ترجمہ: ابو حاتم نے فرمایا کہ یہ ضعیف الحدیث ہے۔

(تهذيب الكمال في أسماء الرجال، جلد8، صفحہ 491، مؤسسة الرسالة، بیروت)

مزید علماء نے اس حدیث میں موجود دیگر راویوں پر بھی کلام کیا ہے جیسے عبد الحمید بن صیفی کو ''لین الحدیث'' کہا، اس کے والد صیفی کی ابن حبان کے علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی۔ اس حدیث کا متن منکر ہے کہ دوسری صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیاہ خضاب کی ممانعت ثابت ہے۔

اس حدیث کی یہ تاویل بھی کی گئی ہے کہ اس میں حقیقی طور پر مجاہد کے لیے اجازت ہے ضمناً بیوی کے لیے اجازت ہے چنانچہ **غنية لطالبين** میں غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 561ھ) فرماتے ہیں ''وأما الاخبار التی رویت فی الرخصة فی الخضاب بالسواد من أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: «اختضبوا بالسواد فإنه آنس للزوجة ومكيدة للعدو» فمحمول لأجل الحرب، وذكر الزوجة فيه تبعًا

لا قصدًا‘‘ترجمہ: باقی وہ روایات جن میں سیاہ خضاب کی رخصت ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سیاہ خضاب لگاؤ کہ اس میں زوجہ کے لیے مانوسیت اور دشمن کے لیے چال ہے تو یہ جہاد پر محمول ہے اور زوجہ کا ذکر ضمناً ہے نہ کہ قصداً۔
(الغنية لطالبي طريق الحق عز وجل، كتاب الآداب،(فصل: ويكره الخضاب بالسواد)، جلد1، صفحہ48، دار الكتب العلمية، بيروت)

حضرت عمر فاروق سیاہ خضاب کا حکم دیتے تھے

دلیل: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیاہ خضاب کا حکم دیتے تھے۔ چنانچہ **عمدۃ القاری** میں ہے’’عَن عمر بن الْخطاب رَضِي الله عَنهُ، أَنه كَانَ يَأْمر بالخضاب بِالسَّوَادِ، وَيَقُول: هُوَ تسكين للزَّوْجَة وأهيب لِلْعَدو‘‘ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ سیاہ خضاب کا حکم دیتے تھے کہ یہ تمہاری بیویوں کے لیے تسکین اور تمہارے دشمنوں کے لیے رعب ہے۔
(عمدة القاري شرح صحيح البخاري، باب الخضاب، جلد22، صفحہ51، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

جواب: اس روایت میں اجازت اصل مجاہدین ہی کے لیے ضمناً ایک فائدہ زوجہ کے لیے تسکین کا فرمایا گیا ہے۔ اس روایت کو دلیل بنا کر سیاہ خضاب کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ دیگر روایات میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی ممانعت ثابت ہے۔ حضرت عمر بن خطاب کا اپنا موقف یہ تھا کہ کسی قسم کا بھی خضاب نہ لگایا جائے، یہی وجہ ہے کہ آپ خضاب نہیں لگاتے تھے۔ **معرفۃ الصحابۃ** میں ابو نعیم احمد بن عبد اللہ

الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 430ھ) روایت کرتے ہیں "حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ لَا يُغَيِّرُ شَيْبَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَقِيلَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَلَا تُغَيِّرُ، فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ شَيْبَتِي "ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفید بالوں کو رنگتے نہیں تھے۔ ان سے عرض کی گئی: اے امیر المؤمنین! آپ بالوں کو کیوں نہیں رنگتے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جسے اسلام میں بڑھاپا آیا تو یہ قیامت والے دن اس کے لیے نور ہو گا۔ میں اپنے سفید بالوں کو نہیں رنگوں گا۔

(معرفۃ الصحابۃ، ذکر من قال: لم یخضب، 1، صفحہ 47، حدیث 181، دار الوطن للنشر، الریاض)

معرفۃ الصحابۃ میں ابو نعیم احمد بن عبد اللہ مہران الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 430ھ) روایت کرتے ہیں" حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا ابْنُ مُصَفًّى، وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَا: بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ عَرَضَتْ عَلَيْهِ مَوْلَاةٌ لَهُ أَنْ يَصْبُغَ لِحْيَتَهُ، فَقَالَ: مَا أُرِيدُ تُطْفِئُ نُورِي كَمَا أَطْفَأَ فُلَانٌ نُورَهُ "ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی لونڈی نے

ان سے ان کی داڑھی پر خضاب لگانے کی اجازت چاہی تو فرمایا: میں نہیں چاہتا ہے کہ آپ میرا نور اس طرح بجھادیں جس طرح فلاں نے اپنا نور بجھالیا ہے۔

(معرفة الصحابة، ذکر من قال: لم یخضب، 1، صفحہ 47، حدیث 181، دار الوطن للنشر، الریاض)

دلائل الأثر علی تحریم التمثیل بالشعر میں ہے "روی عمر بن شبة فی ﴿أخبار المدینة﴾ عن عبد العزیز بن أبی رواد قال اختضب عمرو بن العاص بالسواد فجاء إلی عمر رضی الله عنه فسلم علیه فقال له من أنت قال عمرو بن العاص قال فرضیت بعد أن کان یقال لك کهل قریش أن یقال لك شاب من شباب قریش ثم قال خضاب الإیمان الصفرة وخضاب الإسلام الحمرة وخضاب الشیطان السواد"

ترجمہ: عمر بن شبہ نے اخبار مدینہ میں عبد العزیز بن ابی رواد سے روایت کیا کہ عمرو بن عاص نے سیاہ رنگ کا خضاب لگایا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان کو سلام کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا آپ کون ہیں؟ عمرو بن عاص نے اپنا بتایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اس پر تو راضی ہوں کہ تجھے قریش کا بوڑھا کہنے کی بجائے قریش کا جوان کہا جائے۔ پھر فرمایا: (لیکن) ایمان کا خضاب زرد ہے، اسلام کا سرخ اور شیطان کا خضاب سیاہ ہے۔

(دلائل الأثر علی تحریم التمثیل بالشعر، صفحہ 115، مطابع القصیم، الریاض)

یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جوان دکھنے کی ممانعت نہیں کی لیکن جوان بننے کے لیے سیاہ خضاب لگانے کی مذمت کی کہ یہ شیطان کا خضاب ہے۔

السنن الکبری میں احمد بن الحسین بن علی ابو بکر البیہقی رحمة الله عليه (التوفی458ھ) روایت کرتے ہیں"أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، نا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الْأَصَمُّ نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ الْمَعَافِرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ صَبَغَ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ بِالسَّوَادِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَهْدِي بِكَ شَيْخًا وَأَنْتَ الْيَوْمَ شَابٌّ عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا خَرَجْتَ فَغَسَلْتَ هَذَا السَّوَادَ"ترجمہ: ابو قبیل معافری سے سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ،سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے اپنے سر اور داڑھی کو سیاہ خضاب لگا رکھا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کون ہیں؟ عرض کیا: میں عمرو بن عاص ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نے تو آپ کو بڑھاپے میں دیکھا تھا، لیکن اب آپ جوان نظر آتے ہیں۔ میں آپ پر یہ لازم کرتا ہوں کہ یہاں سے جائیں اور اس رنگ کو دھو ڈالیں۔

(السنن الكبرى، كتاب القسم والنشوز، باب ما يصبغ به، جلد7، صفحه508، حديث14825، دار الكتب العلمية، بيروت)

امام حسین کے سر مبارک کو سیاہ خضاب لگا ہوا تھا

دلیل: صحیح البخاری میں ہے"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أُتِيَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ، وَقَالَ

فِي حُسْنِهِ شَيْئًا، فَقَالَ أَنَسٌ: «كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالوَسْمَةِ»"ترجمہ: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک طشتری میں لایا گیا۔عبید اللہ ٹھونکنے (یعنی ایک چھڑی جو اس کے ہاتھ میں تھی اس سے سر مبارک،دانت اور ناک شریف میں ٹھونکیں لگانے)لگااور اس نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے حسن کی تعریف کی۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے سر کو وسمہ لگا ہوا تھا۔

(صحيح البخاری، کتاب أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، جلد5، صفحه26، حديث3748، دار طوق النجاة، مصر)

جواب: اگر وسمہ سے بال سیاہ ہوتے ہیں تو دیکھنے والے کو یہ کیسے پتہ چل گیا کہ یہ اصلی سیاہ نہیں بلکہ وسمہ سے سیاہ ہوئے ہیں۔ظاہری بات ہے کہ وسمہ کا رنگ سیاہ کے علاوہ کچھ اپنا ہو گا جسے دیکھنے والا جان جاتا ہو گا کہ یہ اصلی سیاہ نہیں بلکہ وسمہ ہے۔

دراصل وسمہ اور سیاہ خضاب میں فرق ہے۔وسمہ لگانے سے خالص سیاہ رنگ نہیں آتا۔امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:" افسوس کہ ہمارے زمانہ کے بعض صاحبوں نے خضاب وسمہ وحنا کی روایات تو دیکھیں اور ان کا مطلب اصلاً نہ سمجھا اول تو وسمہ نیل ہی کو نہیں کہتے بلکہ ایک اور پتی ہے کہ حنا میں مل کر اس کی سرخی تیز کر دیتی ہے ورنہ خالص حنا کی سرخی گہری نہیں ہوتی۔

قاموس و تاج العروس میں ہے "الوسمة ورق النیل اونبات اخر یخضب بورقه" وسمہ گھاس نما پتوں والی نباتات ہے اس کے پتے خضاب کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔

مغرب میں اسی معنی پر جزم کیا اور وسمہ بمعنی نیل کو قول ضعیف کہا "حیث قال الوسمة شجرة ورقها خضاب وقیل یجفف ویطحن ثم یخلط بالحناء فیقنأ لونه والا کان اخضر" وسمہ کو نیل کہنا ضعیف قول ہے معتمد یہ ہے کہ عرب زبان میں وسمہ ایک درخت کا نام ہے جس کی پتی سکھا کر پیس کر مہندی میں ملاتے ہیں جس سے اس کی سرخی خوب شوخ ہو جاتی ہے ورنہ پھیکی زردی مائل ہوتی ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 23، صفحہ 505، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مِرأۃُ المَناجیح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1391ھ) اس حدیث پاک کی شرح میں ہے:" اس کی تحقیق ہم گزشتہ احادیث میں کر چکے ہیں کہ خالص وسمہ سبز رنگ دیتا ہے مگر مہندی سے ملکر تو پکا لال رنگ دیتا ہے اور اگر مہندی سے غالب ہو سیاہ رنگ دیتا ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ حضرت حسین نے خالص وسمہ لگایا ہوا تھا اور داڑھی شریف کا رنگ ہرا تھا اور اگر سیاہ رنگ ہو تب بھی آپ کو جائز تھا کہ آپ غازی تھے، غازی کو سیاہ خضاب جائز ہے بلا وجہ ممنوع ہے لہذا اس حدیث سے سیاہ خضاب کے جواز پر دلیل نہیں پکڑی جاسکتی۔"

(مراۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 488، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

کیا حضور علیہ السلام نے خضاب کا استعمال کیا؟

دلیل: جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد کی حدیث پاک ہے "عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ هَذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ، وَالْكَتَمُ» "ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک بہت ہی اچھا ہے جو تم مہندی اور وسمہ سے بالوں کی سفیدی کو بدلتے ہو۔

(سنن أبي داود، جلد4، كتاب الترجل، باب في الخضاب، صفحه 85، حديث 4205، المكتبة العصرية، بيروت)

اس حدیث میں مہندی اور وسمہ کے خضاب کو احسن و افضل فرمایا گیا ہے۔ مہندی اور وسمہ کے خضاب سے بھی بالوں پر سیاہی غالب ہوتی ہے۔ معمولی سی جھلک سرخی کی نظر آتی ہے کیونکہ وسمہ بالوں کو سیاہ کرتا ہے۔

مزید حضرت ابی رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یخضب بالحنا والکتم و ھذہ الروایۃ صریحۃ فی خضابہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم "ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خضاب کیا کرتے تھے مہندی اور وسمہ کا اور یہ آپ کے خضاب کرنے میں صریح روایت ہے۔ (جمع الوسائل، صفحہ 97)

مزید حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، حضرت جریر بن عبد اللہ کے دونوں فرزندوں ابراہیم وابان اور اپنے دادا سے مہندی اور وسمہ کا خضاب لگانا ثابت ہے۔

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے خود خضاب لگایا ہے یا نہیں، اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ تحقیق یہی ہے کہ آپ علیہ السلام نے کسی بھی رنگ کا خضاب نہیں لگایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر بال مبارک کالے تھے جس کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خضاب استعمال نہیں فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خضاب لگانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”«إِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا نَحْوَ سَبْعَةَ عَشَرَ، أَوْ عِشْرِينَ شَعَرَةً فِي مُقَدَّمِ لِحْيَتِهِ» “ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھی مبارک کے سامنے کی طرف سترہ یا بیس بال مبارک کے علاوہ سفید بال نہیں تھے۔

(سنن ابن ماجه، کتاب اللباس، باب من ترک الخضاب، جلد 2، صفحه 1198، حدیث 3629، دار إحياء الكتب العربية، الحلبي)

اسی طرح حضرت ابو درداء اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خضاب استعمال نہیں فرمایا۔

محدثین نے بھی ان روایات کی شرح میں یہی قول اختیار کیا ہے۔ **المنتقی شرح الموطا** میں ابو الولید الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 474ھ) فرماتے ہیں ”قال أحمد بن خالد ولا يثبت أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صبغ لحيته بصفرة ولا غيرها ولا

أدرك ذلك توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس فى لحيته و رأسه عشرون شعرة بيضاء“ترجمہ: احمد بن خالد فرماتے ہیں: یہ ثابت نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زرد یا کسی اور رنگ سے خضاب فرماتے تھے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک اس حد تک پہنچے تھے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب وصال ظاہری ہوا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اور داڑھی مبارک میں فقط بیس بال سفید تھے۔ (المنتقی شرح الموطإ، جلد2، صفحہ209، مطبعۃ السعادۃ، مصر)

نیز علما کا راجح قول بھی یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خضاب استعمال نہیں فرمایا۔**المبسوط للسرخسی** میں محمد بن احمد السرخسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 483ھ) فرماتے ہیں ” وَاخْتَلَفَتْ الرِّوَايَةُ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ فَعَلَ ذَلِكَ فِي عُمْرِهِ؟ وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ “ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں خضاب استعمال فرمایا یا نہیں؟ اس بارے میں مختلف روایات ہیں، زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ کبھی استعمال نہیں فرمایا۔

(مبسوط للسرخسی، کتاب التحری، جلد10، صفحہ199، دار المعرفۃ، بیروت)

ردالمحتار میں ابن عابدین، محمد امین بن عمر الدمشقی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1252ھ) فرماتے ” وَاخْتَلَفَتْ الرِّوَايَةُ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ فِي عُمْرِهِ وَالْأَصَحُّ لَا “ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں خضاب

استعمال فرمایا یا نہیں ؟ اس بارے میں مختلف روایات ہیں، اصح قول یہ ہے کہ کبھی استعمال نہیں فرمایا۔ (ردالمحتار، مسائل شتی، جلد6، صفحہ756، دارالفکر، بیروت)

اوپر مجوزین کی طرف سے جو حضور علیہ السلام کے خضاب لگانے پر دلیل پیش کی گئی ہے وہ "**جمع الوسائل**" کی ہے جبکہ **جمع الوسائل في شرح الشمائل** میں علی بن (سلطان) محمد الملا الہروی القاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی1014ھ) فرماتے "حَدِيثُ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَخْضِبْ أَصَحُّ" ترجمہ: حضرت انس کی حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خضاب نہیں لگاتے تھے یہ زیادہ صحیح ہے۔

(جمع الوسائل في شرح الشمائل، باب ماجاء فی خضاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد1، صفحہ101، المطبعۃ الشرفیۃ، مصر)

العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ میں ہے: "جن روایتوں میں یہ لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنا وکتم کا خضاب لگایا وہ غلط ہے اور ایسی سب روایتیں جھوٹی اور کذب بیانی ہیں، اس لیے کہ آقاء دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک سفید ہوئے ہی نہیں صرف چند بال مبارک سفید تھے باقی سب سیاہ ہی رہے اور سیاہ بالوں پر تو کبھی خضاب لگایا ہی نہیں جاتا۔"

(العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ، جلد4، صفحہ38، ضیاء القران پبلی کیشنز، لاہور)

جن روایتوں سے حضور علیہ السلام کا خضاب لگانا ثابت کیا جاتا ہے، علماء نے ان احادیث میں یہ تطبیق بیان فرمائی ہے کہ وہ رنگ اس خوشبو کا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استعمال فرماتے تھے۔ امام نووی قاضی عیاض رحمہ اللہ کے حوالے سے فرماتے ہیں

”اختلف العلماء هل خضب النبى صلى الله عليه وسلم أم لا فمنعه الأكثرون بحديث أنس وهو مذهب مالك وقال بعض المحدثين خضب لحديث أم سلمة هذا ولحديث بن عمر أنه رأى النبى صلى الله عليه وسلم يصبغ بالصفرة قال وجمع بعضهم بين الأحاديث۔۔ فقال ما أدرى فى هذا الذى يحدثون إلا أن يكون شىء من الطيب الذى كان يطيب به شعره لأنه صلى الله عليه وسلم كان يستعمل الطيب كثيرا وهويزيل سواد الشعر فأشار أنس إلى أن تغيير ذلك ليس بصبغ وإنما هو لضعف لون سواده بسبب الطيب قال ويحتمل أن تلك الشعرات تغيرت بعده لكثرة تطييب أم سلمة لها إكراما“ ترجمہ: علما کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خضاب استعمال فرمایا یا نہیں؟ اکثر علمانے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کی وجہ سے خضاب لگانے کا انکار کیا ہے اور یہی امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب ہے لیکن بعض محدثین نے یہ قول کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خضاب استعمال فرمایا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی وجہ سے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس حدیث کی وجہ سے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زرد خضاب لگا ہوا دیکھا ہے اور بعض نے ان احادیث کے درمیان یہ تطبیق بیان کرتے ہوئے فرمایا: مختلف اقوال سے جو میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالوں میں رنگ) اس خوشبو کا تھا جو آپ اپنی داڑھی مبارک میں لگاتے تھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے خوشبو استعمال فرمایا کرتے تھے اور وہ خوشبو بالوں کی سیاہی کو بدل دیتی تھی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ

یہ تبدیلی خضاب کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ خوشبو کی وجہ سے سیاہی میں کمی واقع ہو جاتی تھی اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان موئے مبارک کا رنگ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے احتراماً کثرت سے خوشبو لگانے کی وجہ سے تبدیل ہوا ہو۔

(المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، جلد 15، صفحه 95، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

دوسری بات یہ ہے کہ دلیل کے طور پر جو جامع ترمذی اور ابوداؤد کی حدیث میں اور جمع الوسائل کی روایت پیش کی گئی ہے اس میں "وسمہ" نہیں "کتم" کا لفظ ہے۔ مہندی اور کتم یا مہندی اور وسمہ مل کر سیاہ رنگ نہیں دیتے۔

جمع الوسائل في شرح الشمائل میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1014ھ) فرماتے "قَالَ شَارِحُو كَلَامِهِ: أَنَّ الْمُرَادَ بِالْوَاوِ التَّخْيِيرُ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: الْكَتَمُ الصِّرْفُ يُوجِبُ سَوَادًا مَائِلًا إِلَى الْحُمْرَةِ، وَالْحِنَّاءُ تُوجِبُ الْحُمْرَةَ فَاسْتِعْمَالُهُمَا يُوجِبُ مَا بَيْنَ السَّوَادِ وَالْحُمْرَةِ، انْتَهَى. فَالْوَاوُ عَلَى أَصْلِهِ لِمُطْلَقِ الْجَمْعِ، وَيُؤَيِّدُهُ مَا فِي الْمُغْرِبِ، وَعَنِ الْأَزْهَرِيِّ: أَنَّ الْكَتَمَ نَبْتٌ فِيهِ حُمْرَةٌ، وَمِنْهُ حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ «كَانَ يَخْضِبُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَلِحْيَتُهُ كَأَنَّهَا ضِرَامُ عَرْفَجٍ» ، انْتَهَى. وَالضِّرَامُ دِقَاقُ الْحَطَبِ الَّذِي يُسْرِعُ اشْتِعَالُ النَّارِ فِيهِ، وَالْعَرْفَجُ نَبْتٌ فِي السَّهْلِ، كَذَا فِي الصِّحَاحِ، وَقَالَ الْجَزَرِيُّ: وَقَدْ جُرِّبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ جَمِيعًا فَلَمْ يُسَوِّدْ بَلْ يُغَيِّرُ صُفْرَةَ الْحِنَّاءِ وَحُمْرَتِهِ إِلَى الْخُضْرَةِ وَنَحْوِهَا فَقَطْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَبْلُغَ السَّوَادَ، وَكَذَا رَأَيْنَاهُ وَشَاهَدْنَاهُ "ترجمہ: شارحین نے فرمایا کہ "واو" سے مراد (مہندی اور کتم کا جمع کرنا نہیں بلکہ) دونوں میں سے ایک کے

لگانے کا اختیار ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا"کتم" سے سیاہی سرخی مائل آتی ہے اور مہندی سے سرخی تو ان دونوں کے استعمال سے سیاہی اور سرخی کے درمیان والا رنگ آتا ہے۔ اور "واو" اپنی اصل میں مطلق جمع ہے اور اس کی تائید اس سے ہوتی ہے جو مغرب میں ہے۔ امام ازہری سے مروی ہے کہ کتم ایک گھاس سے جس میں سرخی ہوتی ہے اور اسی سے حدیث ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ وہ مہندی اور کتم کا خضاب لگاتے تھے اور ان کی داڑھی عرفج بوٹی کے دھکتے انگاروں کی طرح سرخ تھی۔ امام جزری نے فرمایا: حنا اور مہندی دونوں کو ملا کر خضاب لگانے کا تجربہ کیا گیا تو اس سے سیاہی نہیں آئی بلکہ مہندی کی زردی بدل گئی اور اس کی سرخی سبز وغیرہ کی طرف پھر گئی بغیر اس کے کہ یہ سیاہی تک پہنچے۔ یونہی ہم نے اس کا مشاہدہ بھی کیا ہے۔

(جمع الوسائل في شرح الشمائل، باب ماجاء فی شیب رسول اللہ ، جلد1، صفحہ90، المطبعة الشرفية، مصر)

فتح الباري شرح صحيح البخاري میں احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی رحمة الله عليه (التوفی852ھ) "کتم" کے بارے میں فرماتے ہیں" وَالْكَتَمُ نَبَاتٌ بِالْيَمَنِ يُخْرِجُ الصَّبْغَ أَسْوَدَ يَمِيلُ إِلَى الْحُمْرَةِ وَصِبْغُ الْحِنَّاءِ أَحْمَرُ فَالصَّبْغُ بِهِمَا مَعًا يَخْرُجُ بَيْنَ السَّوَادِ وَالْحُمْرَةِ" ترجمہ: کتم یمن کے علاقے کی ایک بوٹی ہے جو سرخی مائل سیاہ رنگ دیتی ہے۔ مہندی کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ یوں کتم اور مہندی مل کر سیاہی اور سرخی کا درمیانی رنگ دیتے ہیں۔

(فتح الباري شرح صحيح البخاري، قوله باب الخضاب، جلد10، صفحہ355، دار المعرفة، بيروت)

مہندی اور وسمہ سے بھی سیاہ رنگ نہیں آتا ہے۔ **مِرأۃُ الْمَناجیح** میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1391ھ) فرماتے ہیں: "اس حدیث کی بنا پر بعض حضرات نے سیاہ خضاب جائز کہا، وہ کہتے ہیں کہ مہندی اور وسمہ مل کر سیاہ رنگ دیتے ہیں اور ان کے ملا کر لگانے کی اجازت دی گئی ہے، مگر یہ دلیل بہت ہی ضعیف ہے۔ کیونکہ سیاہ خضاب کی صراحۃً ممانعت کی گئی جیسے کہ "**اتقوا السواد وغیرہ**" مگر سیاہ خضاب کی صراحۃً اجازت کہیں نہیں دی گئی ان جیسی احادیث سے سیاہ خضاب کی اجازت نہیں نکلتی اولًا تو یہاں مہندی وسمہ ملانے کی اجازت ہے ہی نہیں، حدیث کے معنی یہ ہیں کہ بہترین رنگ سفیدی بدلنے کے لیے مہندی اور وسمہ ہے کہ کبھی مہندی سے رنگ کرے کبھی وسمہ سے، مہندی کا رنگ سرخ ہوتا ہے وسمہ کا رنگ سبز جیسے کہا جاتا ہے کلمہ اسم ہے اور فعل ہے اور حرف ہے ایسے ہی یہ ہے اور اگر ملانا ہی مراد ہو تب بھی خیال رہے کہ اگر وسمہ مہندی کے ساتھ آدھوں آدھ یا زیادہ ملایا جاوے تب سیاہ رنگ دیتا ہے اور اگر کم ملایا جاوے تو پختہ سرخ کرتا ہے سیاہ نہیں کرتا سرخ مائل بہ سبزی رنگ ہو جاتا ہے وہ ہی یہاں مراد ہے، سیاہ خضاب کی سخت ممانعت احادیث میں وارد ہے، یہ حدیث ان احادیث سے متعارض نہیں اگر یہاں سیاہ رنگ مراد ہو تو احادیث میں تعارض ہو گا۔"

(مراۃ المناجیح، جلد6، صفحہ165، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1340ھ) فرماتے ہیں: "جو حدیث میں وارد کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حنا و کتم

سے خضاب فرماتے ہرگز مفید نہیں کہ بتصریح علماء وہ خضاب سیاہ رنگ نہ دیتا تھا بلکہ سرخی لاتا جس میں سیاہی کی جھلک ہوتی، سرخ رنگ کا قاعدہ ہے جب نہایت قوت کو پہنچتا ہے ایک شان سیاہی کی دیتا ہے ایسا خضاب بلاشبہ جائز بلکہ محمود جس کی تعریف صحیح حدیث میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول "رواہ احمد والاربعۃ وابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ"(امام احمد اور دیگر چار محدثین اور ابن حبان نے اس کو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔)

شیخ محقق نوراللہ مرقدہ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں"بصحت رسیدہ است کہ امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خضاب می کرد بحنا وکتم کہ نام گیا ہے ست لیکن رنگ آں سیاہ نیست بلکہ سُرخ مائل بسیاھی ست" صحیح طور پر یہ بات ہم تک پہنچی کہ امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مہندی اور کتم سے خضاب استعمال کیا، کتم ایک گھاس کا نام ہے جس کا رنگ سیاہ نہیں بلکہ سرخ مائل بسیاہی ہوتا ہے۔

اسی کے قریب علامہ قاری نے جمع الوسائل شرح شمائل شریف ترمذی اور امام احمد قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری شریف میں تصریح فرمائی اور قولِ راجح وتفسیرِ جمہور پر کتم نیل کا نام بھی نہیں بلکہ وہ ایک اور پتی ہے کہ رنگ میں سرخی رکھتی ہے شکل میں برگِ زیتون سے مشابہ ہوتی ہے جسے لوگ حنا یا نیل سے ملا کر خضاب بناتے

ہیں۔۔۔ اقول: بلکہ فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ خود حدیثوں سے ثابت کر سکتا ہے کہ حنا و کتم کے خضاب کا رنگ سُرخ ہوتا تھا۔

صحیح بخاری و مسند امام احمد و سنن ابن ماجہ میں عثمان بن عبداللہ بن موہب سے مروی "قال دخلت علی ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاخرجت شعرا من شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخضوبا ﴿زاد الاخیران﴾ بالحناء والکتم" یعنی میں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک (جو اُن کے پاس تبرکاتِ شریفہ میں رکھے تھے جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔

انہیں عثمان بن عبداللہ سے انہیں موئے اقدس کی نسبت صحیح بخاری شریف میں مروی " ان ام سلمة ارتہ شعرالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احمر" یعنی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک سرخ رنگ دکھائے۔

ثابت ہوا کہ حنا و کتم نے سرخ رنگ دیا بلکہ اسی حدیث میں امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی دوسری روایت یوں ہے " شعرا احمر مخضوبا بالحناء والکتم" یعنی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے موئے مبارک سرخ رنگ دکھائے جن پر حنا و کتم کا خضاب تھا۔

تو واضح ہوا کہ کَتم اگرچہ کسی شیئ کا نام ہو مگر روایت مذکورہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت سیاہ خضاب کا گمان کرنا یا اس شے پر نیل اور حنا ملے ہوئے کو مطلقاً جائز سمجھ لینا محض غلط ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد23، صفحہ503، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

ہمارے اس موقف کی تائید **المعجم الاوسط للطبرانی** کی اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے "عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «غَيِّرُوا الشَّيْبَ، وَلَا تُقَرِّبُوهُ السَّوَادَ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِأَعْدَائِكُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَخَيْرُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ، وَالْكَتَمُ»" ترجمہ: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفید بالوں کو رنگ دیں لیکن سیاہ رنگ کے قریب نہ جاؤ۔ اپنے مشرک دشمن کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ بالوں کی سفیدی بدلنے کے لیے سب سے بہتر رنگ جو تم لگاتے ہو وہ مہندی اور کتم ہے۔

(المعجم الأوسط للطبراني، من اسمه محمد، جلد5، صفحہ227، حدیث5160، دار الحرمين، القاهرة)

اس حدیث پاک میں واضح طور پر مہندی اور کتم کی اجازت دے کر سیاہ رنگ سے بچنے کا فرمایا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مہندی اور کتم والی احادیث سے سیاہ رنگ کا جواز ثابت کرنا غلط ہے۔

حسنین کریمین اور دیگر کئی صحابہ سیاہ خضاب لگاتے تھے

دلیل: حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دیگر کئی صحابہ و تابعین سیاہ خضاب لگاتے تھے۔**عمدة القاري شرح صحيح البخاري** میں ہے:

"ابن ابی عاصم نے سندوں کے ساتھ ذکر کیا کہ امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سیاہ خضاب لگاتے تھے۔یونہی ابن شہاب، شرحبیل بن سمط، اسماعیل بن ابی عبد اللہ، عثمان غنی، علی ابن عبد اللہ بن عباس، عروہ بن زبیر، ابن سیرین اور ابو بردہ سیاہ خضاب لگاتے تھے۔

(عمدة القاري شرح صحيح البخاري، باب الخضاب، جلد22، صفحه 51، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

مزید **طبقات ابن سعد**، جلد5، صفحہ 156 میں ہے کہ حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ سیاہ خضاب لگاتے تھے۔

طبقات ابن سعد، جلد5، صفحہ 163 میں ہے کہ حضرت سعید المقبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کے فرزندوں کو سیاہ خضاب کرتے دیکھا ہے۔ان میں سے ایک عمرو بن عثمان بن عفان ہیں۔

طبقات ابن سعد، جلد5، صفحہ 616 میں ہے کہ حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیاہ خضاب لگاتے تھے۔

مزید **طبقات ابن سعد** میں ہے کہ حضرت ابو قلابہ، حضرت بکر بن عبد اللہ، حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سیاہ خضاب لگاتے تھے۔

جواب: مذکورہ ہستیاں اور ان کے علاوہ سے جو سیاہ خضاب لگانا ثابت ہے، ان کو دلیل بنا کر سیاہ خضاب کو جائز کہنا کئی اعتبار سے درست نہیں۔

1۔ سیاہ خضاب مطلقاً جائز نہیں بلکہ مجاہدین کے لیے جائز ہے۔ جن ہستیوں سے یہ لگانا ثابت ہے ان کے بارے میں علماء نے یہی فرمایا ہے کہ وہ مجاہدین تھے۔ **ملفوظات اعلیٰ حضرت** میں ہے: "عرض: حضور ایک کتاب میں میں نے دیکھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت رِیش (یعنی داڑھی) مبارک میں خضاب تھا۔

ارشاد: خضاب سیاہ یا اس کی مثل حرام ہے۔۔۔ "اَوَّلُ مَنِ اخْتَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ" سب میں پہلے جس نے سیاہ خضاب کیا فرعون تھا۔

دیکھو فرعون کا ہے (یعنی کس) میں ڈوبا؟ نیل میں، یہ لوگ بھی نیل میں ڈوبتے ہیں۔ سیاہ خضاب صرف مجاہدین کو جائز ہے۔ جیسے جنگ میں رَجز (یعنی میدانِ جنگ میں پڑھے جانے والے وہ فخریہ اشعار جس میں سپاہی اپنی بہادری اور اپنے حسب نسب کی تعریف کرتا ہے) پڑھنا اور خود سِتائی (یعنی اپنی تعریف کرنا) ان کو جائز ہے، اکڑ کر چلنا ان کو جائز ہے۔ ریشمی بانے کا دَبِیز (یعنی موٹا) لباس ان کو پہننا جائز ہے۔ چالیس دن سے زیادہ لبیں اور چہرے کے بال اور ناخن بڑھانا ان کو جائز ہے۔ اوروں کو یہ سب باتیں حرام

ہیں۔ فوجی قانون عام قانون سے جدا ہوتا ہے، اس میں سیاہ خضاب داخل ہے۔ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجاہد تھے اُنہیں جائز تھا (لیکن) تم کو حرام ہے۔"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، صفحہ 296، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک اصولی بات ہے کہ جب دلیل میں احتمال ہو تو اس سے استدلال درست نہیں ہوتا۔ **حاشية الطحطاوي على الدر المختار** میں احمد بن محمد بن اسماعیل الطحطاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1231ھ) فرماتے ہیں "الدلیل اذا طرقه الاحتمال سقط به الاستدلال" ترجمہ: دلیل میں جب احتمال کا گزر ہو جائے تو اس سے استدلال ساقط ہو جاتا ہے۔

(حاشية الطحطاوی علی الدرالمختار، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 91، المکتبۃ العربیہ، کراچی)

2۔ بالفرض کوئی بزرگ اگر بغیر جہاد کیے بھی سیاہ خضاب لگاتا تھا تو ممکن ہے ان تک ممانعت کی حدیث نہ پہنچی ہو۔

3۔ ایک متفقہ اصول ہے کہ جس مسئلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول و عمل مبارک ثابت ہو اور کسی صحابی و تابعی سے اس کا برخلاف ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل کو ترجیح حاصل ہو گی۔ بلکہ اگر حضور علیہ السلام کے فعل و قول میں جب تعارض ہو قول واجب العمل ہے کہ فعل احتمال خصوص وغیرہ رکھتا ہے۔ خضاب والے مسئلہ میں جب واضح طور پر کئی احادیث سے حضور علیہ السلام سے قولی

طور پر ممانعت ثابت ہے تو اس کے برعکس کسی صحابی کے عمل کو دلیل نہیں بنایا جائے گا بلکہ صحابی کے عمل کی یہی تاویلات کی جائیں گی جو راقم نے بیان کی ہیں۔

سیاہ خضاب کو جائز کہنے والے سب سے زیادہ امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عمل کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں جبکہ امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح روایت کے مطابق سیاہ خضاب کے علاوہ مہندی و کتم لگانا ثابت ہے اور یہ گزر چکا کہ مہندی و کتم بالکل سیاہی نہیں لاتے۔**مجمع الزوائد** میں ہے" وعن العیزار بن حریث قال: رأیت الحسن والحسین یخضبان بالحناء والکتم .. رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح"ترجمہ: عیزار بن حریث فرماتے ہیں کہ میں نے امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حنا اور کتم کا خضاب کرتے دیکھا ہے۔اسے امام طبرانی نے روایت کیا اور اس کے تمام راوی صحیح ہیں۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،باب ما جاء في الشيب والخضاب،جلد5،صفحہ163، حدیث8813،مکتبة القدسي،القاهرة)

بلکہ ایک روایت میں تو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سفید بال ہونا بھی ثابت ہے چنانچہ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد** میں ابو الحسن نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی807ھ) نقل کرتے ہیں"وعن سفيان بن عيينة قال: سألت عبد الله بن أبي يزيد: رأيت الحسين بن علي؟قال: نعم رأيته جالسا في حوض زمزم قلت: هل رأيته صبغ؟قال: لا إلا أني رأيت رأسه ولحيته سوداء، إلا هذا الموضع

يعني عنفقته وأسفل من ذلك بياض ''ترجمہ: حضرت سفیان بن عیینہ سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی یزید سے پوچھا کیا آپ نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں: میں نے ان کو دیکھا ہے کہ وہ زمزم کنویں کے پاس بیٹھے تھے۔ حضرت سفیان بن عیینہ نے پوچھا: کیا آپ نے ان کا خضاب دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں سوائے یہ کہ میں نے ان کے سر اور داڑھی کو دیکھا کہ وہ سیاہ تھی سوائے بُچی کے بالوں کہ اور اس سے نیچے کے بال سفید تھے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، باب ما جاء في الشيب والخضاب ،جلد5،صفحه163، حديث8810،مكتبة القدسي، القاهرة)

... فصل دوم ...

حرمتِ سیاہ خضاب والی احادیث پر جرح

سیاہ خضاب سے بچنے کی ممانعت استحبابی ہے

دلیل: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ والے دن سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والدِ گرامی سیدنا ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت، میں لائے گئے۔ ان کے سر اور داڑھی کے بال بالکل سفید تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا"《غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ》"

ترجمہ: اس سفیدی کو کوئی بھی رنگ دے دو، البتہ سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔

(صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب في صبغ الشعر وتغيير الشيب جلد3، صفحه1663، حديث2102، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

اس حدیث میں دو باتوں کا حکم موجود ہے، ایک بالوں کو رنگنے کا اور دوسرے سیاہ خضاب سے بچنے کا۔ جس طرح بہت سے اسلاف بالوں کو نہیں رنگتے تھے اور ان کے فہم و عمل کی بنا پر بالوں کو رنگنا فرض نہیں، اسی طرح بہت سے اسلاف سیاہ خضاب لگاتے تھے اور اس کی اجازت بھی دیتے تھے، لہٰذا اسلف کے فہم و عمل کی بنا پر سیاہ خضاب بھی حرام نہیں۔ اس حدیثِ پاک میں موجود یہ دونوں حکم استحباب ہی پر محمول ہیں۔

جواب: دونوں احکام کو مستحب پر معمول کرنا درست نہیں کیونکہ دیگر احادیث میں سیاہ خضاب لگانے کی ممانعت ہے اور سیاہ کے علاوہ دیگر رنگ کے خضاب

لگانے کی ترغیب ہے۔ ان احادیث کو سامنے رکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ **مسلم شریف** کی حدیث میں مطلقاً خضاب لگانے کی ترغیب ہے اور سیاہ سے دور رہنے کا حکم ہے۔ **صحیح ابن حبان** میں محمد بن حبان بن احمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 354ھ) روایت کرتے ہیں "قَالَ أَبُوحَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: » قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «غَيِّرُوهُمَا» لَفْظَةُ أَمْرٍ بِشَيْءٍ، وَالْمَأْمُورُ فِي وَصْفِهِ مُخَيَّرٌ أَنْ يُغَيِّرَهُمَا بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَشْيَاءِ، ثُمَّ اسْتَثْنَى السَّوَادَ مِنْ بَيْنِهَا، فَنَهَى عَنْهُ، وَبَقِيَ سَائِرُ الْأَشْيَاءِ عَلَى حَالَتِهَا" ترجمہ: حضرت ابوحاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کہ سر اور داڑھی کے بالوں کی سفیدی کو بدل دو۔ یہ حکم ہے اور بندہ مختار ہے کہ جس شے سے چاہے اس سفیدی کو بدلے، پھر سیاہ خضاب کا استثناء کر دیا اور اس سے منع کر دیا، بقیہ رنگ اپنے حالت پر قائم رہے۔

(صحیح ابن حبان، کتاب الزینۃ والتطییب، ذکر الزجر عن اختضاب المرء السواد، جلد12، صفحہ285، حدیث5472، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین میں محمد علی بن محمد بن علان بن ابراہیم البکری الصدیقی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1057ھ) روایت کرتے ہیں "﴿عن خضاب شعرهما بسواد﴾ والنهی للتحریم، ولا یباح کما سبق إلا للجهاد وإرهاب العدو ﴿واجتنبوا السواد﴾ وجوباً ولا تخضبوا به" ترجمہ: سر اور داڑھی کے بالوں کو سیاہ خضاب سے رنگنے پر ممانعت حرام کی ہے اور یہ مباح نہیں جیسا کہ گزر چکا، سوائے جہاد کے اور

دشمنوں پر رعب کے لیے۔ "سیاہ خضاب سے بچو" یہ حکم وجوبی ہے اور اس سبب سیاہ خضاب کو نہیں لگایا جائے گا۔

(دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين، كتاب الأمور المنهي عنها، باب في نهي الرجل والمرأة عن خضاب شعرهما بسواد، جلد8، صفحه 475، دار المعرفة، بيروت)

سیاہ خضاب پر جنت کی خوشبو نہ ملنے والی حدیث کا مطلب کچھ اور ہے

دلیل: سیاہ خضاب کو حرام ثابت کرتے ہوئے جو یہ حدیث پیش کی جاتی ہے "«يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ، كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ، لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ» "آخری زمانے میں ایک قوم ایسی ہو گی جو کبوتر کے پوٹے کی طرح سیاہ خضاب لگائے گی۔ یہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔

(سنن أبي داود، كتاب الترجل، باب ما جاء في خضاب السواد، جلد4، صفحه 87، حديث 4212، المكتبة العصرية، بيروت)

بعض لوگ اس حدیث پاک سے سیاہ خضاب کی ممانعت و حرمت پر دلیل لیتے ہیں، لیکن ان کا یہ استدلال کمزور ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلاف امت اور محدثین کرام میں سے کوئی بھی سیاہ خضاب کی ممانعت و حرمت کا قائل نہیں۔ دوسری یہ کہ اہل علم نے اس حدیث کا یہ معنی و مفہوم بیان نہیں کیا، بلکہ بعض اہل علم نے اس سے سیاہ خضاب کی حرمت و کراہت کے استدلال کا رد کیا ہے۔ مشہور محدث، امام ابو بکر ابن ابو عاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "بِأَنَّهُ لَا دَلَالَةَ فِيهِ عَلَى كَرَاهَةِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ بَلْ فِيهِ الْإِخْبَارُ عَنْ قَوْمٍ هَذِهِ صِفَتُهُمْ "ترجمہ: اس حدیث میں سیاہ خضاب کی کراہت پر کوئی

دلیل نہیں۔ اس میں تو ایک قوم کے بارے میں خبر دی گئی ہے، جن کی نشانی یہ ہو گی۔(فتح الباري شرح صحيح البخاري، باب الخضاب، جلد10، صفحه354، دار المعرفة، بيروت)

جواب: یہ دلیل مضبوط نہیں۔ پچھلے باب میں قرآن و تفاسیر، احادیث و آثار اور محدثین و علمائے اسلاف سے سیاہ خضاب کی حرمت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ کہنا :" اسلاف امت اور محدثین کرام میں سے کوئی بھی سیاہ خضاب کی ممانعت و حرمت کا قائل نہیں۔" بالکل درست نہیں۔

مزید یہ کہنا :"یہ ایک قوم کی فقط نشانی ہو گی۔" یہ بات بھی درست نہیں۔ جو قوم جنت کی خوشبو نہ پائی گئی اور ان کی صفت سیاہ خضاب لگانا ہو گی تو وہ کیا عمل کرے گی کہ جنت میں نہ جائے گی؟ احادیث میں جب جنت میں نہ جانے کی وعید بیان کی جاتی ہے تو وہ عمل بھی بیان کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے جنت میں داخلہ نہیں ملے گا۔

اس وعید کو فقط نشانی کہنا حدیث کے سیاق کے خلاف ہے۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاری** میں احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 852ھ) فرماتے ہیں" أجاب عن حديث بن عباس رفعه يكون قوم يخضبون بالسواد لا يجدون ريح الجنة بأنه لا دلالة فيه على كراهة الخضاب بالسواد بل فيه الأخبار عن قوم هذه صفتهم ۔۔وما قاله خلاف ما يتبادر من سياق الحديث ملتقطا"ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مرفوع روایت ہے کہ ایک قوم سیاہ خضاب لگائے گی وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گی، اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ حدیث سیاہ خضاب کی کراہت پر

دلالت نہیں کرتی بلکہ یہ اس میں اس قوم کی صفت کی خبر ہے۔ لیکن یہ بات سیاق حدیث کے مفہوم کے خلاف ہے۔

(فتح الباري شرح صحيح البخاري، قوله باب الخضاب، جلد 10، صفحہ 354، دار المعرفة، بيروت)

نیز جمہور علماء نے سیاہ خضاب لگانے کو اس وعید کی علت ہی بنایا ہے۔ **شرح سنن النسائی** میں ہے " منها بيان شؤم هذا الذنب، وهو حرمان متعاطيه، عن الاستمتاع برائحة الجنة" ترجمہ: اس حدیث کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ اس حدیث میں سیاہ خضاب کی مذمت بیان کی جا رہی ہے کہ لگانے والا جنت کی خوشبو سے نفع اٹھانے سے محروم رہے گا۔

(ذخيرة العقبى في شرح المجتبى، جلد 38، صفحہ 66، دار آل بروم للنشر والتوزيع، بيروت)

پھر اس حدیث کے ذریعے بھی علما نے سیاہ خضاب کی حرمت پر استدلال کیا ہے جو کہ اس حدیث کے علت ہونے پر دال ہے۔ **عمدة القاري شرح صحيح البخاری** میں ابو محمد محمود بن احمد بدر الدین العینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 855ھ) فرماتے ہیں" فالجمهور على أن الخضاب بالحمرة والصفرة دون السواد، لما روى فيه من الأخبار المشتملة على الوعيد، فروى عبد الكريم عن ابن جبير عن ابن عبّاس، يرفعه يكون في آخر الزّمان قوم يخضبون بالسَّواد لا يجدون ريح الْجنّة" ترجمہ: جمہور کا موقف یہ ہے کہ خضاب سرخ و زرد رنگ کا جائز ہے سیاہ خضاب درست نہیں جس کی علت وہ روایات ہیں جو (سیاہ خضاب کی) وعیدات پر مشتمل ہیں۔ پس عبد الکریم نے ابن جبیر از

ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعا روایت کیا کہ آخری زمانے میں ایک قوم ہو گی جو سیاہ خضاب استعمال کرے گی وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گی۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، جلد22، صفحہ51، دار إحیاء التراث العربي، بیروت)

العطایه الاحمدیه فی فتاوی نعیمیه میں اسی حدیث کی شرح میں ہے: "اس حدیث پاک میں "بهذا السواد" کے سخت تاکیدی اشارے سے ثابت ہو رہا ہے کہ یہ جنت کی خوشبو نہ پانا اسی کالے خضاب کی وجہ سے ہے، خضاب لگانے کا ذکر اس قوم کی نشاندہی یا شناخت کے وجہ سے نہیں جیسا کہ بعض احمق لوگوں نے یہ مطلب نکالا ہے۔ اگر خضاب کا ذکر صرف شناخت کے لیے ہوتا تو جنت کی خوشبو نہ پانے کی وجہ ضرور بتائی جاتی، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنے بڑے وعیدی عذاب کا ذکر کر دیا جائے اور اس کی وجہ نہ بتائی جائے، ماننا پڑے گا کہ یہ وجہ یہی کالا خضاب ہے۔"

(العطایه الاحمدیه فی فتاوی نعیمیه، جلد4، صفحہ9، ضیاء القران پبلی کیشنز، لاہور)

مزید اس حدیث کی شرح صحابی رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاحظہ ہو کہ وہ سیاہ خضاب لگانے ہی پر یہ وعید بیان کر رہے ہیں چنانچہ **مصنف ابن ابی شیبۃ** میں ابو بکر بن ابی شیبہ عبد اللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 235ھ) روایت کرتے ہیں "حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ مُوسَى بْنِ نَجْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ: مَا تَرَى فِي الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ؟ فَقَالَ: «لَا يَجِدُ الْمُخْتَضِبُ بِهَا رِيحَ الْجَنَّةِ» "ترجمہ: حضرت جدہ زید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں

نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ آپ وسمہ خضاب کے متعلق کیا دیکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ لگانے والا جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب اللباس والزینۃ، من کرہ الخضاب بالسواد، جلد5، صفحہ184، حدیث25031، مکتبۃ الرشد، الریاض)

سیاہ خضاب سے چہرہ کالا ہونا عقلی طور پر درست نہیں

دلیل: وہ حدیث جو حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" «مَنْ خَضَّبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَ اللهُ وَجْهَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» "ترجمہ: جو سیاہ خضاب لگائے گا، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کرے گا۔

(ترتيب الأمالي الخميسية للشجري، في ذكر المشيب والعمر ولطف الله تعالى بالمعمر وما يتصل بذلک، جلد2، صفحہ346، حدیث2708، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں" سندہ لین "ترجمہ: اس کی سند نرم یعنی کمزور ہے۔

(فتح الباري شرح صحيح البخاري، باب الخضاب، جلد10، صفحہ355، دار المعرفۃ، بیروت)

خضاب بالوں کو لگایا جاتا ہے، چہرے کو نہیں۔ مہندی اور کتم ملا کر خضاب لگایا جائے تو زرد سا رنگ نکلتا ہے اور یہ سنت سے بھی ثابت ہے۔ کیا کہا جا سکتا ہے کہ بندے نے نورانی چہرے کو زرد کر لیا؟ جو صحابہ کرام سیاہ خضاب استعمال کرتے تھے، ان کے چہروں سے نور ختم نہیں ہوا تھا۔ لہٰذا یہ قول ناقابل التفات ہے۔

جواب: یہ حدیث قابلِ استدلال ہے اس کو نظر انداز کرنا مناسب نہیں۔

مجمع الزوائد میں ابوالحسن نور الدین علی بن ابی بکر الهیثمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی807ھ) اس حدیث کو نقل کرکے فرماتے ہیں" رواہ الطبرانی، وفیہ الوضین بن عطاء، وثقہ أحمد وابن معین وابن حبان، وضعفہ من ھو دونھم فی المنزلۃ، وبقیۃ رجالہ ثقات"

ترجمہ: اسے امام طبرانی نے روایت کیا اور اس میں وضین بن عطا راوی ہے جسے امام احمد بن حنبل، ابن معین اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے اور دیگر نے اسے ضعیف کہا ہے اور بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،باب ماجاء فی الشیب و الخضاب،جلد5،صفحہ163،مکتبۃ القدسي،القاھرۃ)

معلوم ہوا کہ اس حدیث کی سند میں فقط ایک راوی پر کلام ہے جسے جید محدثین نے ثقہ کہا ہے۔**میزان الاعتدال في نقد الرجال** میں شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی748ھ)لکھتے ہیں" وثقہ أحمد، وغیرہ.وقال أبو داود: قدری صالح الحدیث.وقال دحیم: ثقۃ. "ترجمہ: امام احمد اور ان کے علاوہ ائمہ نے اسے ثقہ کہا۔ ابوداود نے کہا کہ یہ قدری صالح حدیث ہے اور دحیم نے اسے ثقہ کہا ہے۔ (میزان الاعتدال في نقد الرجال،جلد4،صفحہ334،دار المعرفۃ،بیروت)

تھذیب الکمال في أسماء الرجال میں ہے"قَال أبو أحمد بْن عدی: ما أری بأحادیثہ بأسًا. وَقَال أبو زُرْعَۃ الدمشقی : قلت لیعد الرحمن بن إبراھیم: فما

تقول فِي أبي معيد حفص بن غيلان؟ قال: ثقة. قلت: فما تقول فِي الوضين بن عطاء؟ قال: ثقة. وذكره ابنُ حِبَّان في كتاب الثقات "ترجمہ: ابو احمد بن عدی نے فرمایا کہ اس کی احادیث میں حرج نہیں۔ ابو زرعہ دمشقی فرماتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن ابراہیم سے پوچھا کہ آپ ابو معید حفص بن غیلان کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا ثقہ ہیں۔ میں نے کہا وضین بن عطاء کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: ثقہ ہے۔ ابن حبان اپنی کتاب ثقات میں اس کا ذکر کیا ہے۔

(تهذيب الكمال في أسماء الرجال، جلد30، صفحه450، مؤسسة الرسالة، بيروت)

جنہوں نے الوضین بن عطا راوی پر جرح کی ہے وہ بھی اتنی مفسر نہیں ہے۔

مزید **مصنف ابن ابی شیبہ** کی روایت میں اس حدیث کی تائید ہوتی ہے کہ امام سعید بن جبیر تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے وسمہ کے بارے میں پوچھا: گیا تو انہوں نے اسے مکروہ جانا اور فرمایا "«يَكْسُو اللهُ الْعَبْدَ فِي وَجْهِهِ النُّورَ، ثُمَّ يُطْفِئُهُ بِالسَّوَادِ»" ترجمہ: اللہ تعالیٰ بندے کے چہرے کو منور کرتا ہے، پھر بندہ سیاہ خضاب کے ساتھ اس نور کو بجھا دیتا ہے۔

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار، من كره الخضاب بالسواد، جلد5، صفحه184، حديث25032، مكتبة الرشد، الرياض)

سیاہ خضاب جائز کہنے والوں کا یہ کہنا: "سیاہ خضاب بالوں کو لگایا جاتا ہے، چہرے کو نہیں۔ لہٰذا یہ قول نا قابل التفات ہے۔" یہ بات عجیب ہے کہ کئی اعمال ایسے ہوتے ہیں جن کا تعلق چہرے کے نور اور عدم نور کے ساتھ ہوتا ہے اور اس پر کئی احادیث موجود ہیں

جیسے زنا کی نحوست کے متعلق حدیث پاک میں ہے: ''زنا تنگدستی پیدا کرتا ہے اور چہرے کا نور ختم کر دیتا ہے۔''

(کنزالعمال، کتاب الحدود، الباب الثانی فی انواع الحدود، جلد5، صفحہ316، حدیث13007، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

سیاہ خضاب لگانے والے کئی افراد دیکھے گئے ہیں کہ سیاہ خضاب کی وجہ سے ان کا چہرہ بھی سیاہ نظر آتا ہے حالانکہ ان کا رنگ حقیقت میں اتنا سیاہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ حدیث عقلی طور پر بھی درست ہے۔

سیاہ خضاب لگانے والے پر نظر رحمت نہ کرنے والی حدیث ضعیف ہے

دلیل: سیاہ خضاب کی حرمت پر جو یہ حدیث ہے ''مَنْ صَبَغَ بِالسَّوَادِ، لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' ترجمہ: جو سیاہ خضاب لگائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

(مسند الشاميين للطبراني:306/2، حديث1393، تاريخ دمشق لابن عساكر:114/34)

تبصرہ: اس کی سند ضعیف ہے، کیونکہ اس کا راوی مثنّیٰ بن صباح جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''مختلط'' ہے۔ اس کے بارے میں حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''ضَعِيفٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ'' ترجمہ: یہ جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

(فيض القدير للمناوي:69/1)

علامہ ہیثمی نے اسے ''متروک'' قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے ''وَالْجُمْهُورُ عَلَى ضَعْفِهِ'' ترجمہ: جمہور محدثین اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔ (مجمع الزوائد:70/5)

جواب: یہ حدیث کئی اسناد سے مروی ہے۔ **المعجم الأوسط** میں سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 360ھ) روایت کرتے ہیں "حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ: نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَوِّدُونَ أَشْعَارَهُمْ، لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» "ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں لوگ اپنے بالوں کو سیاہ خضاب لگائیں گے، اللہ عزوجل ان کی طرف قیامت والے دن نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

(المعجم الأوسط، من اسمه علی، جلد4، صفحه136، حدیث3803، دار الحرمین، القاهرة)

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد میں اس حدیث کی صحت کے حوالے سے لکھا ہے "وإسناده جيد "ترجمہ: اس کی سند جید ہے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، باب ماجاء فی الشیب والخضاب، جلد5، صفحه161، حدیث8793، مكتبة القدسي، القاهرة)

ایک اور سند کے ساتھ **الفتن لنعیم** میں ابو عبد اللہ نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 228ھ) روایت کرتے ہیں "قَالَ حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: «إِذَا خُسِفَ بِأَرْضِ كَذَا وَكَذَا ظَهَرَ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ بِالسَّوَادِ، لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ» "ترجمہ: حضرت قبیصہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

جب زمین میں ایسے ایسے دھنسا دیا جائے تو ایک قوم ظاہر ہو گی جو سیاہ خضاب لگائے گی اللہ عزوجل ان کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

(الفتن لنعیم ، الخسف والزلازل والرجفة والمسخ ،جلد2،صفحہ615،حدیث1712،مکتبة التوحید،القاهرة)

ایک اور سند کے ساتھ **تاریخ دمشق** میں ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی 571ھ)روایت کرتے ہیں ”عن أبی سلمة سلیمان بن سلیم والمطعم بن المقدام عن المثنی بن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده عن النبی ﷺصلى الله علیه وسلم﴾ قال من صبغ بالسواد لم ینظر الله إلیه یوم القیامة ومن نتف شیبه قمعه الله بمقامیع من نار یوم القیامة“ترجمہ:ابو سلمہ سلیمان بن سلیم اور مطعم بن مقدام مثنی بن عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد اپنے جد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے سیاہ خضاب لگایا اللہ عزوجل قیامت والے دن اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا اور جو اپنا سفید بال اکھارے گا اللہ عزوجل قیامت والے دن اللہ عزوجل اس کو آگ کا گُرز مارے گا۔

(تاریخ دمشق، عبد الرب بن محمد بن عبد الله ابن أبي مسهر،جلد34،صفحہ114،دار الفکر،بیروت)

مزید **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء** میں ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی430ھ)روایت کرتے ہیں ”حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سَلْمٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَبَّارُ، ثنا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَقِيلِ

بْنِ مُدْرِكٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَامِرٍ الْيَزَنِيِّ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ: «لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ رِجَالٌ وَإِنَّهُمْ أَحْسَنُ أَصْوَاتًا مِنَ الْعَزَّافَاتِ وَحُدَاةِ الْإِبِلِ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيَصْبِغَنَّ أَقْوَامٌ بِالسَّوَادِ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ''ترجمہ: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے اور ان کی آوازِ تلاوت گانے بجانے والیوں اور اونٹوں کے لیے حدی خوانی کرنے والیوں سے زیادہ سُریلی ہوگی۔ اللہ عزوجل ان کی طرف قیامت والے دن نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ اور ضرور لوگ سیاہ خضاب لگائیں گے اور اللہ عزوجل ان کی طرف قیامت والے دن نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

(حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، كعب الاحبار، جلد5، صفحہ377، دار الكتاب العربي، بيروت)

ایک حدیث جو کئی اسناد سے مروی ہے، اس میں سے فقط ایک سند کے کمزور راوی پر کلام کر کے بقیہ اسناد کو نظر انداز کر دینا بالکل مناسب نہیں ہے۔

سیاہ رنگ سے بچنے والی حدیث بھی ضعیف ہے

دلیل: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ'' ترجمہ: سفیدی کو بدلو اور یہود کی مشابہت نہ کرو اور سیاہ رنگ سے بچو۔

(السنن الكبرى، باب ما يصبغ به، جلد7، صفحہ507، حديث14823، دار الكتب العلمية، بيروت)

تبصرہ: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ حسن بن ہارون نیشاپوری مجہول الحال ہیں، امام ابن حبان کے علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی۔

جواب: حسن بن ہارون کی جب امام ابن حبان سے توثیق ثابت ہے تو پھر بھی حدیث کو ضعیف قرار دینا درست نہیں۔ امام ابن حبان کی توثیق کے متعلق علمائے کرام نے کافی کلام کیا ہے، بعض ان کو توثیق میں متساہل جانتے ہیں اور بعض نے ان کی توثیق معتبر ہونے پر کتابیں لکھی ہیں۔ لہٰذا امام ابن حبان جس راوی کی توثیق کریں اور ان کے علاوہ کسی کی توثیق و جرح ثابت نہ ہو تو وہ راوی کم از کم حسن درجے کا ہے اور اس کی حدیث ضعیف نہ ہوگی۔

الموقظة في علم مصطلح الحديث میں شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 748ھ) راوی کی توثیق کے اصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "الثقة: مَن وثَّقَه كثيرٌ، ولم يُضعَّف. ودُونَه: مَن لم يُوَثَّق ولا ضُعِّف. فإن خُرِّج حديثُ هذا في الصحيحين، فهو مُوَثَّق بذلك. وإن صَحَّح له مثلُ الترمذيِّ وابنِ خزيمة، فجيِّدٌ أيضاً. وإن صَحَّحَ له كالدارقطنيِّ والحاكم، فأقلُّ أحوالِهِ: حُسْنُ حديثه"

ترجمہ: ثقہ: وہ ہوتا ہے جس کو (محدثین و ناقدین) ثقہ کہیں، اور اسکی تضعیف کی ہی نہ گئی ہو، اور اس سے کم درجے میں وہ راوی ہے جس کی نہ توثیق کی گئی ہو اور نہ تضعیف، تو پس ایسے شخص کی حدیث اگر صحیحین (بخاری و مسلم) میں ہو تو اس وجہ سے وہ اسکی توثیق ہوگی، اور اگر اسکی حدیث کی تصحیح امام ترمذی، اور امام ابن خذیمہ جیسے محدثین کر دیں تو وہ بھی

اسی ہی طرح جید ہو گی اور اگر امام دار قطنی، و حاکم جیسے اسکی حدیث کی تصحیح کر دیں تو کم از کم وہ حسن الحدیث درجے کا راوی ہو گا۔
(الموقظة في علم مصطلح الحديث، صفحه 78، مكتبة المطبوعات الإسلامية بحلب)

اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق ثابت ہے۔ **أنِيسُ السَّاري في تخريج وَتحقيق الأحاديث التي ذكرها الحَافظ ابن حَجر العسقلاني في فَتح البَاري** میں ابو حذیفہ نبیل بن منصور الکویتی لکھتے ہیں "يرويه عبد العزيز بن أبي روّاد عن محمد بن زياد عن أبي هريرة مرفوعا غيروا الشيب ولا تشبهوا باليهود، واجتنبوا السواد أخرجه ابن عدی (5/1929) عن أحمد بن محمد بن الحسن النيسابوری ابن الشرقی الحافظ ثنا الحسن بن هارون ثنا مكی بن إبراهيم ثنا ابن أبي رواد به. وأخرجه البيهقی (7/311) عن أبي الحسن محمد بن الحسين بن داود العلوی أنا ابن الشرقی به. والحسن بن هارون ذكره ابن حبان فی الثقات، ومكی بن إبراهيم وثقه أحمد وغيره، وابن أبي رواد واسمه عبد العزيز مختلف فيه والأكثر على توثيقه، ومحمد بن زياد هو القرشی وثقه أحمد وابن معين وغيرهما"
(أنِيسُ السَّاري في تخريج وَتحقيق الأحاديث التي ذكرها الحَافظ ابن حَجر العسقلاني في فَتح البَاري، حرف الغين، جلد 5، صفحه 3665، مؤسَّسَة الريَّان، بيروت)

سیاہی شیطان کا خضاب ہے والی حدیث پر کلام

دلیل: ضمرہ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں "سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي رَوَّادٍ يَذْكُرُ، قَالَ : الصُّفْرَةُ خِضَابُ الْإِيمَانِ، وَالْحُمْرَةُ خِضَابُ الْإِسْلَامِ، وَالسَّوَادُ خِضَابُ

الشَّيْطَانِ‘‘ترجمہ: میں نے عبد العزیز بن ابو رواد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ زردی ایمان کا، سرخی اسلام کا اور سیاہی شیطان کا خضاب ہے۔(تاریخ ابن أبي خيثمة: 383، وسنده، صحيحٌ)

تبصرہ: یہ شاذ قول ہے جس میں عبد العزیز بن ابو رواد کا کوئی سلف نہیں۔ جس کام کو صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے کیا ہو، اسے شیطانی عمل قرار دینا کیوں کر درست ہو گا۔

جواب: یہ عجیب بات ہے کہ جب ہم یہ مان رہے ہیں کہ جن صحابہ سے سیاہ خضاب لگانا ثابت ہے وہ مجاہدین تھے اور مجاہدین کے لیے اس کی رخصت ہے۔ اعتراض تو تب درست ہو جب صحابی مجاہد بھی نہ ہو اور اسے سیاہ خضاب کی ممانعت والی حدیث معلوم ہو، اس کے باوجود وہ سیاہ خضاب لگائے۔ جبکہ کسی ایک بھی صحابی سے ایسا ثابت نہیں کہ وہ سیاہ خضاب والی احادیث کو نظر انداز کر کے سیاہ خضاب کو استعمال کرے۔ صحابہ کرام سے ایسا متصور نہیں۔ یہ وہ ہستیاں ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر سنت کو ادا کرنے والے اور آپ علیہ السلام جس کام سے منع کر دیں اس سے بچنے والے تھے۔

بالوں کو رنگو اور سیاہی سے بچو والی حدیث پر جرح

دلیل: سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ’’كُنَّا يَوْمًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ الْيَهُودُ، فَرَآهُمْ بِيضَ اللِّحَى، فَقَالَ: «مَا لَكُمْ لَا تُغَيِّرُونَ؟» فَقِيلَ: إِنَّهُمْ يَكْرَهُونَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَكِنَّكُمْ غَيِّرُوا، وَإِيَّايَ وَالسَّوَادَ»‘‘ترجمہ: ہم ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے

کہ آپ کے پاس یہود حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی داڑھیاں سفید دیکھیں تو فرمایا: انھیں رنگتے نہیں؟ حضور علیہ السلام کو بتایا گیا کہ یہود بال رنگنے کو پسند نہیں کرتے۔ اس پر آپ نے فرمایا: آپ بالوں کو رنگیں اور سیاہ رنگ سے بچیں۔

(المعجم الأوسط، من اسمه احمد، جلد1، صفحہ51، حدیث142، دار الحرمین، القاهرة)

تبصرہ: اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں ابنِ لَہیعہ راوی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

جواب: ابن لہیعہ حسن درجے کے راوی ہیں۔ امام احمد بن حنبل سمیت کئی محدثین نے ان کی توثیق و تعدیل فرمائی ہے۔ ملاحظہ ہو **میزان الاعتدال في نقد الرجال** "وقال ابن وهب: حدثني الصادق البار والله عبد الله بن لهيعة.

وقال أحمد: من كان مثل ابن لهيعة بمصر في كثرة حديثه وضبطه وإتقانه! حدثني إسحاق بن عيسى أنه لقى ابن لهيعة سنة أربع وستين ومائة، وأن كتبه احترقت سنة تسع وستين.

وقال أحمد بن صالح: كان ابن لهيعة صحيح الكتاب طلابا للعلم.

وقال زيد ابن الحباب: سمعت سفيان يقول: كان عند ابن لهيعة الاصول وعندنا الفروع۔۔۔۔ وقال قتيبة: حضرت موت ابن لهيعة فسمعت الليث يقول: ما خلف مثله"

(میزان الاعتدال في نقد الرجال، جلد2، صفحہ477، دار المعرفة، بیروت)

مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر میں ہے" قال أبو أحمد بن عدی: ابن لهیعة حدیثه حُسّان"

(مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد13، صفحہ265، دار الفکر)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:" الاظهر عندی ان حدیث ابن لهیعة لاینزل عن الحسن وقد صرح المناوی فی التیسیر ان حدیثه حسن"میرے نزدیک زیادہ ظاہر یہ ہے کہ ابن لہیعہ کی روایت درجہ حسن سے کم نہیں چنانچہ علامہ مناوی نے"**التیسیر**"میں تصریح فرمائی کہ اس کی حدیث حسن ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد22، صفحہ335، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

ثابت ہوا کہ سیاہ خضاب کی ممانعت صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ مجوزین (جائز کہنے والے) کو ان کثیر احادیث پر جرح کر کے ان کو کمزور ثابت کرنا بے فائدہ ہے۔ جن دلائل کو پیش کرکے سیاہ خضاب لگانے کو درست کہتے ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی حدیث صحیح نہیں اور جن صحابہ وتابعین کے عمل کو دلیل بنایا جاتا ہے وہ مجاہدین تھے۔

...باب سوئم: سوال وجواب...

سیاہ خضاب کی ممانعت کیوں جب اس کے جواز پر حدیث ہے؟

سوال: سیاہ خضاب کے جواز پر حدیث پاک موجود ہے (یقیناً تم جن چیزوں کے ساتھ خضاب لگاتے ہو، ان میں سے سب سے بہترین یہ سیاہ رنگ ہے۔ یہ تمہاری بیویوں کو تم میں زیادہ رغبت دلانے والا، اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا زیادہ رعب بٹھانے والا ہے۔) اور بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بھی یہ لگانا ثابت ہے کیا ان دلائل کے باوجود سیاہ خضاب لگانا ناجائز و حرام ہے؟

جواب: سیاہ خضاب کے جواز پر کوئی ایک بھی صحیح حدیث موجود نہیں ہے۔ جس حدیث سے سیاہ خضاب کو جائز سمجھا جاتا ہے، ایک تو وہ ضعیف ہے دوسرا اس میں اصل اجازت مجاہد کو ہے۔ اس پر پچھلے باب میں تفصیلی کلام ہو چکا ہے۔

یہ ایک متفقہ اصول ہے کہ احادیث میں تضاد نہیں ہوتا اگر کسی جگہ بظاہر تضاد ہو تو اس میں تطبیق دینا لازم ہوتا ہے۔ اگر تطبیق ممکن نہ ہو تو پھر دیگر اصولوں کے تحت ترجیح دی جاتی ہے۔ سیاہ خضاب کی حرمت پر کثیر احادیث کو نظر انداز کر کے ایک محتمل حدیث کو دلیل بنا کر اسے جائز کہنا درست نہیں جبکہ اس میں تطبیق واضح ہے کہ مجاہد کے لیے اس کا جواز ہے۔ **موسوعہ فقہیہ کویتیہ** میں ہے "إِذَا اخْتَلَفَتِ الأَدِلَّةُ وَجَبَ الْجَمْعُ بَيْنَهَا إِنْ أَمْكَنَ وَإِلاَّ يُرَجَّحُ بَيْنَهَا، فَإِنْ لَمْ يُمْكِنِ التَّرْجِيحُ يُعْتَبَرُ الْمُتَأَخِّرُ مِنْهُمَا نَاسِخًا لِلْمُتَقَدِّمِ" ترجمہ: جب دلائل میں اختلاف ہو تو واجب ہے کہ اگر ممکن ہو تو دونوں

میں تطبیق دی جائے ورنہ ایک کو ترجیح دی جائے۔ اگر ترجیح دینا بھی ممکن نہ ہو تو بعد والی کا اعتبار کیا جائے گا اور اسے پہلی کا ناسخ مانا جائے گا۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، جلد2، صفحہ303، دار السلاسل، الكويت)

جن صحابہ و تابعین وغیرہم سے سیاہ خضاب لگانا ثابت ہے اس کی ایک توجیہ یہ ہے کہ وہ مجاہدین تھے اور دوسری یہ بھی ممکن ہے کہ ان تک ممانعت والی حدیث نہ پہنچی ہو۔ جب ایک طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی عمل میں ممانعت ثابت ہو اور وہی عمل کسی صحابی سے کرنا بھی ثابت ہو تو حضور علیہ السلام کو فرمان کو چھوڑ کر صحابی کی عمل کو دلیل نہیں بنایا جائے گا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو ترجیح دی جائے گی۔ **ذخيرة العقبى في شرح المجتبى** میں محمد بن علی بن آدم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 543ھ) فرماتے ہیں "وأما الخضاب بالسواد، فكرهه جماعة منْ أهل العلم، وهو الصواب بلا ريب؛ لما تقدّم، وقيل للإمام أحمد: تكره الخضاب بالسواد؟ قَالَ: إي والله. وهذه المسألة منْ المسائل التي حلف عليها۔۔۔

ورخّص فيه آخرون، منهم أصحاب أبي حنيفة، وروى ذلك عن الحسن، والحسين، وسعد بن أبي وقاص، وعبد الله بن جعفر، وعقبة بن عامر، وفي ثبوته عنهم نظر، ولو ثبت فلا قول لأحد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم،وسنّته أحقّ بالاتّباع" ترجمہ: سیاہ خضاب کو اہل علم کی ایک جماعت نے مکروہ قرار دیا ہے اور بلا شک یہی صحیح ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔ امام احمد بن حنبل سے عرض کیا گیا کہ سیاہ خضاب مکروہ

ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کی قسم ہاں۔ یہ ان مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے جس پر قسم کھائی ہے۔ بعد والوں نے اس میں رخصت دی ہے جن میں امام اعظم ابو حنیفہ کے اصحاب میں سے کچھ ہیں اور امام حسن و حسین، سعد بن ابی و قاص، عبد اللہ بن جعفر، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سیاہ خضاب لگانا مروی ہے اور ان سے جو ثابت ہے اس میں کلام ہے۔ اگر ان ہستیوں سے سیاہ خضاب لگانا ثابت ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی ایک قول اس کے جواز پر نہیں تو سنت کی اتباع زیادہ حق رکھتی ہے۔

(ذخيرة العقبى في شرح المجتبى، النهي عن الخضاب بالسواد، جلد38، صفحہ69، دار المعراج الدولية للنشر)

بعض حنفی علماء سے سیاہ خضاب کا جواز موجود ہے

سوال: فقہ حنفی کے بعض بزرگوں سے سیاہ خضاب کا جواز ثابت ہے یونہی بعض علماء موجودہ دور میں بھی سیاہ خضاب کو جائز کہتے ہیں۔

جواب: فقہ حنفی کا سیاہ خضاب کے متعلق صحیح مؤقف احادیث کی روشنی میں یہی ہے کہ یہ ناجائز ہے۔ **فتاوی رضویہ** میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمة الله عليه (المتوفی1340ھ) فرماتے ہیں: "صحیح مذہب میں سیاہ خضاب حالت جہاد کے سوا مطلقاً حرام ہے جس کی حرمت پر احادیث صحیحہ و معتبرہ ناطق۔"

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ497، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک مرجوح قول یہ تھا کہ زوجہ کے لیے جائز ہے لیکن اکثر مشائخ نے اس کو بھی مکروہ تحریمی ہی قرار دیا ہے۔ **المحيط البرهاني** میں ابو المعالی برہان الدین محمود بن

احمد البخاری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی616ھ) فرماتے ہیں ”من فعل ذلك ليزين نفسه للنساء، وليحبب نفسه إليهن فذلك مكروه عليه عامة المشايخ“ ترجمہ: جس نے سیاہ خضاب اس وجہ سے لگایا کہ اپنے آپ کو عورتوں کے لیے مزین کرے یہ مکروہ ہے اور یہی اکثر مشائخ کا موقف ہے۔

(المحيط البرهانى، الفصل الحادي والعشرون في الزينة جلد5، صفحه377، دار الكتب العلمية، بيروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے ”مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ لِيُزَيِّنَ نَفْسَهُ لِلنِّسَاءِ وَلِيُحَبِّبَ نَفْسَهُ إِلَيْهِنَّ فَذَلِكَ مَكْرُوهٌ وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْمَشَايِخِ“ ترجمہ: جس نے کالا خضاب اس لئے لگایا کہ اپنے آپ کو عورتوں کے لئے خوبصورت و پسندیدہ شخصیت بنائے تو یہ مکروہ ہے اور اسی پر عام مشائخ قائم ہیں۔

(فتاوٰی عالمگیری ، کتاب الکراہیۃ ،الباب العشرون فی الزینۃ ،جلد5،صفحہ359، دارالفکر، بیروت)

حنفیہ کے یہاں مطلق کراہت سے غالباً مراد کراہت تحریم ہوتی ہے جب تک اس کے خلاف پر دلیل قائم نہ ہو۔منحة الخالق لابن عابدين میں ابن عابدین محمد امین بن عمر بن عبد العزیز الدمشقی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی1252ھ) فرماتے ہیں ”مُطْلَقُ الْكَرَاهَةِ لِلتَّحْرِيمِ “ ترجمہ: مطلقاً لفظ کراہت تحریم کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق،باب الرجوع فى الهبة،جلد7،صفحه290،دار الكتاب الإسلامي)

اور جس مسئلہ میں اکثر مشائخ کا فتویٰ ہو وہ حجت ہوتا ہے۔ **رد المحتار** میں ہے"أَنَّ الْقَاعِدَةَ الْعَمَلُ بِمَا عَلَيْهِ الْأَكْثَرُ"ترجمہ: قاعدہ یہ ہے کہ اکثر کے قول پر عمل کیا جائے گا۔ (ردالمحتار، صلاۃ المریض، جلد2، صفحہ100، دارالفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" زوجہ جوان کی غرض سے ایک روایت مرجوحہ میں جواز آیا ہے اور مرجوح پر حکم فتوٰی جہل وخرق اجماع ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ493، رضافاونڈیشن، لاہور)

مزید فرماتے ہیں:" عورت زیادہ اس کی محتاج ہے کہ شوہر کی نگاہ میں آراستہ ہو جب اسے یہ امور تغیر خلق اللہ کے سبب حرام وموجب لعنت ہوئے تو مرد پر بدرجہ اولیٰ۔۔۔۔ ظاہر ہے کہ یہ خضاب اسی لئے ہوگا کہ عورت پر اظہار جوانی کرے۔ جوان ہے نہیں اور اس کی نگاہ میں جوان بنے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے وہ شخص سر سے پاؤں تک جھوٹ اور فریب کا جامہ پہنے ہے۔ اس سے بدتر اور کیا درکار ہے۔ ملتقطاً" (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ494، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وقار الفتاویٰ میں مفتی وقارالدین قادری رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی1993ھ) فرماتے ہیں:" حدیث اور فقہ کی روشنی میں سیاہ خضاب کی ممانعت ثابت ہے۔ یہی عامۃ المشائخ کا مذہب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ فقہاء جب مکروہ لفظ بلاقید بولتے ہیں تو مکروہ تحریمی مراد ہوتا ہے اور مکروہ تحریمی حکم میں حرام کی طرح ہے۔ لہذا کالا خضاب لگانے والا فاسق ہے۔" (وقارالفتاوی، جلد2، صفحہ174، بزم وقارالدین، کراچی)

حنفی مفتی اگر جواز کا فتویٰ دے تو کیا اس پر عمل درست ہو گا؟

سوال: اگر کوئی مفتی سیاہ خضاب کے جواز کا فتویٰ دے تو اس فتویٰ کی کیا شرعی حیثیت ہے اور اس پر عمل کرنا کیسا ہے؟

جواب: حنفی مفتی کے لیے سیاہ خضاب کے جواز کا فتویٰ دینا جائز نہیں اور نہ ہی اس پر عوام کا عمل کرنا جائز ہے۔ سیاہ خضاب کی حرمت اور اس کے مکروہ تحریمی ہونے پر واضح دلائل موجود ہیں۔

سیاہ خضاب کا جواز قیل کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے جو اس کی ضعف کی طرف اشارہ ہے۔ **ردالمحتار** میں ابن عابدین محمد امین بن عمر بن عبد العزیز الدمشقی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1252ھ) فرماتے ہیں "أَنَّ التَّعْبِيرَ بِقِيلِ يُفِيدُ الضَّعْفَ "ترجمہ: قیل کے ساتھ تعبیر ضعف کا فائدہ دیتی ہے۔

(ردالمحتار، کتاب القضاء، فصل فی الحبس، جلد 5، صفحہ 378، دار الفکر، بیروت)

مزید فرماتے ہیں" إِذَا كَانَ التَّصْحِيحُ بِصِيغَةٍ تَقْتَضِي قَصْرَ الصِّحَّةِ عَلَى تِلْكَ الرِّوَايَةِ فَقَطْ كَالصَّحِيحِ وَالْمَأْخُوذِ بِهِ وَنَحْوِهِمَا مِمَّا يُفِيدُ ضَعْفَ الرِّوَايَةِ الْمُخَالِفَةِ لَمْ يَجُزْ الْإِفْتَاءُ بِمُخَالِفِهَا، لِمَا سَيَأْتِي أَنَّ الْفُتْيَا بِالْمَرْجُوحِ جَهْلٌ" ترجمہ: بہرحال جب کسی قول کی تصحیح ایسے صیغے کے ساتھ ہو جو صرف اسی روایت پر صحت کے منحصر ہونے کا تقاضا کرتا ہو جیسے لفظ "صحیح" اور "ماخوذ بہ" اور ان جیسے دوسرے الفاظ جو کہ مخالف

روایت کے ضعیف ہونے کا افادہ کرتے ہوں تو اس روایت کے مخالف قول پر فتوی دینا جائز نہیں، اس وجہ سے جو عنقریب آئے گا کہ مرجوح پر فتوی دینا جہالت ہے۔
(ردالمحتارمع الدرالمختار، المقدمۃ، جلد01، صفحہ73، دارالفکر، بیروت)

قول مرجوح پر فتوی دینے کے حوالے سے **شرح عقود** میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "وقدقدمناعن الامام القرافی انہ لایحل الحکم والافتاء بغیر الراجح لمجتہداومقلد" ترجمہ: اور ہم امام قرافی کے حوالے سے پیچھے ذکر کرچکے کہ غیر راجح پر فتوی دینا مجتہد یا مقلد کے لیے حلال نہیں۔
(رسائل ابن عابدین، جلد01، صفحہ22، مکتبہ محمودیہ، کوئٹہ)

فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی1340ھ) کے ایک فتویٰ میں علمائے دہلی کی تصدیقات میں ہے "صورت مسئولہ میں طلاق بائن واقع ہونے کا فتوٰی باوجود انکار اور حلف فضل کریم کے بیشک غلط ہے، صحیح یہی ہے جو مجیب صاحب نے تحریر فرمائی، باقی رہی یہ بات کہ مفتی مخطی نے اگر عمداً یہ کارروائی کی والعیاذ باللہ، تو بلاریب مستحقِ عذاب الٰہی ہے اور اگر سہواً ان سے غلط سرزد ہوگیا ہے اور وہ صاحب عالم ہیں اہلِ افتاء ہیں تو اس صورت میں عفو کے مستحق ہیں۔"
(فتاویٰ رضویہ، جلد13، صفحہ128، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

کیا مالکی فقہ پر عمل کرتے ہوئے سیاہ خضاب لگاسکتے ہیں؟

سوال: کیا کوئی حنفی ہوتے ہوئے مالکیہ فقہ پر عمل کرتے ہوئے سیاہ خضاب لگاسکتا ہے کیونکہ فقہ مالکی میں سیاہ خضاب جائز ہے؟

جواب: بلاحاجت شرعیہ ایک حنفی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مسئلہ میں دوسری فقہ پر عمل کرے۔کیونکہ یوں مرضی کے قول پر عمل کرنا اتباع نفس ہے جو کہ حرام ہے۔**الملل و النحل** میں ابوالفتح محمد بن عبد الکریم بن ابی بکر احمد الشہرستانی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی548ھ) فرماتے ہیں"علماء الفریقین لم یجوزواان یأخذ العامی الحنفی الابمذھب ابی حنفیۃ والعامی الشافعی الابمذھب الشافعی"ترجمہ:دونوں فریق کے علما یہ جائز نہیں رکھتے کہ عامی حنفی مذہب ابوحنیفہ یاعامی شافعی مذہب شافعی کے سوا دوسرے مذہب پر عمل کرے۔

(الملل والنحل،حکم الاجتہاد والتقلید،جلد1،صفحہ205،مصطفی البابی،مصر)

عقدالجید میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی1762ء)لکھتے ہیں"المرجح عند الفقھاء ان العامی المنتسب الی مذھب لہ مذھب فلاتجوز لہ مخالفتہ" ترجمہ:فقہاء کے نزدیک ترجیح اسے ہے کہ عامی جو ایک مذہب کی طرف انتساب رکھتاہے وہ مذہب اس کاہوچکااسے اس کاخلاف جائز نہیں۔

(عقدالجید،باب پنجم،اقسام مقلد،صفحہ158،مطبوعہ قرآن محل مقابل مولوی مسافرخانہ، کراچی)

بہارشریعت میں صدرُ الشَّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی1376ھ) فرماتے ہیں:"بہت سے خواہش کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جس میں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں اُسے اختیار کرلیتے ہیں،یہ سمجھ کر نہیں کہ یہی حق ہے بلکہ یہ خیال کرکے کہ اس

میں اپنا مطلب حاصل ہوتا ہے، پھر جب کبھی دوسرے میں اپنا فائدہ دیکھا تو اُسے اختیار کر لیا اور یہ ناجائز ہے کہ اتباعِ شریعت نہیں بلکہ اتباعِ نفس ہے۔"

(بہارشریعت، حصہ2، صفحہ280، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

پھر مالکی فقہ میں بھی سیاہ خضاب مطلقا جائز نہیں بلکہ مالکی علماء نے اسے مکروہ کہا ہے۔ **المسالِک في شرح مُوَطَّأ مالک** میں القاضی محمد بن عبد اللہ الاشبیلی المالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی543ھ) فرماتے ہیں" فی خِضاب اللِّحیة بالسّواد کلھافھو علی الکراھیة عند الفقھاء أجمع، إلّا لأھل الحروب غلظةً علی العدوِّ وظھورًا" ترجمہ: داڑھی کو سیاہ خضاب لگانا فقہائے کرام کے نزدیک مکروہ ہے اور اس پر اجماع ہے، سوائے جہاد میں دشمنوں پر رعب ظاہر کرنے کے لیے۔

(المسالِک في شرح مُوَطَّأ مالک، باب ماجاء في صبغ الشعر، جلد7، صفحہ489، دَار الغَرب الإسلامي)

بیوی کی خواہش پر سیاہ خضاب کی رخصت نکل سکتی ہے؟

سوال: جس کی بیوی جوان ہو اور شوہر کو سفید بال آجائیں تو کیا بیوی کی خواہش پر سیاہ خضاب لگا سکتا ہے؟

جواب: علما نے جہاد کے علاوہ سیاہ خضاب لگانے کو مطلقاً حرام لکھا ہے اس میں بیوی کو خوبصورت لگنے کی غرض سے سیاہ خضاب لگانے کی اجازت نہیں فرمائی بلکہ واضح طور پر بیوی کو خوبصورت لگنے کے لیے بھی اس کے استعمال کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے "مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ لِيُزَيِّنَ نَفْسَهُ لِلنِّسَاءِ وَلِيُحَبِّبَ نَفْسَهُ

إِلَيْهِنَّ فَذَلِكَ مَكْرُوهٌ وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْمَشَايِخِ "ترجمہ: جس نے کالا خضاب اس لئے لگایا کہ اپنے آپ کو عورتوں کے لئے خوبصورت وپسندیدہ شخصیت بنائے تو یہ مکروہ ہے اور اسی پر عام مشائخ قائم ہیں۔

(فتاوی عالمگیری ، کتاب الکراہیة ،الباب العشرون فی الزینة ،جلد5،صفحہ359، دارالفکر، بیروت)

ملفوظات اعلیٰ حضرت میں امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا:" اگر جوان عورت سے مردِ ضَعِیف(یعنی بوڑھا شخص) نکاح کرنا چاہے تو خِضَاب سیاہ کر سکتا ہے یا نہیں؟

(آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا): بوڑھا بیل سینگ کاٹنے سے بچھڑا نہیں ہو سکتا۔ " (ملفوظات اعلیٰ حضرت، صفحہ347،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید فرماتے ہیں:" فقیر دعا کرتا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ آپ حضرات کو استقامت عطا فرمائے جو داڑھی منڈاتے یا کترواتے ہوں یا چڑھاتے یا سیاہ خضاب لگاتے ہوں وہ اور ایسے ہی جو عَلانیہ گناہ کرتے ہوں انہیں عَلانیہ توبہ کرنا چاہیے اور جو گناہ پوشیدہ طور پر کیے ان سے پوشیدہ کہ گناہ کا اعلان بھی گناہ ہے۔"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، صفحہ303،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کیا عورت کے لیے بھی ممانعت ہے؟

سوال: کیا عورت کے لیے بھی سیاہ خضاب کی ممانعت ہے؟

جواب: عورت کے لیے بھی اس کی اجازت نہیں کہ احادیث میں مجاہد کے علاوہ بقیہ سب کے لیے سیاہ خضاب کی ممانعت ہے۔ **مِراٰۃُ الْمَناجیح** میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1391ھ) فرماتے ہیں: "صحیح وہی ہے کہ سیاہ خضاب مطلقا مکروہ تحریمی ہے، مرد عورت، سر داڑھی سب اسی ممانعت میں داخل ہیں۔"

(مرأۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد 06، صفحہ 166، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

جس کے بال جوانی میں سفید ہو جائیں کیا اس کی لیے اجازت ہے؟

سوال: جس کو جوانی ہی میں سفید بال آجائیں کیا اس کی لیے بال کالے کرنے کی رخصت ہو سکتی ہے؟

جواب: احادیث اور فقہاء کے اقوال میں اس بارے میں کوئی رعایت ثابت نہیں۔ پھر اس میں یہ بھی مسئلہ ہو گا کہ جوانی کی عمر کیا ہو گی؟ ہمارے یہاں تو بعض بوڑھے بھی خود کو بوڑھا تسلیم نہیں کرتے اور وہ بھی یہی بہانا بنائیں گے کہ میرے بال عمر سے پہلے ہی سفید ہو گئے ہیں۔ شریعت نے اس لیے مجاہد کے علاوہ کسی کے لیے بھی اس کی اجازت نہیں دی تاکہ فتنوں کا دروازہ ہی بند ہو جائے۔

کیا مجاہد کے علاوہ کسی اور کے لیے رخصت ہے؟

سوال: کیا مجاہد کے علاوہ بھی کسی کے لیے خضاب کے جواز کی صورت ہو سکتی ہے؟

جواب: علما نے جہاد کے علاوہ سیاہ خضاب لگانے کو مطلقاً حرام لکھا ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1340ھ) فرماتے ہیں: ”صحیح مذہب میں سیاہ خضاب حالت جہاد کے سوا مطلقاً حرام ہے جس کی حرمت پر احادیث صحیحہ و معتبرہ ناطق۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 497، رضا فاونڈیشن، لاہور)

مِرأۃُ المَناجیح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1391ھ) فرماتے ہیں: ”بعض لوگ مطلقا سیاہ خضاب جائز کہتے ہیں، بعض لوگ عورتوں کیلئے جائز کہتے ہیں، بعض مردوں کے سر کیلئے جائز کہتے ہیں داڑھی کیلئے ممنوع مانتے ہیں، بعض لوگ اسے مکروہ تنزیہی کہتے ہیں یہ کل ضعیف ہیں، صحیح وہی ہے کہ سیاہ خضاب مطلقا مکروہ تحریمی ہے، مرد عورت، سر داڑھی سب اسی ممانعت میں داخل ہیں۔“

(مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد 06، صفحہ 166، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

سیاہ خضاب کے علاوہ ڈارک براؤن کلر لگانا کیسا ہے؟

سوال: سیاہ خضاب کے علاوہ ڈارک براؤن یا ایسا کلر لگانا جس میں داڑھی اور سر کے بال سیاہ ہو جائیں، کیسا ہے؟

جواب: سیاہ خضاب کے علاوہ ڈارک براؤن یا ایسا کلر یا کوئی بھی چیز لگانا جس میں داڑھی اور سر کے بال سیاہ ہو جائیں ناجائز ہے۔ **فتاویٰ رضویہ** میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1340ھ) فرماتے ہیں: ”سیاہ خضاب مطلقاً حرام ہے اور سیاہ

مقول بالتشکیک نیلا، اودا، کاسنی سب سیاہ ہے اور بفرض غلط سیاہ نہ ہو تو قریب سیاہ قطعاً ہے اور حدیث صحیح کا ارشاد ہے" لاتقربوا السواد"۔"

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ493، رضا فاونڈیشن، لاہور)

جو پیر سیاہ خضاب لگاتا ہو اس کی بیعت کرنا کیسا؟

سوال: جو پیر سیاہ خضاب لگاتا ہو اس کی بیعت کرنا کیسا ہے؟

جواب: جو پیر سیاہ خضاب لگاتا ہو اس کی بیعت جائز نہیں کہ یہ عمل اعلانیہ فسق ہے اور فاسق مُعلِن پیر بننے کے قابل نہیں۔ **فتاویٰ رضویہ** میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1340ھ) "**سبح سنابل**" کے حوالے سے لکھتے ہیں:" پیر کو عامل باعمل ہونا ضروری ہے۔ شریعت کی مقرر فرمودہ عبادات و احکام میں کوتاہی اور سستی کو دخل نہ دے۔ اب اگر کوئی شخص عبادات (و فرائض و واجبات، سنن و مستحبات، محرمات و مکروہات) سے واقف نہیں تو ظاہر ہے کہ وہ ان پر عمل نہ کر سکے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ حدِ شریعت سے گر جائے گا اور اب پیر بننے کا اہل نہ رہے گا۔ اس لئے جو شخص مقامِ حقیقت سے گرتا ہے شریعت پر ٹھہر جاتا ہے اور جو شخص شریعت سے گرتا ہے وہ گمراہی میں پڑ جاتا ہے اور گمراہ آدمی پیری کے قابل نہیں۔ پھر جو درویش مرجع خلائق ہو اس پر شریعت کے احکام کی احتیاط فرض و لازم ہو جاتی ہے لہٰذا اس پر فرض ہے کہ شریعت کے آداب و مستحبات میں سے بھی کسی ادب و مستحب سے غافل نہ رہے اور اسے فوت نہ ہونے دے کہ یہ چیز مریدوں کی گمراہی کی سند ہو جاتی ہے اور مریدین اسے حجت

بنا کر کہتے ہیں کہ ہمارے پیر صاحب نے تو یہ کیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گمراہ وگمراہ کن بن جاتے ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ567، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

بیعت کی شرائط بیان کرتے ہوئے امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "شیخ اتصال یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو جائے اس کے لئے چار شرطیں ہیں: (1) شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا ہو، بیچ میں منقطع نہ ہو کہ منقطع کے ذریعہ سے اتصال ناممکن۔۔۔۔ (2) شیخ سنی العقیدہ ہو بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک۔۔۔۔ (3) عالم ہو۔ علم فقہ اسی کی اپنی ضرورت کے قابل کافی اور لازم کہ عقائد اہلسنت سے پورا واقف کفر واسلام وضلالت وہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بدمذہب نہیں کل ہو جائے گا۔ (4) فاسق معلن نہ ہو، اقول اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد فسق باعث فسخ نہیں مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب ہے۔ دونوں کا اجتماع باطل۔" (فتاوی رضویہ ملخصاً، جلد21، صفحہ505-507، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مزید فرماتے ہیں: "پیر میں ان شرطوں میں سے ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو اس کی بیعت جائز نہیں بلکہ اگر دانستہ کرلی تو اس پر اس بیعت کا توڑنا واجب ہے۔"
(فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ568، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

سیاہ خضاب لگانے والے امام کے پیچھے نماز کا حکم

سوال: جو امام مسجد سیاہ خضاب لگاتا ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: سیاہ خضاب لگانے والے امام کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ **فتاویٰ رضویہ** میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1340ھ) ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "داڑھی کتروا کر ایک مشت سے کم رکھنا حرام ہے، سیاہ خضاب حرام ہے۔۔ ان افعال کا مرتکب ضرور فاسق معلن ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے کہ پڑھنا جائز نہیں اور پڑھی ہو تو پھیرنا واجب ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 98، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وقار الفتاویٰ میں مفتی وقارالدین قادری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1993ھ) فرماتے ہیں: "کالا خضاب لگانے والا فاسق ہے اور اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے اور اس کے پیچھے جو نماز پڑھی جائے گی اس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔"

(وقار الفتاوی، جلد 2، صفحہ 174، بزم وقار الدین، کراچی)

فتاویٰ امجدیہ میں صَدرُ الشَّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1376ھ) فرماتے ہیں: "سیاہ خضاب کی احادیث میں ممانعت آئی ہے۔ فرمایا "غیروا الشیب واجتنبوا السواد" اگر سیاہ خضاب کا عادی ہو تو اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔"

(فتاوی امجدیہ، باب الامامۃ، جلد 1، صفحہ 160، شبیر برادرز، لاہور)

فتاوی یورپ میں مفتی عبدالواجد قادری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 2018ء) فرماتے ہیں "وان ادیت صلوتا فی اقتدائہ فوجبت اعادتھا والتوبۃ علی من صلی خلفہ"

ترجمہ: اگر سیاہ خضاب لگانے والے کی اقتداء میں نماز پڑھی تو اس کا اعادہ اور پڑھنے والے پر اس کی توبہ کرنا واجب ہے۔ (فتاوی یورپ، صفحہ256، شبیر برادرز، لاہور)

فتاویٰ خلیلیہ میں **مفتی خلیل برکاتی** رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی1405ھ) فرماتے ہیں: ”جبکہ سیاہ خضاب کا لگانا فسق ہے تو اس کا مرتکب فاسق معلن اور فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ کہ اسے امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ اور پڑھ لی ہو تو پھیرنا واجب۔“

(فتاوی خلیلیہ، باب الامامۃ، جلد1، صفحہ356-357، ضیاء القران پبلی کیشنز، لاہور)

فتاوی بریلی میں ہے: ”جو امام کالا خضاب کرتا ہے وہ فاسق معلن ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب، نماز فرض ہو یا تراویح یا نفل سب کا ایک حکم ہے۔“ (فتاوی بریلی، صفحہ69، شبیر برادرز، لاہور)

حرمت سیاہ خضاب میں ہے: ”جن کے نزدیک یہ ثابت ہو گیا کہ کالا خضاب باستنباط احادیث و استدلال فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرام ہے تو ان کے نزدیک تو یقیناً منہ کالے امام کے پیچھے نماز جائز نہ ہو گی اور وہ اس مسئلے میں حق بجانب ہیں نماز کا مسئلہ نازک ہے۔۔ اگر کوئی امام اس خضاب کو جائز مانتا ہو تو کم از کم ان مقتدیوں کی نماز کا خیال رکھے جو اس کو حرام کہتے ہیں ان کی امامت کرانے والا امام۔۔۔ اگر نہیں چھوڑ سکتا تو پھر امامت چھوڑ دے اور شوق سے کالا خضاب لگاتا پھرے۔“

(حرمت سیاہ خضاب، صفحہ136، نعیمی کتب خانہ، لاہور)

جو انتظامیہ سیاہ خضاب لگانے والے امام کو امامت سے نہ ہٹائے

سوال: جو امام سیاہ خضاب لگاتا ہو اور مسجد انتظامیہ اس کے باوجود اسے امامت سے نہ ہٹائے تو اس انتظامیہ کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی انتظامیہ گناہ گار ہوگی اور لوگوں کی نمازیں خراب کروانے کا وبال امام کے ساتھ اس پر بھی ہوگا۔ شرعی طور پر جو شخص مسجد کے لیے جگہ وقف کرے وہ واقف کہلاتا ہے اور یہ مسجد کا مالک نہیں ہوتا یونہی متولی اور انتظامیہ کا صدر وغیرہ مسجد کے مالکان نہیں کہ حلال و حرام کی تمیز کیے بغیر اپنی جاگیر داری قائم کریں۔ بلکہ ان کا کام فقط یہ ہے کہ ایک وقفی جگہ کو احسن طریقے سے آباد کریں، ایسے امام کا انتظام کریں جس کے عقائد و قراءت ٹھیک ہو، ضروری مسائل کا علم رکھنے والا ہو، فاسق نہ ہو۔ کیونکہ احادیث میں بہتر شخص امام بنانے کا حکم ہے۔ **المعجم الکبیر للطبرانی ، سنن دار قطنی** اور **مستدرک** وغیرہ کی حدیث پاک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”«إِنَّ سَرَّكُمْ أَنْ تُقْبَلَ صَلَاتُكُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ»“ ترجمہ: اگر تمہیں پسند وہ کہ تمہاری نمازیں قبول کی جائیں تو چاہیئے کہ تمہارے بہتر (نیک لوگ) تمہارے امام ہوں۔

(المستدرک علی الصحیحین، ذکر مناقب ابومرثد الغنوی، جلد3، صفحہ 246، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سنن الدار قطنی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”«اِجْعَلُوا أَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ فَإِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ»“ترجمہ: اپنے نیکوں کو امام کرو کہ وہ تمہارے اور تمہارے رب عزّوجل کے درمیان تمہارے نمائندے ہیں۔

(سنن الدارقطنی، باب تخفیف القرأة الحاجة، جلد2، صفحہ463، حدیث1881، مؤسسة الرسالة، بیروت)

فاسق و فاجر شخص عالم دین بھی ہو تو اس کو امام بنانا ترک واجب مکروہ تحریمی چنانچہ **فتح القدیر** میں ہے ”لأن العالم الفاسق لیس من الخیار لأنه أشد عذابا من الجاهل الفاسق“ترجمہ: اس لیے کہ فاسق عالم اخیار میں سے نہیں ہے کیونکہ اس پر جاہل فاسق سے زیادہ عذاب ہے۔ (فتح القدیر، جلد1، صفحہ247، دار الفکر بیروت)

داڑھی منڈوانا یا ایک مٹھی سے کم کروانا، چاندی کی ساڑھے چار ماشے سے زائد ایک انگوٹھی یا مزید انگوٹھیاں پہننا، سیاہ خضاب لگانا وغیرہ یہ سب فسق ہے۔

فاسق امام کو امامت پر بحال رکھنے والی انتظامیہ یا علاقہ کے چوہدری وغیرہ کو اس حدیث سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ **شُعبُ الایمان للبَیہِقی** میں احمد بن الحسین بن علی بن موسی ابو بکر البیہقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 458ھ) روایت کرتے ہیں ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ أَسْوَأِ النَّاسِ مَنْزِلَةً، مَنْ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ“ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ شخص ہے جو غیر کی دنیا کے لئے اپنی آخرت خراب کرے۔
(شعب الایمان، باب فی اخلاص العمل اللہ وترک الرباء، جلد9، صفحہ207، حدیث6539، مکتبۃ الرشد، الریاض)

...خلاصۃ البحث...

خضاب کے مسئلہ کا خلاصہ یہ ہے کہ:

(1)سیاہ رنگ کے سوا دوسرے رنگوں کا خضاب علماء مجتہدین کے نزدیک ومستحب جائز ہے۔

(2)سرخ خضاب خالص مہندی کا، کچھ سیاہی مائل جس میں کتم شامل ہو یہ جائز ہے۔

(3)کسی کو دھوکہ دینے کیلئے سیاہ خضاب کریں، جیسے مرد عورت کو یا عورت مرد کو دھوکہ دینے اور اپنے آپ کو جوان ظاہر کرنے کیلئے سیاہ خضاب لگائے یا کوئی ملازم اپنے آقا کو دھوکہ دینے کیلئے اس طرح کرے، یہ بالاتفاق ناجائز ہے۔ فی زمانہ کئی ایسے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو جوان ظاہر کرنے کے لیے سیاہ خضاب لگاتے ہیں جو کہ دھوکہ ہے اور بالاتفاق حرام ہے۔

(4)زینت کے طور پر خضاب لگانا فقہ حنفی اور جمہور فقہائے کرام کے نزدیک ناجائز ہے۔

(5)صرف زینت کی غرض سے خالص سیاہ خضاب لگائے تاکہ اپنی بیوی کو خوش کرے، اس میں اختلاف ہے جمہور ائمہ ومشائخ اس کو مکروہ فرماتے ہیں، امام ابویوسف اور دیگر بعض مشائخ جائز قرار دیتے ہیں احادیث میں ممانعت اور سخت وعید کے پیش نظر فتویٰ اسی پر ہے کہ یہ صورت بھی مکروہ تحریمی ہے۔

الکوکب الوھاج شرح صحیح مسلم میں **محمد الامین بن عبد اللہ الاُرَمی العَلَوی الھَرَری الشافعی** رحمۃ اللہ علیہ (التوفی 1348ھ) فرماتے ہیں" وحاصل الکلام فی ذلك أن الخضاب بالسواد یختلف حکمه باختلاف الأغراض علی أقوال: الأول: أن یکون الخضاب بالسواد من الغزاۃ لیکون أھیب فی عین العدو وھذا جائز بالاتفاق. والثانی: أن یفعله الرجل للغش والخداع ولیری نفسه شابًّا ولیس بشاب فھذا ممنوع بالاتفاق، لاتفاق العلماء علی تحریم الغش والخداع. والثالث أن یفعله للزینة فھذا فیه اختلاف بین العلماء فأکثرھم علی کراھته تحریمًا وروی عن أبی یوسف أنه قال: کما یعجبنی أن تتزین لی یعجبھا أن أتزین لھا. وحدیث الباب حجة المانعین لأن الأمر بالاجتناب ھاھنا عام مطلق "ترجمہ: حاصل کلام یہ ہے کہ سیاہ خضاب کا حکم مختلف اغراض کے سبب مختلف ہے۔ اول: سیاہ خضاب کا استعمال جہاد میں ہو کہ دشمنوں کی نظر میں رعب ہو تو یہ بالاتفاق جائز ہے۔ ثانی: بندہ سیاہ خضاب کا استعمال دھوکہ دہی کے لیے کرے کہ لوگوں کو جوان نظر آئے جبکہ وہ جوان نہیں تو یہ بالاتفاق ممنوع ہے، اس لیے کہ علماء کا دھوکہ دینے کے حرام ہونے پر اتفاق ہے۔ ثالث: سیاہ خضاب کو زینت کے لیے لگایا جائے تو اس میں اختلاف ہے اکثر علماء کے نزدیک یہ مکروہ تحریمی ہے اور امام ابویوسف سے مروی ہے کہ جیسے مجھے پسند ہے کہ بیوی میرے لیے زینت کرے تو اسے بھی پسند ہے کہ مرد اس کے لیے زینت کرے۔ لیکن حدیث سیاہ خضاب کو منع کرنے والوں کے لیے دلیل ہے کہ حدیث میں ممانعت ہر کسی کے لیے ہے۔

(الکوکب الوهاج شرح صحیح مسلم، باب نهي الرجل عن التزعفر واستحباب خضاب الشيب بحمرة أو صفرة وتحريمه بسواد، جلد 21، صفحہ 429، دار طوق النجاة، مصر)

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم مسلمانوں کو قرآن و سنت کے مطابق چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر ایسے عمل سے بچائے جس کی ممانعت شرع میں موجود ہے۔ امید ہے کہ جو کوئی سیاہ خضاب کو جائز سمجھتا ہے وہ اس کتاب کو مکمل پڑھنے کے بعد اپنے مؤقف سے رجوع کر لے گا، ان شاء اللہ عزوجل۔

...ماخذ و مراجع...

مصنف کا نام **کتاب کا نام** **مکتبہ کا نام** **سن اشاعت**

الف

☆القرآن

☆ابو الحسن علی بن محمد البصری البغدادی، الحاوی الکبیر فی فقہ مذہب الإمام الشافعی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1419ھ

☆ابو الفتح محمد بن عبد الکریم بن ابی بکر احمد الشہرستانی، الملل والنحل، مؤسسۃ الحلبی

☆ابو القاسم علی بن الحسن المعروف بابن عساکر، تاریخ دمشق، دار الفکر، بیروت، 1415ھ

☆ابو المظفر منصور بن محمد المروزی السمعانی، تفسیر السمعانی، دار الوطن، الریاض، 1418ھ

☆ابن الملقن عمر بن علی الشافعی، التوضیح لشرح الجامع الصحیح، دار النوادر، دمشق، 1429ھ

☆ابو الولید سلیمان بن خلف الاندلسی، المنتقی شرح الموطإ، مطبعۃ السعادۃ، مصر، 1332ھ

☆ابو بکر بن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبۃ، مکتبۃ الرشد، الریاض، 1409ھ

☆ابو عبد اللہ الحاکم، المستدرک، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1411ھ

ابو عبد اللہ محمد بن سعد المعروف بابن سعد، الطبقات الکبری، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1410ھ

☆ابو عبد اللہ نعیم بن حماد المروزی، کتاب الفتن، مکتبۃ التوحید، القاہرۃ، 1412ھ

☆ابو حذیفہ نبیل بن منصور الکویتی، أنِیسُ السَّاری فی تخریج وَتحقیق الأحادیث التی ذکرها الحَافظ ابن حَجر العسقلانی فی فَتح البَاری، مؤسَّسَة السَّماحة، بیروت، 1426ھ

☆ابو حیان محمد بن یوسف اثیر الدین الاندلسی، البحر المحیط فی التفسیر، دار الفکر، بیروت، 1420ھ

☆ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی، سنن النسائی، مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، حلب، 1406ھ

☆ابو عمر یوسف بن عبد اللہ النمری القرطبی، الاستذکار، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1421ھ

☆ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق الإسفرائینی، مستخرج أبي عوانة، دار المعرفة، بیروت، 1419ھ

☆ابو محمد عبد الوهاب بن علی المالکی، المعونة علی مذهب عالم المدينة، المکتبۃ التجاریۃ، مکۃ المکرمہ

☆ابو محمد موفق الدین عبد اللہ بن احمد قدامہ الحنبلی، المغنی لابن قدامة، مکتبۃ القاھرۃ، 1388ھ

☆احمد بن الحسین البیہقی، السنن البیهقی الکبری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1424ھ

☆احمد بن الحسین البیہقی، شعب الإيمان، مکتبۃ الرشد، ریاض، 1423ھ

☆احمد بن عبد اللہ بن احمد ابو نعیم الاصبہانی، حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، السعادة بجوار محافظۃ مصر، 1394ھ

☆احمد بن عبد اللہ بن احمد ابو نعیم الاصبہانی، معرفة الصحابة، دار الوطن للنشر، الریاض، 1419ھ

☆احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی، فتح الباری، دار المعرفۃ، بیروت، 1379ھ

☆احمد بن محمد بن اسماعیل الطحاوی الحنفی، حاشية الطحطاوی علی الدر المختار، المکتبۃ العربیہ، کراچی

☆احمد بن محمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1421ھ

☆احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی، شرح مشکل الآثار، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1415ھ

☆احمد بن محمد مکی الحموی الحنفی، غمز عیون البصائر فی شرح الأشباه والنظائر، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1405ھ

☆احمد رضا خان، فتاوی رضویہ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، 1423ھ

☆احمد رضا خان، کنز الایمان، مکتبۃ المدینہ، کراچی

☆احمد یار خان نعیمی، مرأة المناجيح، نعیمی کتب خانہ، گجرات

☆اسماعیل حقی بن مصطفی الحنفی الخلوتی، روح البیان، دار الفکر، بیروت

☆اسماعیل نورانی، انوار الفتاوی، فرید بک اسٹال، لاہور، 1428ھ

☆اقتدار نعیمی، العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

☆الحسین بن محمود بن الحسن الحنفی، المفاتیح فی شرح المصابیح، دار النوادر، وزارۃ الاوقاف الکویتیہ، 1433ھ

☆الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی، شرح السنۃ، المکتب الإسلامی، بیروت، 1403ھ

☆العراقی، تخریج أحادیث إحیاء علوم الدین، دار العاصمۃ، الریاض، 1408ھ

☆امجد علی اعظمی، فتاوی امجدیہ، مکتبہ رضویہ، کراچی، 1426ھ

ح

☆حمود بن عبد اللہ التویجری، دلائل الأثر علی تحریم التمثیل بالشعر، ومطابع القصیم، الریاض، 1386ھ

خ

☆خلیل برکاتی، فتاویٰ خلیلیہ، ضیاء القرآن پبلیشرز، لاہور، 2008ء

ز

☆زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم، البحر الرائق، دار الکتاب الإسلامی، بیروت

س

☆سلیمان بن احمد ابو القاسم الطبرانی، المعجم الأوسط، دار الحرمین، القاہرۃ، 1415ھ

☆سلیمان بن احمد ابو القاسم الطبرانی، المعجم الکبیر، مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاہرۃ

☆سلیمان بن احمد ابو القاسم الطبرانی، مسند الشامیین، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1405ھ

☆سلیمان بن الاشعث ابو داود السجستانی، سنن ابوداؤد، المکتبۃ العصریۃ، بیروت

☆سلیمان بن الاشعث ابو داود السجستانی، مسند أبی داود الطیالسی، دار ہجر، مصر 1419ھ

ش

☆شاہ ولی اللہ، عقد الجید، مطبوعہ قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی

☆شمس الدین ابو العون محمد بن احمد السفارینی الحنبلی، غذاء الألباب فی شرح منظومۃ الآداب، مؤسسۃ قرطبۃ، مصر 1414ھ

☆شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن ذہبی، الموقظۃ فی علم مصطلح الحدیث، مکتبۃ المطبوعات الإسلامیہ، حلب، 1412ھ

☆شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی، سیر اعلام النبلاء، دار الحدیث، القاہرۃ، 1427ھ

☆شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن ذہبی، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، دار المعرفہ، بیروت، 1382ھ

☆شہاب الدین ابو العباس احمد بن احمد الرملی، فتح الرحمن بشرح زبد ابن رسلان، دار المنہاج، بیروت، 1430ھ

☆شیخ فرید، فتاویٰ فریدیہ، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، 2008ء

☆شیرویہ بن شہردار الدیلمیؒ، الفردوس بمأثور الخطاب، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1406ھ

ع

☆عبد الحق محدث دہلوی، اشعۃ اللمعات، مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر

☆عبد الرحمن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی، شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، دار المعرفہ، بیروت، 1417ھ

☆عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوری،نزهة المجالس ومنتخب النفائس،المطبعة الکاستلیه، مصر،1238ھ

☆عبد الرحمن بن محمد بن احمد قدامہ الحنبلی،الشرح الکبیر علی متن المقنع،دار الکتاب العربی

☆عبد الرحمن بن محمد عوض الجزیری،الفقه علی المذاهب الأربعة،دار الکتب العلمیه، بیروت،1424ھ

☆عبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی المناوی القاهری،التیسیر بشرح الجامع الصغیر، مکتبۃ الامام الشافعی،الریاض،1408ھ

☆عبد القادر الجیلانی،الغنیة لطالبی طریق الحق عزوجل،دار الکتب العلمیه،بیروت،1417ھ

☆عبد المصطفیٰ اعظمی،جهنم کے خطرات، مکتبۃ المدینہ،کراچی

☆عبد المنان اعظمی،فتاوی بحر العلوم،شبیر برادرز،لاہور،1431ھ

☆عبد الواجد قادری،فتاوی یورپ،شبیر برادرز،لاہور،2006ء

☆علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر،تاریخ دمشق،دار الفکر ،بیروت،1415ھ

☆علی بن حسام الدین المتقی الهندی،کنز العمال،مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت،1401ھ

☆علی بن سلطان محمد القاری،جمع الوسائل فی شرح الشمائل،المطبعۃ الشرفیۃ،مصر

☆علی بن سلطان محمد القاری،شرح مسند ابی حنیفه،دار الکتب العلمیۃ،بیروت،1405ھ

☆علی بن سلطان محمد القاری،مرقاۃ المفاتیح،دار الفکر،بیروت،1422ھ

☆علی بن عمر،سنن الدارقطنی،مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت،1424ھ

☆عیاض بن موسی بن عیاض،شرح صحیح مسلم للقاضی عیاض،دار الوفاء،مصر،1419ھ

غ

☆غلام رسول سعیدی، شرح صحیح مسلم، فرید بک اسٹال، لاہور، 1429ھ

ک

☆کمال الدین محمد المعروف بابن الہمام، فتح القدیر، دار الفکر، بیروت

ل

☆لجنة علماء برئاسة نظام الدين البلخي، الفتاوى الهندية، دار الفكر، بيروت، 1310ھ

م

☆محمد اجمل سنبھلی، فتاویٰ اجملیہ، شبیر برادرز، لاہور، 2005ء

☆محمد الامين بن عبد الله الشافعي، الكوكب الوهاج شرح صحيح مسلم، دار طوق النجاة، مصر، 1430ھ

☆محمد امين بن عمر عابدين الحنفي، رد المحتار على الدر المختار، دار الفكر، بيروت، 1412ھ

☆محمد امين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي، رسائل ابن عابدين، مكتبہ محموديہ، كوئٹہ

☆محمد امين بن عمر الدمشقي الحنفي، قرہ عين الأخيار لتكملة رد المحتار، دار الفكر، بيروت

☆محمد امين بن عمر الدمشقي الحنفي، منحة الخالق حاشية البحر الرائق، دار الكتاب الاسلامي

☆محمد بن احمد بن ابي بكر شمس الدين القرطبي، تفسير القرطبي، دار الكتب المصرية، القاهرة، 1384ھ

☆محمد بن احمد بن ابي سهل السرخسي، المبسوط، دار المعرفة، بيروت 1414ھ

☆محمد بن اسماعيل، صحيح البخاري، دار طوق النجاة، مصر، 1422ھ

☆محمد بن اسماعيل بن صلاح الحسني، التنوير شرح الجامع الصغير، مكتبة دار السلام، الرياض، 1432ھ

☆محمد بن حبان، صحيح ابن حبان، مؤسسة الرسالة، بيروت، 1414ھ

☆محمد بن عبد الهادي التتوي السندي، حاشية السندي على سنن ابن ماجه، دار الجيل، بيروت

☆محمد بن عبد الله الاشبيلي المالكي، المسالِك في شرح مُوَطَّأ مالك، دَار الغَرب الاسلامي، 1428ھ

☆ محمد بن علی بن آدم الوَلَّوِي، ذخيرة العقبى فى شرح المجتبى، دار المعراج الدولية للنشر، 1416ھ

☆ محمد بن علی بن الحسن الحکیم الترمذی، المنهيات، مكتبة القرآن، القاهرة، 1406ھ

☆ محمد بن علی بن عطیہ الحارثی ابو طالب المکی، قوت القلوب فی معاملة المحبوب، دار الكتب العلميہ، بیروت، 1426ھ

☆ محمد بن علی بن محمد الحنفی الحصکفی، الدر المختار مع رد المحتار، دار الفکر، بیروت، 1412ھ

☆ محمد بن عمرو، الضعفاء الكبير، دار المكتبۃ العلميۃ، بیروت، 1404ھ

☆ محمد بن عیسی الترمذی، سنن الترمذی، مصطفی البابی الحلبی، مصر، 1395ھ

☆ محمد بن محمد الغزالی، احیاء العلوم، دار المعرفہ، بیروت

☆ محمد بن محمد بن مصطفی الخادمی الحنفی، بريقة محمودية فى شرح طريقة، مطبعۃ الحلبی، 1348ھ

☆ محمد بن مکرم بن علی الافریقی، مختصر تاريخ دمشق لابن عساكر، دار الفکر، بیروت، 1402ھ

☆ محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج الحنبلي، الآداب الشرعية والمنح المرعية، عالم الكتب

☆ محمد بن یزید ابو عبد اللہ القزوینی، سنن ابن ماجه، دار إحياء الكتب العربیۃ

☆ محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی (مرتب)، فتاوی بریلی، شبیر برادرز، لاہور، 1423ھ

☆ محمد عبد الغنی المجددی الحنفی، إنجاح الحاجة شرح سنن ابن ماجه، قدیمی کتب خانہ، کراچی

☆ محمد علی بن محمد بن علان الصدیقی الشافعی، دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين، دار المعرفہ، بیروت، 1425ھ

☆ محمود بن احمد بن عبد العزیز البخاری الحنفی، المحيط البرهانى فى الفقه النعمانى، دار الكتب العلميہ، بیروت، 1424ھ

☆ محمود بن احمد عینی، عمدۃ القاری، دار احياء التراث العربی، بیروت

☆ مسلم بن الحجاج ابو الحسین القشیری، صحیح مسلم، دار إحیاء التراث العربی، بیروت

☆ مصطفیٰ رضا خان، ملفوظات اعلیٰ حضرت، مکتبۃ المدینہ، کراچی

ن

نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، دار الفکر، بیروت، 1412ھ

و

وزارۃ الأوقاف والشؤن الإسلامیۃ الکویت، الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، 1427ھ

جلد 1 تا 23، الطبعۃ الثانیۃ، دار السلاسل، الکویت

جلد 24 تا 38، الطبعۃ الأولی، مطابع دار الصفوۃ، مصر

جلد 39 تا 45، الطبعۃ الثانیۃ، طبع الوزارۃ

وقار الدین قادری، وقار الفتاویٰ، بزم وقار الدین، کراچی

☆ یحیی بن الحسین بن اسماعیل الشجری الجرجانی، ترتیب الأمالی الخمیسیۃ للشجری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1422ھ

☆ یحیی بن شرف النووی، المجموع شرح المھذب، دار الفکر، بیروت

☆ یحیی بن شرف النووی، المنھاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، دار احیاء التراث العربی، بیروت

☆ یحیی بن شرف النووی، شرح صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1392ھ

☆ یوسف بن عبد الرحمن بن یوسف، تھذیب الکمال فی أسماء الرجال، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1400ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صلح کلیت

دورِ حاضر کا

بڑا فتنہ

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے:

☆ صلح کلیت کی تعریف

☆ صلح کلیت کے اسباب

☆ صلح کلی کی نشانیاں

☆ صلح کلیت کے نقصانات

مُصَنِّف

ابو احمد محمد انس رضا قادری

المتخصص فی الفقہ الاسلامی، الشھادۃ العالمیۃ

ایم اے اسلامیات، ایم اے اردو، ایم اے پنجابی

مکتبہ اشاعۃ الاسلام، لاھور

ابو احمد مولانا محمد انس رضا قادری صاحب کی کتب

قیمت	صفحات	کتاب کا نام	نمبر شمار
440	464	بہارِ طریقت	1
100	92	مزار اور مندر میں فرق	2
100	92	طلاقِ ثلاثہ کا تحقیقی جائزہ	3
220	192	73 فرقے اور ان کے عقائد	4
560	578	رسم و رواج کی شرعی حیثیت	5
1000	944	کتاب ”البریلویہ“ کا علمی محاسبہ	6
380	384	دین کس نے بگاڑا؟	7
300	288	بدکاری کی تباہ کاریاں مع اس کے متعلق شرعی مسائل	8
300	320	حجیتِ فقہ	9
560	456	حسامُ الحرمین اور مخالفین	10
750	616	دلائلِ احناف	11
380	378	صلہ رحمی و قطع تعلقی کے احکام	12
560	448	حج و عمرہ اور عقائد و نظریات	13
1000	860	اسلام اور عصر حاضر کے مذاہب کا تقابلی جائزہ	14
1200	1056	شرح مشکوٰۃ	15